SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Tuesday, July 12, 1988

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House), Islamabad, at 9-30 of the clock in the morning, with Mr. Chairman (Mr. Ghulam Ishaq Khan) in the Chair.

(Recitation from the Holy Quran)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِّن رَّبِّهِ ۚ قُلْ
إِنَّ اللَّهَ يُضِلُّ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَنْ أَنَابَ ۝ الَّذِينَ
آمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُم بِذِكْرِ اللَّهِ ۗ أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ ۗ
الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ طُوبَىٰ لَهُمْ وَحُسْنُ مَآبٍ ۝

(سورۃ الرعد ۲۷ تا ۲۹)

ترجمہ: اور کافر کہتے ہیں کہ اس پیغمبر پر اس کے پروردگار کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نازل نہیں ہوئی کہہ دو کہ خدا جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جو اس کی طرف رجوع ہوتا ہے اس کو اپنی طرف کا راستہ دکھاتا ہے یعنی جو لوگ ایمان لاتے اور جن کے دل یاد خدا سے آرام پاتے ہیں (ان کو) سن رکھو کہ خدا کی یاد سے دل آرام پاتے ہیں جو لوگ ایمان لائے اور عمل نیک کیئے ان کے لیئے خوشحالی اور عمدہ ٹھکانا ہے۔

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Tuesday, July 12, 1988

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House), Islamabad, at 9-30 of the clock in the morning, with Mr. Chairman (Mr. Ghulam Ishaq Khan) in the Chair.

(Recitation from the Holy Quran)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ قُلْ
اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ اَنَابَ ۚ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَتَطْمَىِٕنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ۭ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىِٕنُّ الْقُلُوْبُ ۭ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰى لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ ۝

(سورۃ الرعد ۲۷ تا ۲۹)

ترجمہ : اور کافر کہتے ہیں کہ اس پیغمبر پر اس کے پروردگار کی طرف سے کوئی
نشانی کیوں نازل نہیں ہوئی کہہ دو کہ خدا جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جو
اس کی طرف رجوع ہوتا ہے اس کو اپنی طرف کا راستہ دکھاتا ہے یعنی جو لوگ ایمان
لاتے اور جن کے دل یاد خدا سے آرام پاتے ہیں (ان کو) سن رکھو کہ خدا کی یاد سے دل
آرام پاتے ہیں جو لوگ ایمان لائے اور عمل نیک کیے ان کے لیے خوشحالی اور عمدہ
ٹھکانا ہے ۔

QUESTIONS AND ANSWERS

جناب چیئرمین : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ، سوالات ۔ جناب محمد مختار احمد خان صاحب ۔

OPENING OF F. G. COLLEGE AT D. I. KHAN

13. ***Mr. Muhammad Mukhtar Ahmad Khan** : Will the Minister for Education be pleased to state :

(a) whether it is a fact that there is no Federal College in D. I. Khan ; and if so ;

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to establish such an institution in the said area ; if not, the reasons thereof?

Sardar Wazir Ahmed Jogezai : (a) Yes. At present there is no Federal Government College at D. I. Khan.

(b) No, there is no proposal of opening of a College at D. I. Khan as the number of dependents of Federal Government Employees including Army Personnel is too limited to justify opening of a college.

جناب محمد مختار احمد خان : جناب محترم وزیر صاحب گزارش ہے کہ تقریباً تمام مرکزی محکمے ڈیرہ اسماعیل خان میں موجود ہیں جیسے ٹی اینڈ ٹی ہے ، ایم او ڈی سی ہے ، سی پی ایم پی ہے ، ایم ای ایس ہے ، انکم ٹیکس ، بینکس ، سٹیٹ بنک وغیرہ وغیرہ لیکن اس کے باوجود وہاں پر فیڈرل کالج نہیں ہے ۔

جناب چیئرمین : اس کا تو جواب دیا جا چکا ہے ۔

"the number of dependents of Federal Government employees including Army Personnel is too limited to justify opening of a college".

مزید جوگیزئی صاحب آپ اس کی کچھ تشریح کریں گے ۔

Sardar Wazir Ahmed Jogezai : Sir, exactly this is the answer.

جناب چیئرمین : اور کوئی ضمنی سوال ۔

جناب محمد مختار احمد اعوان : اور سوال یہ ہے جی کہ بنوں میں کالج ہے، کیا وہاں آبادی کے حساب سے محکموں کی تعداد اور ان کے لواحقین کی تعداد زیادہ ہے ڈیرہ اسماعیل خان کے مقابلے میں جبکہ ڈیرہ اسماعیلخان کی آبادی بنوں سے ہر لحاظ سے زیادہ ہے۔

سردار وزیر احمد جوگیزئی : جناب یہ تو اب comparison کی بات ہے۔
For that I would need time.

جناب چیئرمین : اس کا نوٹس دے دیں تب ہی جواب آئے گا، ان کے پاس بنوں کے متعلق انفارمیشن نہیں ہے، جناب شاد محمد خان صاحب۔

جناب شاد محمد خان : کیا وہاں اگر آبادی زیادہ ہو جائے تو آپ کالج کھول دیں گے۔

سردار وزیر احمد جوگیزئی : کیوں نہیں کھولیں گے اگر وہاں پر آبادی ہو اور لڑکے ہوں اور کالج کھولنے کی وجوہات ہوں تو ضرور کھولیں گے، کیوں نہیں کھولیں گے۔

جناب شاد محمد خان : آپ کا شکریہ!

جناب چیئرمین : ساتھ یہ بھی کہیں کہ اگر پیسے بھی ہوں۔

سردار وزیر احمد جوگیزئی : پیسے تو یہ اب جمع کریں گے جناب۔

جناب عالم علی لالیکا : کیا وزیر محترم اس معاملے میں وضاحت فرمائیں گے کہ فیڈرل گورنمنٹ کالج، فیڈرل گورنمنٹ کے ملازمین کے بچوں کے لیئے مختص ہوتا ہے یا فیڈرل گورنمنٹ کالج کے beneficiaries اس علاقے کے دیگر بچے بھی ہو سکتے ہیں اور یہ ضروری نہیں ہے کہ فیڈرل گورنمنٹ کالج اگر

[Mr. Alam Ali Laleka]

کھلا ہے یا کھولا جائے تو اس میں صرف فیڈرل گورنمنٹ کے ملازمین کے بچے ہی زیر تعلیم ہوں۔

جناب چیئرمین: محترم فاضل ممبر سینیٹ کا مدعا اور مقصد یہ ہے کہ وہاں ڈگری کالج ہونا چاہیئے اور اس میں میرے خیال میں وزیر صاحب موصوف نے جواب کو مخصوص کر دیا ہے کہ فیڈرل گورنمنٹ کالج فیڈرل گورنمنٹ کے ملازمین کے بچوں ہی کے لیئے ہوتا ہے یہ ان کی منشاء نہیں ہے۔

سردار وزیر احمد جوگیزئی: Primarily تو یہ کالجز جناب فیڈرل ایمپلائز ہی کے بچوں کے لیئے بنتے ہیں لیکن جب وہ بنتے ہیں تو ان کا فائدہ ملحقہ علاقے کے بچوں کو بھی دیا جاتا ہے لیکن یہ خاص طور پر اس لیئے نہیں بنائے جاتے ہیں کہ صاحب وہاں پر اس علاقے کے بچوں کے لیئے تعلیم دی جائے لیکن اب ظاہر ہے کہ اب ایک سکول ہے اور جب بچے زیادہ ہو جاتے ہیں تو اس کے ساتھ کالجز بنائے جاتے ہیں جو خاص طور پر وہ فیڈرل ایمپلائز کے لیئے مخصوص نہیں کیئے جاتے ہیں، اس میں اس شہر کے یا اس علاقے کے دوسرے بچوں کو بھی تعلیم دی جاتی ہے۔

جناب چیئرمین: وجہ اس کی division of responsibility between the Federation and the provinces ہے۔ ایجوکیشن کا جو سبجیکٹ ہے وہ provinces کا ہے primarily یہ ان کی responsibility ہے کہ جتنے کالجز چاہیں وہاں پر بنائیں۔ بعض حالات میں جب فیڈرل گورنمنٹ کے ملازمین اتنے زیادہ ہوں کہ وہ دوسروں کے rights پر encroach کریں پھر فیڈرل گورنمنٹ سوچتی ہے کہ ہمارا اپنا کالج ہونا چاہیئے تو اصل وجہ وہ ہے، بہرحال

جواب آپ کو مل گیا۔ اگلا سوال پروفیسر خورشید احمد صاحب ۔

APPLICATION OF THE EMPLOYEES OLD-AGE BENEFIT ACT

14. *Prof. Khurshid Ahmad : Will the Minister for Labour, Manpower and Overseas Pakistanis be pleased to state ;

(a) the results achieved by the application of Employees Old-Age Benefit legislation, indicating also the number of employees registered under the law together with the number of employees who received the benefits during the last five years with year-wise break-up ;

(b) whether the law applies to the whole of Pakistan or to certain specified areas only ;

(c) whether it is a fact that only five per cent of the entitled categories of employees have been benefitted by the said law ; and

(d) whether it is a fact that coal miners are excluded from the category of beneficiaries under the said law ?

Mir Ahmed Nawaz Bugti : (a) The results achieved by the application of Employees Old-Age Benefits legislation during the last five years are as follows :

Year	Number of employers registered at the end of the year	Number of employees registered at the end of the year	Amount of contribution collected till the end of the year (Million Rs.)	Number of employees who received benefits till end of the year
1982-83 ..	14,516	409,091	708 .45	9
1983-84 ..	15,484	446,441	889 .48	7,069
1984-85 ..	16,377	489,770	1,107 .57	17,003
1985-86 ..	17,470	534,664	1,362 .00	27,811
1986-87 ..	18,606	585,713	1,831 .02	37,430
1987-88 .. (up to May 31, 1988).	20,163	635,543	2,177 .24	46,290

(b) According to section 1 (2) of the EOB Act, 1976 the law extends to the whole of Pakistan.

[Mir Ahmed Nawaz Bugti]

(c) No. Exact percentage of beneficiaries comes to 7.28 *i. e*, 46.290 out of 635,543 registered workers. However, with the passage of time more and more workers would become entitled to pension and the percentage of beneficiaries would rise.

(d) No. Coal miners are not excluded from the category of beneficiaries.

پروفیسر خورشید احمد صاحب: سپلیمنٹری جناب، کیا وزیر موصوف بتلا سکیں گے کہ جو لوگ رجسٹرڈ ہیں یہ ٹوٹل لیبر فورس کا کتنا حصہ ہیں۔

Mir Ahmed Nawaz Bugti : Sir, at the moment the total labour force that has been registered with us is 6,35,543.

پروفیسر خورشید احمد: میرا سوال یہ نہیں ہے، یہ تو مجھے معلوم ہو گیا یعنی ٹوٹل لیبر فورس کا کیا حصہ ہیں جو رجسٹرڈ ہیں۔

Mir Ahmed Nawaz Bugti : Well, I will have to have a fresh notice for this, Sir.

پروفیسر خورشید احمد: میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جن ۴۶ ہزار افراد کو آپ نے مدد دی ہے انہیں رقم کتنی دی گئی ہے۔

میر احمد نواز بگٹی: جناب انہیں سال کے دوران تقریباً ۱۶ کروڑ روپے دیئے گئے ہیں۔

پروفیسر خورشید احمد: اس کے معنی یہ ہیں کہ جو آپ نے جمع کیا اس کا تقریباً کوئی ۷ یا ۸ فیصدی دیا اس لیئے کہ دو ہزار ایک سو ستتر ملین آپ کے پاس اس فنڈ میں آیا ہے اور جو beneficiaries ہیں وہ اس کا بہت کم حصہ ہیں، تیسرے کیا آپ یہ بتا سکیں گے کہ اگر coal miners entitled ہیں تو ان میں beneficiaries کتنے ہیں۔

میر احمد نواز بگٹی: میں نہیں سمجھا، آپ ذرا سوال دوبارہ کریں۔

پروفیسر خورشید احمد: میرے سوال کا آخری حصہ یہ تھا کہ کیا coal miners بھی entitled ہیں، آپ نے کہا ہے کہ ہاں وہ

entitled ہیں exclude نہیں کیے گئے تو میں جاننا چاہتا ہوں
کہ beneficiaries میں ان کا proportion کیا ہے۔

جناب چیئرمین : coal miners کا حصہ کتنا ہے ان beneficiaries
میں پیسوں کے لحاظ سے اور تعداد کے لحاظ سے۔

Mir Ahmed Nawaz Bugti : The total number of coal miners which are registered with us is 8178.

پروفیسر خورشید احمد : beneficiaries ہیں، انکی کیا تعداد ہے۔

میر احمد نواز بگٹی : beneficiaries ہیں 824 ہے۔

Prof. Khurshid Ahmed : Amount-wise?

Mir Ahmed Nawaz Bugti : If we multiply it by 305 rupees that will be the amount

پروفیسر خورشید احمد : شکریہ!

Mir Ahmed Nawaz Bugti : Thank you.

Mr. Chairman : Next question.

NAI ROSHNI SCHOOL IN D. I. KHAN DISTRICT

15. ***Qazi Abdul Latif** : Will the Minister for Education be pleased to state :

(a) the total number of Nai Roshni Schools, both for boys and girls, functioning in the District of Dera Ismail Khan indicating also the strength of teachers and the students separately in each case; and

(b) the names, pay scale and place of domicile of the Supervisors and Field Officers working for these schools separately in each case?

Sardar Wazir Ahmed Jogezai : (a) 140 Nai Roshni Schools (120 for male & 20 for female) are functioning in the district of Dera Ismail Khan. The number of teachers working in these schools are the same *i.e.* 140 (120 male+20 female). The strength of students studying in these schools are as follows :

Male	2927
Female	499
Total ..	3426

(b) Statement showing particulars of Field Officers and the Supervisors is included in Annexure A.

[Sardar Wazir Ahmed Jogezai]

Annexure 'A'

GOVERNMENT OF PAKISTAN

LITERACY AND MASS EDUCATION COMMISSION

STAFF AT DERA ISMAIL KHAN

Sl. No.	Name	Designation/Pay Scale	Domicile
Field Officer :			
1.	Mr. Sohail Khan	F. O., BS-17.	D. I. Khan.
Supervisors :			
1.	Miss Farzana Iqbal ..	Supervisor, BS-11.	D. I. Khan
2.	Mr. Saleemullah	Do.	Do.
3.	Mr. Muhammad Ajmal Khan	Do.	Do.
4.	Mr. Muhammad Taseer ..	Do.	Do.
5.	Mr. Muhammad Aslam ..	Do.	Do.
6.	Mr. Ibrar-ul-Haq	Do.	Do.
7.	Mr. Muhammad Ishaq ..	Do.	Do.
8.	Mr. Rehanullah	Do.	Do.
9.	Miss Rehana Yasmeen ..	Do.	Do.
10.	Mr. Ehsan-ur-Rehman ..	Do.	Do.
11.	Mr. Noor Muhammad ..	Do.	Do.
12.	Mr. Ehsanullah Khan ..	Do.	Do.
13.	Miss Falak Naz	Do.	Do.
14.	Mr. Arif Mahmood ..	Do.	Do.

جناب چیئرمین : اگلا سوال ۱۶ ۔ قاضی عبداللطیف صاحب ۔

پروفیسر خورشید احمد : قاضی صاحب کی جانب سے سوال نمبر ۱۶، لیکن اس کا جواب نہیں آیا ہے ۔

جناب چیئرمین : اگلا سوال ۱۷ ۔ قاضی عبداللطیف صاحب ۔

PCOs IN D. I. KHAN DISTRICT

17. ***Qazi Abdul Latif** : Will the Minister for Communications be pleased to state :

(a) the total number of PCOs opened in District Dera Ismail Khan from 23rd March, 1985 to 23rd March, 1988 with Tehsil-wise break-up; and

(b) whether it is a fact that Kulachi Telephone Exchange is operating in a rented building ; if so,

(c) whether there is any plan under consideration of the Government to construct its own building for the said exchange?

***Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak** : (a) Thirty two (32) Public Call Offices have been opened from 23rd March, 1985 to 23rd March, 1988, in District Dera Ismail Khan list of PCOs placed on the table of the House.

(b) Yes.

(c) There is a proposal under consideration.

LIST OF PUBLIC CALL OFFICES INSTALLED IN DISTRICT D. I. KHAN

S. No.	Name of PCO	Tehsil	Parent exchange	Date of inst.
1	2	3	4	5
1.	Budh ..	.. D. I. Khan.	D. I. Khan.	8-6-1987
2.	Budhani ..	.. D. I. Khan.	D. I. Khan.	11-4-1985
3.	Chak Syed ..	.. D. I. Khan.	D. I. Khan.	22-6-1986
4.	Durband Khurd	.. D. I. Khan.	D. I. Khan.	30-1-1986
5.	Dial ..	.. D. I. Khan.	D. I. Khan.	8-11-1985
6.	Diwala ..	.. D. I. Khan.	D. I. Khan.	22-6-1986
7.	Gara Issa Khan	.. D. I. Khan.	D. I. Khan.	17-4-1985
8.	Gara Mohbat	.. Kulachi	Kulachi	13-4-1985
9.	Ghandi Umar Khan	Kulachi	Kulachi	17-4-1985
10.	Gillatti ..	.. D. I. Khan.	Panyala.	12-2-1987
11.	Girsal (Jabarwala)	.. D. I. Khan.	D. I. Khan.	9-6-1987
12.	Haji Mora ..	.. D. I. Khan.	D. I. Khan.	11-6-1987
13.	Himatwala ..	.. D. I. Khan.	D. I. Khan.	1-7-1985
14.	Hissan ..	.. D. I. Khan.	D. I. Khan.	7-6-1987

[Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak]

1	2	3	4	5
15.	Kambo Sharif ..	D. I. Khan.	D. I. Khan.	25-6-1986
16.	Katta Khel	D. I. Khan.	D. I. Khan.	14-10-1986
17.	Kirri Shamozai ..	Kulachi	Kulachi.	30-12-1986
18.	Kat Garh	D. I. Khan.	Paharpur.	26-6-1986
19.	Kot Hakim ..	Tank.	Tank.	28-6-1986
20.	Kot Murtza ..	Tank.	Tank.	26-6-1986
21.	Luchra	D. I. Khan.	D. I. Khan.	26-1-1986
22.	Pota	Kulachi.	Kulachi.	7-5-1986
23.	Rehmani Khel ..	D. I. Khan.	Panyala.	15-4-1985
24.	Rohri	Kulachi.	Kulachi.	20-12-1986
25.	Sahah Alam. ..	Tank.	Tank.	29-1-1986
26.	Sheikhahad ..	D. I. Khan.	D. I. Khan.	1-11-1985
27.	Tajori	Tank.	Tank.	1-11-1985
28.	Takwara	D. I. Khan.	D. I. Khan.	10-6-1987
29.	Tallarzai	D. I. Khan.	D. I. Khan.	30-1-1986
30.	Umar Khel ..	Tank.	Tank.	21-6-1986
31.	Wanda Baluch ..	D. I. Khan.	D. I. Khan.	14-3-1986
32.	Drantni	Tank.	Tank.	28-2-1988

جناب چیئرمین : اگلا سوال ۱۸ پروفیسر خورشید احمد صاحب۔

ISLAMIC STUDIES DEPTT. IN Q. A. UNIVERSITY

18. ***Prof. Khurshid Ahmed** : Will the Minister for Education be pleased to state :

(a) whether it is a fact that Quaid-i-Azam University is the only University in the country where there is no department of Islamic Studies ; and

(b) if so, the reason therefor, considering that departments of Islamic Studies exist even in Medical Colleges and Engineering Universities of the country?

Sardar Wazir Ahmad Jogezai : (a) Yes.

(b) The Islamic Studies has been made compulsory at graduate level. The Quaid-i-Azam University is a postgraduate institution. It is, therefore, not mandatory for the University to establish such a Department.

پروفیسر خورشید احمد: ضمنی سوال، سوال یہ ہے کہ پاکستان کی اٹھارہ انیس یونیورسٹیوں میں سے قائداعظم یونیورسٹی کو یہ شرف کیوں حاصل ہے کہ وہاں اسلامک سٹڈی کی تعلیم کا کوئی انتظام نہیں ہے اور آپ کا یہ جواب کہ وہ پوسٹ گریجویٹ یونیورسٹی ہے اس پہلو سے محل نظر ہے، آپ کے ہاں ایم بی اے بھی ہے اور آنرز بھی رہا ہے۔ پاکستان سٹڈی کا شعبہ بھی ہے پھر سوال یہ ہے کہ اسلامک سٹڈی کو کیوں exclude کیا گیا ہے اور دوسری یونیورسٹیاں جو پوسٹ گریجویٹ یونیورسٹیاں ہیں وہاں اسلامک سٹڈی موجود ہے۔

سردار وزیر احمد جوگیزئی: اس لیئے نہیں ہے جناب چیئرمین! کہ قائداعظم یونیورسٹی میں پوسٹ گریجویٹ کلاسز ہیں اور گریجویٹ لیول پر جو ملحقہ کالجز ہیں ان میں اسلامیات باقاعدہ پڑھائی جاتی ہے۔ لیکن پوسٹ گریجویٹ لیول پر اسلامیات یا اس قسم کے سبجیکٹس نہیں پڑھائے جاتے کیونکہ وہ part of curriculum نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین: جناب پروفیسر خورشید صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد: میرا خیال تھا کہ جو یونیورسٹیاں پوسٹ گریجویٹ تعلیم فراہم کر رہی ہیں وہاں بھی اسلامک سٹڈی کا شعبہ ہوتا ہے اور قائداعظم یونیورسٹی میں ایک مدت تک آنرز کی تعلیم ہوتی رہی ہے۔ قائداعظم یونیورسٹی میں اس وقت تک انڈر گریجویشن لیول تک بزنس ایڈمنسٹریشن کی تعلیم دی جارہی ہے قائداعظم یونیورسٹی میں پاکستانی سٹڈی کا شعبہ موجود ہے حالانکہ پاکستان سٹڈی بھی اسی نوعیت کا ایک سبجیکٹ ہے جیسا کہ اسلامک اسٹیڈی ہے پھر آخر اسلامک اسٹڈی کے لیئے انتظام کیوں نہیں کیا گیا۔

سردار وزیر احمد جوگیزئی: صرف ہم یہ بات نہیں سمجھ سکے ہیں کہ پوسٹ گریجویٹ یونیورسٹی کیا ہے اور نارمل یونیورسٹی کیا ہے۔ پاکستان میں واحد یونیورسٹی پوسٹ گریجویشن کے لیئے ہے۔ باقی یونیورسٹیوں میں گریجویشن کی کلاسنز بھی ہوتی ہیں اور گریجویشن کلاسز میں اسلامیات پڑھائی جاتی ہے۔ پوسٹ گریجویشن کلاسز میں اسلامیات نہیں پڑھائی جاتی، مثال کے طور پر بی اے تک تو اسلامیات پڑھائی جاتی ہے لیکن بی اے کے بعد اسلامیات نہیں پڑھائی جاتی۔

جناب چیئرمین: کسی یونیورسٹی میں۔

سردار وزیر احمد جوگیزئی: کسی بھی یونیورسٹی میں۔ یہ الگ بات ہے کہ specialized کوئی ڈیپارٹمنٹ ہو جیسے اسلامک ہسٹری ہو سکتی ہے وہاں پڑھائی جاسکتی ہے اور پڑھائی جا رہی ہے۔ لیکن خاص کر یہ جو سوال پروفیسر صاحب ....

جناب چیئرمین: اسلامیات کا مضمون پوسٹ گریجویٹ لیول پر نہیں پڑھایا جاتا۔

پروفیسر خورشید احمد: میں جانتا ہوں کہ پوسٹ گریجویٹ یونیورسٹی کیا ہوتی ہے اور انڈر گریجویٹ کیا ہوتی ہے اور اسلامیات اس ملک میں انڈر گریجویٹ اور پوسٹ گریجویٹ دونوں سبجیکٹ ہیں۔ کراچی میں جس وقت گریجویٹ لیول پر اسلامیات نہیں پڑھائی جا رہی تھی اس وقت بھی یونیورسٹی کا سبجیکٹ تھا اور پوسٹ گریجویٹ تعلیم ہوتی تھی، قائداعظم یونیورسٹی محض نیچرل سائنسز کی یونیورسٹی نہیں ہے اس میں سوشل سٹڈی ہے اس میں پاکستان سٹڈی ہے، اس میں اسلامک ہسٹری ہے، اس میں انٹرنیشنل ریلیشن پڑھایا جا رہا ہے، آخر کیا وجہ ہے کہ اس یونیورسٹی میں اسلامک سٹڈی کا کوئی شعبہ قائم نہیں کیا گیا۔ یہ premise غلط ہے کہ صرف جہاں اسلامک سٹڈی کی انڈر گریجویٹ ٹیچنگ

ہو وہاں یونیورسٹیوں میں اسلامک سٹڈی کا شعبہ ہوتا ہے، جن یونیورسٹیوں میں انڈر گریجویٹ ٹیچنگ بالکل نہیں ہے وہاں بھی اسلامک سٹڈی ایک پوسٹ گریجویٹ سبجیکٹ ہے۔ آخر قائداعظم یونیورسٹی کو جو اسلام آباد کی سب سے اہم یونیورسٹی ہے، کیوں exclude کیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین: شاید اس کے لیئے آپ کو یونیورسٹی کی تاریخ کی کارگزاری دیکھنی پڑے گی۔

سردار وزیر احمد جوگیزئی: ایسا ہے کہ ۱۹۷۶ء میں یہ ایک فیکلٹی قائم کی گئی تھی بعد میں اس کو upgrade کر دیا گیا جو آج آپ کے سامنے اسلامک انٹرنیشنل یونیورسٹی ہے، اس شعبے سے اس یونیورسٹی کو بنایا گیا تھا لہٰذا وہ شعبہ وہاں سے ہٹا کر یہ یونیورسٹی بنائی گئی ہے۔

جناب چیئرمین: اور قائداعظم یونیورسٹی میں اس کی ضرورت نہیں سمجھی گئی۔

جناب طارق چوہدری صاحب آپ کچھ پوچھنا چاہتے تھے۔

جناب محمد طارق چوہدری: وہ سوال پروفیسر صاحب کی طرف سے آگیا ہے۔

جناب چیئرمین: اچھا۔ جناب صاحبزادہ الیاس صاحب۔

صاحبزادہ الیاس: میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ ہمارے پاکستان کی تمام یونیورسٹیوں میں پوسٹ گریجویٹ کی سطح پر ایم۔ اے، ایم فل اور پی۔ ایچ ڈی کی ڈگریوں کے لیئے تمام مضامین کا انتظام ہے اسی طرح سے قائداعظم یونیورسٹی میں بھی ہونا چاہیئے اور یہی پروفیسر صاحب کی منشاء ہے۔

جناب چیئرمین: یہ تو خیر ایک تجویز ہے سوال تو نہ ہوا۔ اس پر غور کر سکتے ہیں۔ اگلا سوال نمبر ۱۹ پروفیسر خورشید صاحب۔

SCRIPT OF BOOKS

19. *Prof. Khurshid Ahmad : Will the Minister for Education be pleased to state :

(a) the policy regarding the printing of books in Federal Area, Islamabad in Persian Nastaleeq and Arabic script;

(b) the total number of books included in the syllabi for class I to V printed in each script ;

(c) the classes for which new books have been printed in Arabic script this year ; and

(d) the reason for the adoption of both the scripts?

Sardar Wazir Ahmad Jogezai : (a) The Policy under review, is that upto class VIII Textbook Boards have the option to print textbooks in 'Naskh' or 'Nastaleeq' but from IX upwards all books are in Naskh. Consequently the textbooks based on Integrated Curriculum for classes I–III, published by the Federal Ministry of Education, are printed in Arabic script (*i.e.* Naskh). The books for all other subjects for classes I–V, published by the Punjab Textbook Board, Lahore, are in Persian scripts (*i.e.* Nastaleeq).

(b) Script-wise distribution of textbooks produced by various agencies is as under :

1. Ministry of Education :

Classes	Nastaleeq	Naskh
I—III	—	4

2. Punjab Textbook Board :

Classes	Nastaleeq	Naskh
I—V	52	—

3. Sind Textbook Board :

Classes	Nastaleeq	Naskh
I—V	22	28

4. NWFP Textbook Board :

Classes	Nastaleeq	Naskh
I—V	31	28 (for Pushto medium school).

5. Baluchistan Textbook Board :

Classes	Nastaleeq	Naskh
I—V	21	—

6. Allama Iqbal Open University

for first two grades	Nastaleeq	Naskh
	3	—

7. Literacy and Mass Education Commission :

1st year (I—III Combined) 2nd year (IV-V Combined	Nastaleeq 6	Naskh 9 (for Sindhi & Pushto Students).

(c) (i) Federal Area=Classes I—II (Integrated textbooks only).

(ii) NWFP=Classes I—V (for Pushto medium schools).

(iii) Sindh=Classes I—V (for Sindhi students).

(d) (i) Naskh was the only script used for school textbooks but in response to a growing demand from the public and Provincial Textbook Boards in 1981-82 the option to use either script has been allowed. The Provincial Textbook Boards have accordingly shifted to Nastaleeq for the textbooks upto VIII Class. Afterwards Naskh will be used. However, the Provincial Departments and other concerned agencies have been requested to convey their views.

(ii) For the printing of textbooks based on Integrated Curriculum at the Federal level, Naskh script has been adopted as it facilitates learning of reading skills at elementary stage.

پروفیسر خورشید احمد: ضمنی سوال ۔ مسئلہ دراصل یہ ہے کہ نستعلیق خط خود مجھے بھی پسند ہے لیکن ملک کے تعلیمی نظام میں بچوں کو کس طرح تیار کریں کہ وہ بہتر تعلیم حاصل کر سکیں اور انہیں پرنٹنگ کی بہتر سہولتیں فراہم کی جا سکیں، غالباً اس بنا پر یہ بات طے کی گئی تھی کہ ہمیں نسخ کو اختیار کرنا چاہیئے لیکن مشکل اس وقت یہ ہے اور confusion یہ ہے کہ آدھی چیزیں نسخ میں آرہی ہیں آدھی نستعلیق میں آرہی ہیں، کہیں پر نسخ میں آرہی ہیں، کہیں پر نسخ میں بالکل نہیں آرہی ہیں کہیں صرف نستعلیق میں آرہی ہیں کہیں پر نستعلیق میں بالکل نہیں آرہی ہیں اور آپ کو پتہ ہے کہ دو ریجنل زبانیں بھی خط نسخ میں لکھی جاتی ہیں .... (مداخلت)

جناب شاد محمد خان: پوائنٹ آف آرڈر ابھی صاحبزادہ الیاس صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے اور آپ نے ان کو کہا ہے کہ یہ سوال نہیں ہے ۔ پروفیسر صاحب کو سوال کرنے کا حق ہے لیکن تقریر کرنے کا نہیں ۔

جناب چیئرمین: یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے سوال کی تمہید بیان کر رہے ہیں ۔

پروفیسر خورشید احمد: میں یہ بات اس لیئے عرض کر رہا ہوں کہ یہ تقریباً سوا صفحے کا جواب ہے جسے پڑھا نہیں گیا ہے اور جو پوائنٹ میرا ہے وہ یہ ہے اس سے پہلے جب نسخ کے بارے میں یہ پالیسی طے کر لی گئی تھی کہ اس کو introduce کرنا ہے تو کیا وجہ ہے کہ اس سے departure کیا گیا ہے اور آج اس میں بے حد confusion ہے۔

سردار وزیر احمد جوگیزئی: جناب چیئرمین صاحب، پروفیسر صاحب صحیح کہہ رہے ہیں، یہ بات زیر غور ہے اگر آپ چاہیں تو ہم آپ کو اس کمیٹی میں بلا سکتے ہیں، ہم آپ کی تجاویز سے استفادہ ضرور حاصل کریں گے۔

پروفیسر خورشید احمد: میرا مقصد یہ ہے کہ اس معاملے میں جو confusion ہے اسے دور کرنے کی ضرورت ہے۔ بات یہ ہے کہ تعلیم کے اعتبار سے بھی اور پرنٹنگ کو فروغ دینے کے لیئے بھی۔

سردار وزیر احمد جوگیزئی: ہم آپ کو اس میں ضرور تکلیف دیں گے اور بھی کوئی صاحب آنا چاہیں تو آ سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین: آپ جو بھی فیصلہ کرنا چاہتے ہیں ضرور کیجیئے لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہمارے بچے خط نسخ میں نہیں لکھ سکتے نہ انہیں اس طریقے سے کسی نے پڑھایا ہے۔ آپ کی جواب ج ہے، خوبصورتی میں بھی نستعلیق خط میں زیادہ خوبصورت ہے۔ اگلا سوال ۲۰۔

ACTION PLAN FOR PROMOTION OF EDUCATION

20. *Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui: Will the Minister for Education be pleased to state whether the Government intends to place before the House a status report on the implementation of the Action Plan prepared for the rapid development and promotion of education in the country during 1983—88; if so, when?

Sardar Wazir Ahmad Jogezai : No. The Action Plan was prepared in 1984 by the Minister of Education only as a guide line for the implementation of Sixth Plan. Its contents were suggestive and intended to clarify plan programmes mainly for facilitating their implementation. (It was intended thus for internal consumption of the Ministry of Education). Its implementation report is, therefore, not required.

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui : Would the honourable Minister kindly inform that the period of April, 1983 to 1988 is at the fag-end, why a status report has not been prepared (as to the Implementation) ? You have said 'no'; I am asking the reason therefor.

Sardar Wazir Ahmed Jogezai : Sir, I have not actually understood the question?

Mr, Muhammad Mohsin Siddiqui : This action plan was to be completed in five years beginning from 1983—88. Now, we are at the fag-end of the period and you are not in a position to give us the status of the implementation of that action plan, what is the reason therefor?

Mr. Chairman : I think, what he said in the reply is that the action plan was only an internal document of the Ministry of Education. It was not meant for publication and the Ministry of Education surely would have taken stock of what happened during the Sixth Five-Year Plan. If you reformulate your question in a different manner *e.g.* what is the progress or what is the achievement in this particular field during the Sixth Five-Year Plan, perhaps the Minister may be in a position to answer.

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui : Thank you, Mr. Chairman. This is my intention. Let him inform us.

Mr. Chairman : Mr. Jogezai, if you have the information, right, otherwise at the next sitting you can provide the information.

Sardar Wazir Ahmed Jogezai : Sir, I have the information. But it is a long list, if he wants to read it himself I would be very grateful, otherwise I can read it.

Mr. Chairman : Give the salient features of what has been achieved, if you can please.

Sardar Wazir Ahmed Jogezai : Sir, The Sixth Plan strategy was supplemented by the Ministry of Education through its Action Plan for educational development 1983—88. This document incorporated an operational programme for implementation of the plan. Most significantly it proposed a number of innovative scheme to enrich the education system. The implementation status of this proposal is indicated below :—

Primary Education — Simplifies syllabus of lower primary class I to III; concentration of language and arithmetic; implementation has been started in the Federal Area.

Established four thousand Primary Model Schools in the rural area—the target has been doubled as we have crossed the number of eight thousand schools.

Mr. Chairman : This is true, but in relation to these targets what was physically achieved? Can you inform the House or the honourable Member?

Sardar Wazir Ahmed Jogezai : Sir, mostly it has been achieved.

Mr. Chairman : Right. Then the best thing would be to provide a copy of that report to the honourable Member.

Sardar Wazir Ahmed Jogezai : I have distributed the same to the House.

Mr. Chairman : Right.

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui : Would the honourable Minister agree that this report which has been placed before the House, will be discussed in this House? Also, we would like to know what are the failings and faults of the Education Ministry and the concerned department?

Mr. Chairman : I don't think it would be a fair question to ask for commitment in question and answer exchanges of this type. But you can bring a separate resolution/motion that the progress achieved in the field of education during the Sixth Five-Year Plan may be discussed in the House or a report to that effect may be placed on the Table of the House for the purposes of raising a discussion later on. That can be done but in the form of a question asking a Minister to commit himself to a particular course of action that probably is not justified.

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui : As a matter of fact, Mr. Chairman, you would recollect that in such important and vital issues, always these reports are placed, today, he said 'No'. He has got some report and I want that report to come here and then we can be in a position to discuss whether in the Sixth Five-Years we have had made any headway towards achieving our objectives or not and this is my main purpose. You can put it in any manner but the substance that I wanted is the same.

Mr. Chairman : Would the Minister agree to inform the House at some suitable time about the progress achieved in the field of education during the Sixth Five-Year Plan?

Sardar Wazir Ahmed Jogezai : Sir, this House is entitled to any information/ discussion and I would not really hesitate to say 'yes' Why do not the honourable Members want to discuss the education policy or the progress thereby made by the Education Ministry at any time?

Mr. Chairman : So, please you bring a paper on the subject and place it on the Table of the House and then we can find some time for its discussion.

Next question No. 21.

FOREIGN SCHOLARSHIPS

21. *Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui : Will the Minister for Education be pleased to state :

(a) the total number of foreign scholarships and seats for graduate and post-graduate studies offered to Pakistani students during the year 1987-88 ;

(b) the names of the foreign countries which have offered scholarships, indicating the number and nature of scholarships offered by each, during the said period ;

(c) the number of scholarships availed of ; and

(d) the number of scholarships, which lapsed with reasons therefor?

Sardar Wazir Ahmed Jogezai : (a) 108 offers of scholarships were received for 1987-88. The Ministry of Education selected 157 candidates by the donors finally awarded scholarships to 57 Pakistani students, details of which are as under :—

(i) Post-graduate	34
(ii) Graduate	10
(iii) Diploma	5
(iv) Certificate	8
Total ..	57

(b) May please be seen at Annex-I.

(c) 35 scholarships were availed of.

(d) 22 scholarships were not availed. Selectees declined to proceed at the eleventh hour. Detailed reasons at Annex-II.

Annex I

NAMES OF COUNTRIES WHO OFFERED SCHOLARSHIPS DURING 1987-88

Country	Offers				
	Graduate	Post graduate	Diploma	Certificate	Total
ALESCO ..	—	6	—	—	6
Bulgaria ..	—	3	—	—	3
China ..	6	14	—	—	20
Egypt ..	—	10	9	—	19
Greece ..	—	1	—	—	1

[Sardar Wazir Ahmed Jogezai]

1	2	3	4	5	6
G.D.R. ..	—	3	—	—	3
Hungary ..	—	2	—	—	2
Iran ..	—	15	—	—	15
Islamic Centre, Dhaka. ..	—	—	4	6	10
Japan ..	—	6	3	—	9
Poland ..	—	5	—	—	5
Romania ..	—	1	—	—	1
Turkey ..	4	8	—	2	14
Total ..	10	74	16	8	108

Annex II

The probable reasons for non-utilization of scholarships offered by the Foreign Governments are as under :—

(i) The candidates had applied to several places, when they got the choice they finally select a better place/country.

(ii) The terms offered by the donor countries are not so attractive.

(iii) The inservice candidates are not relieved by their parent departments at proper time. Those who are relieved or not allowed all the financial benefits which are admissible to them for foreign training under Technical Assistance Programme.

(iv) A few had genuine causes such as family affairs, sickness etc.

(v) A few preferred to remain silent in a hope they might get better country next year.

(vi) Some countries were in fact not interested in maximum utilization, like Egypt and Iran etc.

(vii) Non-degree courses offered by the Japanese and Turkish Governments were not acceptable to the candidates.

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui : Would the honourable Minister inform about these scholarships whether any publication was made in the leading daily newspapers ?

Sardar Wazir Ahmed Jogezai : Sir, these are normally advertised.

Mr. Chairman : This is right but he is asking for a reply whether they have been advertised or not ?

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui : Specific question.

Sardar Wazir Ahmed Jogezai : Yes. They have been advertised.

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui : My information is that they were not advertised, would you place that before the House.

Sardar Wazir Ahmed Jogezai : Well. I really do not know this but I can come up with that information.

Mr. Chairman : Then please verify that.

Sardar Wazir Ahmed Jogezai : Right, Sir.

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui : What was the criterion adopted for awarding these scholarships ?

Sardar Wazir Ahmed Jogezai : Sir, the normal criterion of the merit is as under :—

(a) The quota system and the position based on the population distribution.

(b) the basic academic qualifications ; and

(c) acceptability of the candidate by the donor country. If you are asking very specific question, then....

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui : No. What is about quota? In foreign scholarships there is no quota, as far as I know, it is on merit.

Sardar Wazir Ahmed Jogezai : No, Sir. There is.

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui : Would you kindly check it up ?

Sardar Wazir Ahmed Jogezai : I can check up.

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui : Sir, so many scholarships had not been utilized. The reason seems that one man for one scholarship was selected. Why they do not select a panel, if one fails or one is not able to join then the other can join. Is it not a pity that the Foreign Governments give us scholarships and we are not able to utilize even 50% of those scholarships ?

Sardar Wazir Ahmed Jogezai : Sir, there is not only one reason for the drop out. We had 57 scholarships.

جن میں سے ۳۵ سکالرشپس avail نہیں ہو سکے ، اس کی مختلف
وجوہات ہیں ، کبھی امیدوار نہیں آتا ہے ، کبھی parent ڈیپارٹمنٹ اس کو
relieve نہیں کرتا ہے ، کبھی donor countries خود ہی اس کو turn down کر دیتے
ہیں ۔ یہ مختلف وجوہات ہیں جن کے باعث کچھ امیدوار drop out ہو جاتے

[Sardar Wazir Ahmed Jogezai]

ہیں۔ ورنہ ہمیں کوئی خوشی نہیں ہوتی کہ اگر ایک امیدوار، منتخب ہوا ہو تو وہ نہ جا سکے۔

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui : Mr. Chairman, my question was; why they don't send a panel of candidates, so that if one doesn't suit the donor, the second, the third and if one doesn't join, the second and third may join ?

Mr. Chairman : I think, you will find the reply in the answer itself. The answer says that the Ministry of Education selected 157 candidates but finally the scholarships were awarded to 57 which means that to the donor countries a larger list was sent, and that is your question.

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui : Mr. Chairman, I say about those who have not joined. Only 37 have joined and if they would have had alternatives the scholarships could be utilized. That was my idea.

سردار وزیر احمد جوگیزئی : جناب چیئرمین! بہت مشکل سا سوال ہے، شاید ممبر صاحب کا یہ خیال ہو کہ ہم خواہ مخواہ کسی کو جانے سے روکتے ہیں اور کسی کو نہیں جانے دیتے۔ یہ بات بالکل نہیں ہے، یہ صرف ڈونر ملکوں پر منحصر ہے۔ مثال کے طور پر میں ابھی آپ کو ایک کیس بتاتا ہوں کہ کینیڈا میں دو سکالرشپ پر امیدوار جانے تھے جن میں سے ایک medical reason پر نہیں گیا اور ایک چلا گیا ہے۔ اب اس میں وزارت کا کیا قصور ہو سکتا ہے۔ اب اس قسم کے problems پیش آ جاتے ہیں۔

جناب چیئرمین : وہ فرما رہے ہیں کہ اگر دو سکالرشپ تھے اور اس پر دو آدمیوں نے جانا تھا تو اگر آپ ان دو کے لیے چار امیدواروں کا انتخاب کر لیتے تو جو ایک medical reason پر drop out ہوا ہے اس کی جگہ اس کا متبادل جو ہو سکتا تھا وہ بھیجا جا سکتا تھا اگر ٹائم ہوتا۔ یہ وہ فرما رہے ہیں۔

سردار وزیر احمد جوگیزئی : ہاں اس پر غور ہو سکتا ہے۔

Mr. Javed Jabbar : Mr. Chairman, may I point out the discrepancy in the answer as given in (a) *Please note*. It says the Ministry of Education selected 157 candidates but the donors finally awarded scholarships to 57 students.

Mr. Chairman : I think, there is some misprint. It is, 'but' the donors.

Mr. Javed Jabbar : Sir, it does not explain, what happened to....

Mr. Chairman : What the answer says is—that 157 candidates—instead of 'by' read 'but' the donors finally awarded scholarships to 57 out of the offer of 108 but the number of candidates selected was 157 of which the donor countries accepted 57. Physically, only 35 went.

Mr. Javed Jabbar : Mr. Chairman, that means the manner, the competence with which we selected candidates was found to be deficient by as much as one hundred percent. Our recommendations were dropped by the donor countries.

Mr. Chairman : You are entitled to draw that conclusion. It may be a fact or it may not be a fact but you are entitled to draw that conclusion.

Mr. Javed Jabbar : But Mr. Chairman, surely the Minister will concede that there is something very wrong with the way in which we evaluate candidates. If foreign countries are not willing to respect the manner in which we select candidates......

Mr. Chairman : Please do some justice to the position of the Minister also.

He is very new to the whole subject.

<u>پروفیسر خورشید احمد:</u> جناب چیئرمین! میں sympathetic ہوں آپ کے اس نقطۂ نظر سے اور آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ سینیٹ میں اس سے پہلے کم از کم دو بار یہ مسئلہ زیر غور آ چکا ہے اور ہر بار متعلقہ وزیر نے یہ وعدہ کیا تھا کہ ہم اس پوری پالیسی کو review کریں گے اور یہی ہمارا مقصد ہے کہ کیا وجہ ہے (۱) جو scholarships آتی ہیں آپ خود انہیں قبول نہ کیجئے اگر آپ کی ضرورت کے مطابق نہیں ہیں، تاکہ ایک صحیح جگہ پر آئیں۔ (۲) پھر اس کے بعد جو criteria ہو وہ اتنا clear ہونا چاہیئے کہ آپ سلیکشن ٹھونک بجا کر کریں اور ماضی کے تجربات کی روشنی میں اگر ۱۰۰ سکالرشپس ہیں تو آپ کم از کم ۲۰۰ امیدوار منتخب کریں۔ ایسا کرنے کا وعدہ کیا گیا تھا لیکن .....

جناب چیئرمین: آپ کا ارشاد بالکل صحیح ہے لیکن وہ بھی اپنے اپنے مقام پر کبھی نرم نہیں کبھی ہم نہیں ۔۔۔ وزیر بھی بدلتے رہے اور جنہوں نے وعدہ کیا تھا وہ چلے گئے ہیں ۔ جناب بلوچ صاحب ۔

جناب محمد اسحاق بلوچ: ضمنی سوال! یہ جو وظائف دیئے گئے ہیں اس میں بلوچستان کے کتنے لوگوں کو دیئے گئے ہیں ۔ کیا وزیر صاحب بتائیں گے؟ میرا خیال ہے جواب صفر آئے گا؟

سردار وزیر احمد جوگیزئی: اس کا جواب میرے پاس نہیں ہے فریش نوٹس چاہیئے ۔

جناب چیئرمین: فریش نوٹس ۔ اچھا ایک سوال میرا بھی سن لیجئے

Names of countries who offered scholarship

پہلا نام لکھا ہوا ہے ALESCO یہ ALESCO کیا ہے؟

سردار وزیر احمد جوگیزئی: یہ عرب لیگ ایجوکیشنل سائنٹیفک آرگنائزیشن ہے۔

جناب چیئرمین: تو country نہ ہوا ناں ۔

سردار وزیر احمد جوگیزئی: جی ہاں جیسے UNESCO ہے۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال نمبر ۲۲۔ جناب محمد محسن صدیقی صاحب ۔

PENDING APPLICATIONS FOR TELEPHONE CONNECTIONS

22. *Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui: Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) the number of telephone applications pending in each telecommunication region;

(b) the number of new telephone exchanges opened year-wise during the last three years; and

(c) the total number of exchanges to be opened during the current financial year in each region?

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak : (a) Region-wise detail of pending applications as on is as follows :

Name of Region	No. of pending applications
Karachi Telecommunication Region	194982
Lahore Telecommunication Region	90491
Southern Telecommunication Region	14259
Central Telecommunication Region	129734
Islamabad Telecommunication Region	24506
Northern Telecommunication Region	26110
Western Telecommunication Region	9369
Total ..	489451

(b) Following new exchanges were opened during the last three years :

Year	Number of new telephone exchanges opened		
	Automatic	Manual	Total
1984-85	17	24	41
1985-86	26	59	85
1986-87	16	61	77
		Total	203

(c) Following new exchanges are likely to be commissioned in different regions during the current financial year :

Name of Region	New Telephone Exchanges		
	Automatic	Manual	Total
Karachi Telecommunication Region ..	1	—	1
Southern Telecommunication Region ..	3	15	18
Western Telecommunication Region ..	1	8	9
Central Telecommunication Region ..	2	37	39
Lahore Telecommunication Region ..	2	—	2
Islamabad Telecommunication Region	—	—	—
Northern Telecommunication Region ..	4	34	38
		Total	107

جناب چیئرمین : ضمنی سوال ۔

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui : Would the honourable Minister inform us as to why the applications, recommended by the Senators which were under implementation or were duly sanctioned, have been stopped ?

سردار فتح محمد ایم حسنی : جناب! عرض یہ ہے کہ اس کے متعلق ایک پریولیج موشن آرہی ہے اس میں تمام تفصیلات سے آگاہ کر دوں گا ۔

جناب چیئرمین یہ صحیح ہے ۔ ضمنی سوال ۔

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui : Would the honourable Minister inform us as to what steps have been taken to clear the pending applications whose number is so large as over four lacs ?

سردار فتح محمد ایم حسنی : جناب اپنے وسائل کے متعلق جتنے بھی ٹیلیفون کنکشن دے سکتے ہیں وہ ہم نے دیئے ہیں اور اس سال ہم نے ساتویں پنجسالہ منصوبے میں ۱۵ لاکھ ٹیلیفون دینے کی گنجائش صرف اسی لیئے رکھی ہے کہ اب تک جو ہمارے پاس ۵ء۴ لاکھ ٹیلیفون درخواستیں pending ہیں ان کو ہم پورا کر سکیں اور اس سال ۸۸ - ۱۹۸۹ء میں انشاء اللہ اڑھائی لاکھ ٹیلیفون کنکشن دیں گے اور کسی حد تک اس کمی کو پورا کریں گے ۔

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui : What measures have been taken to see that these telephone connections are either given on merit or on certain priorities allocated by the Government ?

سردار فتح محمد ایم حسنی : میں سمجھا نہیں ۔

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui : What steps have been taken to see that the connections you propose to give they are given either on merit *i.e.*, on the basis of the priority of timing or priority fixed by the Government ?

سردار فتح محمد ایم حسنی : priority پر کنکشن دیئے جائیں گے ۔

جناب چیئرمین: نہیں گورنمنٹ کی priority تو نہیں ہوتی وہ جو درخواستوں کی priority ہے۔ جو first ان کی priority ہے اس کے مطابق دیئے جاتے ہیں۔

سردار فتح محمد ایم حسنی: جی جناب اسی کے مطابق دیں گے۔

جناب چیئرمین: اچھا۔ جی بلوچ صاحب۔

جناب محمد اسحاق بلوچ: یہ اڑھائی لاکھ کنکشن پورے ملک کے لیئے ہیں یا کراچی، لاہور اور اسلام آباد کے لیئے ہیں۔

سردار فتح محمد ایم حسنی: ظاہر ہے یقیناً پورے ملک کے لیئے ہوں گے۔

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui : Would the honourable Minister inform us about the status of the Corporation that is being established, what will be its position and how it will be controlled by the Government ?

سردار فتح محمد ایم حسنی: سر! جب یہ کارپوریشن بنے گی تو اس وقت یہ سوال اٹھایا جائے تو بہتر ہو گا۔

جناب چیئرمین: کسی قانون کے تحت ہی بنے گی۔

سردار فتح محمد ایم حسنی: جی ہاں جناب۔

جناب چیئرمین: اگر قانون کے تحت بنے گی تو خود بخود وہ قانون آپ کے سامنے آ جائے گا کسی فارم میں۔ اگلا سوال نمبر ۲۳ جناب طارق چوہدری صاحب۔

WORKING OF TELEPHONE EXCHANGES

23. ***Mr. Muhammad Tariq Chaudhry** : Will the Minister for Communications be pleased to state :

(a) the number of Telephone Operators working at present in a telephone exchange with capacity of 50, 100 and 200 lines, indicating also the working hours of these exchanges during a week separately in each case;

[Mr. Muhammad Tariq Chaudhry]

(b) whether it is a fact that a 50 lines exchange is functioning at Sagri, Tehsil, Rawalpindi, if so, whether there is any proposal under consideration of the Government to increase its capacity to 100 lines; and

(c) whether it is further a fact that on Fridays and other holidays the said exchange remains closed after 12-30 p.m. if so, its reasons ?

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak : (a) The standard fixed for number of operators for 50 lines, 100 lines and 200 lines exchange with working hours is given as below :—

(i) Two operators are sanctioned for a 50 lines exchange.

(ii) Five Operators are sanctioned for 100 lines exchange.

(iii) In a 200 lines exchange 6 operators work :

(1) The 50 lines exchange works part-time.

(2) The 100 and 200 lines exchanges work round the clock.

(b) Yes. There is a proposal for its expansion to 100 lines in Annual Development Programme, 1988-89.

(c) The said exchange works part-time.

جناب چیئرمین : ضمنی سوال ۔

جناب محمد طارق چوہدری : جناب یہ چھوٹے وزیر نے بڑی مصیبت میں ڈال دیا ۔ یہ جزو وقتی سے ان کی کیا مراد ہے ۔ کیا جزو وقتی کی کوئی تشریح ہو سکتی ہے ؟

سردار فتح محمد ایم حسنی : جناب جزو وقتی سے مراد یہ ہے کہ وہاں پر چوبیس گھنٹے کالیں نہیں ہوتیں ۔ بڑی تھوڑی کالیں ہوتی ہیں اس لیئے ہم نے ایک time-limit رکھی ہے ۔ اس طرح ۵ ، ۶ یا ۸ گھنٹے وہاں کام کرتے ہیں

جناب محمد طارق چوہدری : جناب سوال کا یہ ”ج“ حصہ جو ہے اس میں، میں نے ان سے درخواست کی تھی کہ آیا یہ درست ہے کہ جمعہ اور چھٹیوں کے دوران مذکورہ ایکسچینج ساڑھے بارہ بجے کے بعد بند رہتی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں ؟ اس میں کوئی ابہام نہیں ۔ لیکن اس کا جواب

آتا ہے کہ یہ ایکسچینج جزو وقتی طور پر کام کرتی ہے ۔ کیا جزو وقتی سے یہ مراد ہے کہ متعلقہ عملے کو جب کبھی وقت ملے رات ۱۲ بجے سے ۲ بجے تک، دن کو سات سے نو بجے تک ۔ یہ جزو وقتی سے بالکل واضح ہے ۔ یہ سوال کہ یہ ساڑھے بارہ بجے بند ہو جاتی ہے ۔ کیا یہ بند ہو جاتی ہے یا نہیں ہو جاتی ۔ جزو وقتی سے کیا مراد ہے ؟

سردار فتح محمد ایم حسنی : جناب چیئرمین ! جزو وقتی سے مراد یہ لیا گیا ہے کہ جو ایکسچینج ۵۰ سے کم یا ۵۰ لائنوں کی ہوتی ہے اس میں جتنی بھی کالیں آتی ہیں تو اسی حساب سے ہم آپریٹروں سے کام لیتے ہیں ۔ چونکہ جمعہ کے دن اور چھٹی کے دن بہت کم کالیں آتی ہیں اس لیئے ہم جلدی بند کر دیتے ہیں ۔

جناب محمد طارق چوہدری : کیا اس کا ٹائم ساڑھے بارہ بجے دن تک ہے یا عملہ پورا وقت کام نہیں کرتا جو ان کے ذمے ہے ؟ کیا اس کی ذرا وضاحت فرمائیں گے کہ ساڑھے بارہ بجے دن تک ان کا ٹائم ہے ؟

سردار فتح محمد ایم حسنی : بالکل جناب اس میں یہ ہے کہ جمعہ کے دن ساڑھے بارہ بجے یا جمعہ کا تین گھنٹے جو نماز کا وقفہ ہوتا ہے ایک مسلمان کی حیثیت سے ہم نے ان کو اجازت دی ہے ۔

Mr. Chairman : This brings us to the end of the questions.

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین : رخصت کی درخواستیں ۔ جناب سلیم سیف اللہ خان بیرون ملک تشریف لے گئے ہیں، انہوں نے ایوان سے ۹ تا ۱۱ جولائی رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا ایوان انکی رخصت منظور کرتا ہے ۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : جناب پیر شاہ مردان شاہ پیر پگاڑا نے مصروفیات کی بنا پر ایوان سے حالیہ مکمل اجلاس کے لیئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا ایوان ان کی رخصت منظور کرتا ہے۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : سید افتخار علی بخاری نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر ایوان سے ۱۲ اور ۱۳ جولائی کے لیئے رخصت کی درخواست کی ہے، کیا ایوان ان کی رخصت منظور کرتا ہے۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : جناب غلام فاروق صاحب اپنے طبی معائنے کے لیئے بیرون ملک تشریف لے جا رہے ہیں اس لیئے انہوں نے ایوان سے ۱۳ جولائی تا یکم ستمبر رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا ایوان ان کی رخصت منظور کرتا ہے۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : جناب فضل حق صاحب اپنی سرکاری مصروفیات کی بنا پر ایوان میں ۱۱ تا ۱۷ جولائی تک شرکت نہیں کر سکیں گے۔ کیا ایوان انکی رخصت منظور کرتا ہے۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : جناب سید وصی مظہر ندوی صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ وہ حج کے انتظامات کے سلسلے میں جدہ تشریف لے جا رہے ہیں اور اس لیئے اس اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔ امید ہے وہ اس ایوان کے لیئے بھی دعا مانگیں گے۔

DISCUSSION OF PRIVILEGE MOTION RE: (i) DISSOLUTION OF NATIONAL AND PROVINCIAL ASSEMBLIES ON 29-5-88

جناب محمد طارق چوہدری: جناب چیئرمین! ہمیں جو نئی صورت حال درپیش ہے اس میں ایک اہم مسئلے میں ہمیں آپ کی رہنمائی درکار ہے۔ میں نے مقتدرہ قومی زبان جن کو بجائے خود کسی ترجمے کی ضرورت ہے، اس سے بھی رابطہ قائم کیا ہے اور خود بھی کوشش کی۔ یہ جو ہم جیسے اور بہت سارے اردو میڈیم والے ہیں ان کے لیئے بڑی پرابلم ہو رہی ہے کہ یہ Caretaker Cabinet کے ترجمے کے لیئے میں نے ان سے رابطہ قائم کیا تو انہوں نے کہا کہ اس کو آپ محافظ یا چوکیدار کہہ سکتے ہیں۔ میں نے خود کوشش کی۔ بہت سے لوگوں سے پوچھا لغت میں caretaker کا ترجمہ لکھا ہوا ہے کہ لاشوں کا انتظام کرنے والے۔ تو اس طرح بڑی دقت پیدا ہو رہی ہے۔ اگر آپ رہنمائی کر سکیں تو بہتر ہوگا۔ بہت سے لوگوں نے اخبار نویسوں سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ تم بھی کوئی اچھا سا رکھ لو اپنے ویرانے کا نام۔ اس ویرانے کا نام آپ کوئی تجویز کر دیں تاکہ ہمارے لیئے آسانی ہے۔

جناب چیئرمین: جو لاشوں کا انتظام کرتے ہیں وہ caretaker نہیں، undertaker ہوتے ہیں اور جہاں تک caretaker حکومت کا ہے، حکومت نے غالباً مقتدرہ کے مشورے سے ہی کیا ہوگا، نگران حکومت انہوں نے نام رکھا ہے تو ہمیں کیا اعتراض ہونا چاہیئے، آپ بھی اسے نگران حکومت ہی سمجھیئے۔ دو تحریک استحقاق میرے پاس اور بھی ہیں جو کہ اگر آج لیتے ہیں تو یہ جو بحث چھڑی ہے اس کو مؤخر کرتے ہیں۔ ابھی دو کو نمٹا کر پھر اس بحث کو شروع کرتے ہیں یا اگر بحث کو آپ جاری رکھنا چاہتے ہیں تو پھر جو یہ نئی دو تحاریک استحقاق ہیں ان کو مؤخر کرنا پڑے گا۔ آپ میری رہنمائی کریں۔

جناب وسیم سجاد : میرے خیال میں تو جو شروع ہے اس کو لے لیں اس کے بعد پھر بحث شروع کر سکتے ہیں ۔

جناب چیئرمین : دوسری دو شاید زیادہ وقت نہ لیں ۔ وہ جلدی ختم ہو جائیں گی ۔ پھر اس کے بعد بحث شروع کر سکتے ہیں ۔

مولانا سمیع الحق : حضرت اگر یہ ہو جائے کہ نئی تحریکوں کو لیا جائے اور اس کے بعد بحث بھی ہو سکتی ہے ۔

جناب چیئرمین : آپ کیا فرماتے ہیں ؟

جناب وسیم سجاد : جو بحث شروع کی گئی ہے اس کو ختم کر لیں ۔ اور دوسرا کوئی ایسا ہے بھی نہیں کیونکہ یہ میرے خیال میں مولانا سمیع الحق صاحب زیادہ دلچسپی لیں گے اپنے شریعت آرڈیننس میں ۔ اس کے بارے میں ہم ٹیبل کر رہے ہیں جو تقریر کرنا چاہیں کر سکتے ہیں ۔

مولانا سمیع الحق : وہ تو میں نے تحریک پیش کی ہے ۔ اس کے بعد وزیر قانون صاحب جواب دے دیں گے ۔ میں تحریک پیش کر دوں گا جیسے عام دستور ہے ۔

جناب چیئرمین : ایک منٹ ۔ اس سٹیج پر ایڈمیسیبلٹی کی بات ہے اور میرے خیال میں اس پر one way or the other اتنا وقت نہ لیں ۔

جناب وسیم سجاد : میں جناب یہی عرض کر رہا ہوں ۔

جناب چیئرمین : جیسے آپ مناسب سمجھتے ہیں ۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے ۔ Either way I am prepared to follow the advice of the House.

جناب وسیم سجاد : میں تو یہی کہوں گا کہ جو مسئلہ زیر بحث ہے اس کو نمٹا لیا جائے اور دوسرا یہ ہے کہ میں مولانا صاحب سے درخواست کروں گا کہ چونکہ شریعت بل پر بحث ہونی ہے اور ان کو پورا موقع ملے گا لہٰذا اس کو پریویلیج موشن کی شکل میں لانا تو کوئی بات نہیں بنتی ۔

جناب چیئرمین : وہ تو لے آئے ہیں ۔

جناب وسیم سجاد : میں تو یہ عرض کرتا ہوں کہ اس کو لانے ہی نہ دیا جائے۔

جناب چیئرمین : اگر میں ان کو سن لوں اور آپ کا جواب سن لوں تو پھر یہ ہاؤس فیصلہ کرے گا کہ اس کو اجازت دیں یا نہ دیں ۔

مولانا سمیع الحق : جناب چیئرمین ! یہ آپ کے منصب کے خلاف بات کر رہے ہیں ۔آپ کو مشورے دے رہے ہیں ۔

جناب وسیم سجاد : ایسی موشن کو ایجنڈے پر لانا میں سمجھتا ہوں مناسب نہیں ہے ۔

جناب چیئرمین : خیر یہ میرا کام ہے کہ کس کو ایجنڈے پر لانا ہے یا نہیں لانا۔

جناب وسیم سجاد : پھر جناب جب موقع آئے گا تو ان کو وقت دے دیجئے۔

Mr. Chairman : Let us continue with the previous discussion.

مولانا سمیع الحق : میں نے آپ سے عرض کیا تھا کہ میری تحریک التوا اسی موضوع پر ہے تو آپ نے فرمایا تھا کہ اس پر آپ تقریر کر لیں گے اسی تحریک استحقاق کے ضمن میں اور مجھ سے آپ نے فرمایا تھا کہ ان تینوں کے بعد آپ اظہار خیال فرمائیں ۔

جناب چیئرمین : تو آپ اسی تحریک استحقاق پر شروع ہو جائیں جو زیر بحث ہے ۔

مولانا سمیع الحق : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ جناب چیئرمین صاحب ۔ عبوری حکومت یعنی وفاقی کابینہ اور قومی اسمبلی توڑنے کے متعلق تحریک استحقاق پر ہمارے تینوں فاضل ارکان نہایت سیر حاصل بحث کر چکے ہیں اور ہمیں بھی آج مجھے کی ایک حالت در پیش ہے اور حالات کی ستم ظریفی ہے کہ آج ایک معزول مسلم لیگی گورنمنٹ اور قومی اسمبلی

[Maulana Samiul Haq]

کا مقدمہ ہمیں لڑنا پڑ رہا ہے ۔ اللہ کو یہ منظور تھا کہ یہ نیکی بھی ہمارے مقدر میں آئے گی ۔ جب قومی اسمبلی توڑی گئی تو پورے ملک میں اپنے اپنے انداز میں تاثرات کا اظہار شروع ہوا ۔ کچھ لوگ حزب اختلاف میں تھے، کچھ لوگ حزب اقتدار میں تھے ۔ اور پھر ان میں کچھ لوگ صدر ضیاء الحق کے حامی تھے اور کچھ جونیجو گورنمنٹ کے ساتھ تھے اور اس کے حامی تھے ۔ ہم اس وقت عجیب مخمصے میں تھے ۔ ہم صدر ضیاء الحق صاحب کے اس اقدام کو تحسین بھی نہیں پیش کر سکتے تھے کہ بہرحال یہ ایک آمرانہ اقدام تھا اور جو جمہوری ادارے انہوں نے خود بڑی مشکل سے قائم کرائے تھے، اس کو توڑنے پر کوئی تحسین نہیں کر سکتا تھا اور دوسری طرف ہم اس قومی اسمبلی کی وفات پر بھی آنسو نہیں بہا سکتے تھے اور اس کے ٹوٹنے کا ماتم بھی نہیں کر سکتے تھے جس نے تین سال مسلسل ہماری گزارشات اور اپیلوں پر منت وسماجت پر کوئی کان نہ دھرا ۔ جس نے اصل مقاصد کو پہلے ہی دن یکسر نظر انداز کر دیا ۔ ہم نے بار بار اس اسمبلی کی توجہ دلائی کہ خدارا جس مقصد کے لیئے آپ کا انتخاب ہوا ہے اور جس پس منظر میں یہ اسمبلیاں بنی ہیں اس کو اولین اہمیت دیں ۔ لیکن آپ کے سامنے ہے کہ اس قومی اسمبلی اور گورنمنٹ نے ہماری اس مخلصانہ اور سیاست سے بالا جدوجہد جو مخالفت برائے مخالفت نہیں تھی ۔ ہم ان کو اپنے مقاصد اور ملک کے نظام حیات کو نظریاتی حدود کی طرف بار بار متوجہ کر رہے تھے لیکن ان کے کانوں پر جوں تک نہ رینگی اور جو دیگر مقاصد بھی قومی اسمبلی کے سامنے ایک سیاسی حکومت کے سامنے ہوتے ہیں ۔ ملک و ملت کی فلاح اور عدل وانصاف کی فراہمی، امن و امان کی بحالی اور سب سے بڑھ کر اسلام کی بالادستی اور اس کا عملاً نفاذ، اس کو یکسر نظر انداز کر دیا گیا ۔ ایسے حالات میں اس قومی اسمبلی کے ماتم میں اگر ہم بھی شریک ہو جاتے تو یہ کم از کم ہمارے ضمیر کے خلاف تھا ۔ دوسری طرف سیاستدانوں کے ردعمل

کی عجیب صورت حال سامنے آئی۔ جو سیاست دان جمہوریت کا رونا روتے تھے انہوں نے اسمبلی ٹوٹتے ہی کہا کہ قوم کی فتح ہو گئی۔ عوام کی منتخب اسمبلی کے بارے میں ان کا تاثر بھی بڑا عجیب تھا۔ ایک متضاد کردار قومی رہنماؤں کا اس مسئلے میں سامنے آیا ہے۔ انہوں نے جمہوری اداروں کے ٹوٹنے کو عوام کی فتح قرار دیا اور جو لوگ مسلسل اس گورنمنٹ اور حکومت کی مخالفت کرتے تھے اور ہمارا جائز طریقے سے یہاں اسمبلی میں بیٹھنا بھی برداشت نہیں کرتے تھے اور ہمیں حکومت کی بی ٹیم سمجھتے تھے۔ حالانکہ ہم ابتدائی دن سے ہی حزب احتساب کا کردار ادا کرتے رہے ہیں۔ نہ اختلاف برائے اختلاف کیا اور نہ اقتدار کی ہم نوائی کی۔ لیکن انہوں نے اس جرم میں ہمیں کہ یہ اسمبلیوں میں کیوں گئے۔ فوراً ہی ٹکٹیں کاٹیں اور لائنیں لگانا شروع کر دیا کہ تین مہینے کی گورنمنٹ میں بھی اگر ہمیں موقع مل سکتا ہے تو ہم اس میں جانے کے لئے تیار ہیں۔ میں نام نہیں لیتا ہوں بڑے بڑے لیڈروں نے کہا کہ ہم اس نگران حکومت میں شامل ہو سکتے ہیں۔ ایک بڑے لیڈر نے کہا کہ ہم ضیاءالحق کے ساتھ بات چیت کیوں نہیں کر سکتے، راجیو گاندھی کے ساتھ کر سکتے ہیں تو اس کے ساتھ بھی کر سکتے ہیں، یہی بات تو ہم ہمیشہ کہا کرتے تھے اور ایک بہت بڑے مذہبی سیاسی رہنما نے تو بڑی عجیب بات کہی ہے۔ اس نے کہا کہ یہ اسمبلی توڑنا عوام کی توہین ہے۔ یہ بات ٹھیک تھی لیکن وہ شخص مسلسل تین سال تک اس اسمبلی کی توہین کرتا رہا اور وہ کہتا رہا کہ میں اس اسمبلی کو نہیں مانتا ہوں یہ متنازعہ اسمبلی ہے، یہ غیر منتخب اسمبلی ہے، یہ مارشل لاء کا تسلسل ہے لیکن اس نے کہا ہے کہ یہ عوام کی توہین ہے، ہم نے کہا کہ اگر یہ توہین ضیاءالحق نے کی ہے تو تم لوگ تو تین سال سے مسلسل کر رہے ہو، ایک ورطۂ حیرت میں ہم پڑ گئے، اصل حقائق قوم

[Maulana Samiul Haq]

کے سامنے آنے چاہئیں اور اس کی ذمہ داری سب سے زیادہ اس معزول گورنمنٹ کے سر پر تھی اور اس کے معزول وزیر اعظم کی ذمہ داری تھی کہ وہ بھی اپنا صحیح عندیہ اور حقائق قوم کے سامنے رکھتے۔

یہ حقیقت میں قومی اسمبلی اور سربراہ مملکت کی لڑائی نہیں تھی میرے خیال میں یہ دو افراد کی لڑائی تھی اور ان دو افراد کی لڑائی میں ایک قومی اور جمہوری ادارہ توڑا گیا اور جو فریق اس کی زد میں آیا تھا اور جو متاثر ہوا تھا وہ جناب وزیر اعظم یعنی معزول وزیر اعظم صاحب تھے ان کا سب سے پہلے فریضہ تھا کہ وہ قوم کے سامنے پورے حقائق رکھ دیتا لیکن یہاں سارا مسئلہ یہ ہے کہ قوم کے سامنے حقیقت نہیں رکھی جاتی اور مفادات اور ترغیب و تحریص اور خوف اور لالچ ان باتوں کی نذر مسائل ہو جاتے ہیں تو جناب وزیر اعظم نے آج تک مسلسل کہا کہ میں حقائق سے پردہ اٹھاؤں گا۔ اب یہ ان کا فریضہ تھا کہ وہ پردہ اٹھاتے، وہ ڈرتے کس بات سے تھے، قوم کے مفاد میں جو بھی بات ہوتی ہم بھی سمجھ جاتے وہ بھی سمجھ جاتے، ایک فریق نے ساری بات قوم کے سامنے رکھ دی ہے، اس نے کہا یہ corrupt تھے، اس نے کہا یہ امن و امان قائم نہیں کر سکتے تھے اس نے کہا یہ حکومت ناکام ہو چکی تھی، اس نے کہا یہ حکومت اسلام کے بارے میں اپنے مقصد کو نظر انداز کر گئی تھی تو دوسرے فریق کو بھی اور قومی اسمبلی کے ارکان کو بھی اور زعما کو بھی اس پر اپنا اظہار خیال کرنا چاہیئے تھا لیکن وہ تو اس کو ابھی تک معاہدۂ تاشقند بنائے ہوئے ہیں اور تاشقند کے تھیلے سے وہ بلی پتہ نہیں کب باہر آئے گی، ہم تو منتظر ہیں کہ جناب وزیر اعظم حقائق سامنے رکھدیں کہ کیا صورت ہے، ان حقائق کو سامنے نہ رکھنے کی وجہ سے قوم میں بڑی بے چینی پھیلی ہوئی ہے ۔

مختلف افواہیں ہیں اس کے پس منظر میں اوجڑی کیمپ کی بات ہو رہی ہے، اس کے پس منظر میں جرنیلوں کے معزول کرنے کی بات ہو رہی ہے، اس کے پس منظر میں قوم کے ہتھیاروں اور اسلحہ کو کسی بیرونی ملک کے پاس فروخت کر دینے کی بات ہو رہا ہے اور یہ باتیں فوج اور سول کے درمیان ایک بہت بڑی خلیج کا اور بہت بڑے خطرات اور بہت بڑی نفرت کا باعث ہو سکتی ہیں۔

میں سب سے پہلے تو معزول گورنمنٹ سے جو اس وقت بولنے سے معذور ہے، مطالبہ کروں گا کہ خدارا اس وقت آپ حقائق سامنے رکھیں تاکہ ہمارے سینیٹ کے معزز ارکان اور قوم کے سامنے حقائق آجائیں تو بہرحال یہ مسئلہ بڑا گمبھیر ہے اور اسی لئے میں نے اسے تحریک التوا کی شکل میں پیش کیا ہے، استحقاق تو بہرحال مجروح ہوا ہی ہے یہ قومی اور ملی نوعیت کا ایک فوری معاملہ ہے اور اس پر سینیٹ کو بحث کرنی چاہیئے، میں سمجھتا ہوں کہ ۲۹ مئی کو غیر معمولی حالات نہیں تھے جیسے جناب پروفیسر صاحب نے اور دیگر معزز ارکان نے اس پر روشنی ڈالی ہے، امن و امان کا مسئلہ بھی جوں کا توں ہے اور میں ۳ جون کو کراچی گیا تھا، تین دن تک مسلسل گویا ڈاکو بینکوں کو لوٹتے رہے۔ کسی نے کہا کہ ڈاکوؤں کا hat-trick ہو گیا ہے، اخبار کا پورا آدھا صفحہ بینکوں کی ڈکیتیوں سے بھرا ہوا تھا، امن و امان کی حالت تو یہ ہو گئی تھی۔ ایک بینک کے بہت بڑے افسر ہمارے دوست تھے۔ ان سے فون پر بات ہوئی تو میں نے ان کو کہا کہ یہ شریعت آرڈیننس پر ڈاکو عمل کر رہے ہیں کیونکہ شریعت آرڈیننس کے باوجود سودی نظام قائم رکھا گیا ہے، اب وہ

[Maulana Samiul Haq]

کہتے ہیں کہ ہم لوٹ کھسوٹ کر کے اور ڈاکو بن کر اس سودی نظام کو ختم کر رہے ہیں، میں نے کہا یہ تو قابل تحسین ہے ، پھر اس کے بعد یہ کہا گیا کہ وہ بہرحال corrupt تھے اور انہوں نے لوٹ کھسوٹ کی ہے اور حقیقت یہ ہے کہ ایسی خبریں تمام ارکان پارلیمنٹ کے لیے شرم کا باعث ہیں، اس میں کسی کے ماتھے کے اوپر یہ نہیں لکھا ہوتا کہ یہ فرشتہ ہے اور یہ شیطان ہے ، اب کل خبر آئی ہے کہ ایک ممبر پارلیمنٹ نے ۵ کروڑ روپے کا زرعی قرضہ جعلی ناموں سے اپنے نام الاٹ کروایا ، اب ممبر کے ذکر کے ساتھ اگر اس کا نام آجاتا تو ہر ایک کا کردار تو مجروح نہ ہوتا، اب ہر ایک کے کردار کے بارے میں شک پڑ جاتا ہے کہ ۵ کروڑ روپے کا زرعی قرضہ کس نے لیا ، یہ ساری کی ساری چیزیں سراسر مبہم انداز میں کہہ دی گئی ہیں اور سب کو ایک لپیٹ میں لے لیا۔

میرے بارے میں اتفاقاً کسی جگہ ذکر ہوا کہ یہ سینیٹ کے ممبر ہیں تو وہ لوگ قہقہے لگا کر ہنس پڑے ، ملاحظہ فرمائیں کہ ایک عظیم منصب جو قوم کی نمائندگی کا ہے، امریکہ اور دوسری کئی جگہوں پر وہ حکومتیں چلاتے ہیں ، آج اس کا نام سن کر لوگ ہنستے ہیں کہ یہ ایم پی اے تھا، یہ ممبر پارلیمنٹ تھا، یہ سینیٹر تھا، اس حد تک ہمارا کردار مجروح کیا گیا پھر ہم مان لیتے ہیں صدر صاحب کے اخلاص کو اور ان چیزوں کو اگر انہوں نے دوسرے دن کوئی اور ٹیم سامنے لائی ہوتی ، سب میرے معزز دوست ہیں، میں ان کے کردار پر کوئی حملہ نہیں کرتا لیکن جنہوں نے ان کے کردار پر حملہ کیا ہے انہوں نے ہی دوسرے ہی دن انہیں پھر کابینہ میں عظیم مناصب حوالے کر دیئے ، انہوں نے کہا یہ گاڑی غلط سمت پر جا رہی تھی لیکن

ڈرائیور پھر وہی بنا دیئے گئے ، پہلے بھی ایسے نہیں تھے ، میں سمجھتا ہوں اب بھی ، لیکن یہ تضاد قوم کے سامنے آیا ہے ، مجھے اخبار والوں نے کہا کہ کابینہ میں تو وہی افراد لے لئے گئے ہیں ، آپ کا کیا تاثر ہے ، میں نے کہا کہ یہ معجزہ تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا کہ ان کا شق صدر ہوا تھا اور ان کے سینے کو نور سے بھر دیا گیا تھا تو راتوں رات صدر صاحب کو بھی اللہ تعالیٰ نے شاید یہ قدرت دی ہو گی کہ معزز ارکان کابینہ کے سینے انہوں نے چیر دیئے اور ان کا سینہ نور سے بھر دیا ، صبح وہ بالکل امن اور شریعت کے علمبردار بن گئے ، میں نے کہا کہ یہ معجزہ تو کہیں اور نہیں دیکھا تھا ، صدر صاحب کے ذریعے یہ معجزہ نمودار ہوا ۔ بہرحال یہ صحیح تھا کہ ان پر الزام نہیں لگانا چاہیئے تھا ، اگر الزام لگا دیا گیا تو پھر ان کو ثابت کرنا چاہیئے تھا اور جب تک ثبوت نہ ہوتا تو ان کو پھر سکرین پر قوم کے سامنے نہیں لانا چاہیئے تھا ۔ اس اقدام سے قوم کی نظروں میں صدر صاحب کا یہ اقدام بہرحال مشکوک اور غیر یقینی ٹھہر گیا ہے ۔

یہاں دوسرا سب سے بڑا مسئلہ جو سامنے آیا ، صدر صاحب نے کہا کہ قومی اسمبلی اسلام کے بارے میں سست تھی ، غفلت کر رہی تھی ، یہ جواز بھی اسکا تب ہوتا کہ صدر صاحب اپنے عملی اقدامات سے اور خود عملی کردار سے اس معاملے میں واقعی ہمیں اطمینان دلا دیتے کہ واقعی یہ قومی اسمبلی اس لیے توڑنے کے قابل تھی کہ اس نے اسلام کو پس پشت ڈال دیا تھا تو اس پس منظر میں ریفرنڈم بھی کالعدم ہو گیا تھا ۔ جب ریفرنڈم کے بعد اسلام اور صدر لازم و ملزوم تھے اور اسلام کے لئے صدر صاحب نے کچھ نہ کیا ، وہ آرڈیننس جاری کر سکتے تھے اور جب مارشل لاء

[Maulana Samiul Haq]

نہیں اٹھایا گیا تھا تو ہم نے صدر صاحب سے بار بار کہا تھا کہ اب بھی کچھ دن ہیں، آپ خدارا اگر چاہتے ہیں تو آرڈیننس کے ذریعے کچھ چیزیں جو حقیقت میں انقلاب لانے والی ہوں قوم کے سامنے رکھیں لیکن انہوں نے کچھ نہیں کیا۔ انہوں نے کئی آرڈیننس جاری کئے اور قومی اسمبلی اور سینیٹ سے ان کی توثیق کرائی تو اس وقت بھی وہ اسلام کے بارے میں آرڈیننس نافذ کر سکتے تھے یا کم از کم جب اسمبلی توڑنے کا مرحلہ آیا تھا تو توڑنے کی بجائے ارکان اسمبلی کو بلا کر کہہ سکتے تھے کہ تلوار میرے ہاتھ میں ہے، ایک ہفتے کے اندر اندر یہ یہ قوانین، یہ مسودات، یہ آرڈیننس نافذ کر دو ورنہ میں تمہیں ختم کر دوں گا اور یہ تلوار بھی بدقسمتی سے ہمارے دوستوں نے خود دی۔ ہم نے آٹھویں ترمیمی بل کے موقع پر تمام مسلم لیگی ارکان پارلیمنٹ اور جناب وزیراعظم صاحب کی منت سماجت کی۔ ہم نے سینیٹ میں یہ ترامیم آٹھویں ترمیمی بل میں تجویز کیں اور ہم نے کہا کہ ہم یہ ترامیم آٹھویں ترمیمی بل میں شامل کرائیں گے تب اسے سینیٹ سے منظور کرائیں گے اور اس میں یہی تھا کہ صدر کو یہ حق نہیں دینا چاہیئے کیونکہ جس وقت وہ چاہے بالکل قادر مطلق بن کر اور مطلق العنان بن کر اسمبلی کو توڑے لیکن جناب وزیراعظم سے ہمارے گھنٹوں مذاکرات ہوئے، میٹنگیں ہوئیں، جناب وزیراعظم نے ہمیں کہا کہ میں آپ کو اس کے بدلے نواں آئینی ترمیمی بل دے دوں گا اور قرآن و سنت کی بالادستی تسلیم کر لوں گا لیکن خدارا آپ اس معاملے میں روڑے نہ اٹکائیں۔ ہم نے قرآن و سنت کی بالادستی کی قیمت پر ان کی یہ بات بھی مان لی، انہوں نے کہا تھا کہ لوگ ہمیں طعنے دیں گے کہ یہ مارشل لاء کو طول دینے میں شریک ہو گئے تھے، میں نے کہا ہم اس کے فریق نہیں ہوں گے اگر مارشل لاء کو طول دیا جاتا ہے تو فوج فریق بنے گی لیکن آپ خدارا جلدی

نہ کریں، آٹھویں ترمیمی بل کو اس طرح پاس نہ کروائیں لیکن شاید ان لوگوں کو لیلائے اقتدار سے جلد ہمکنار ہونے کی جلدی تھی، انہوں نے یہ نہیں سوچا کہ صیاد کے ہاتھ میں تلوار دینے کا نتیجہ کیا نکلتا ہے، آج وہی صورتحال ہمارے سامنے آئی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ صدر صاحب نے اس وقت بھی قومی اسمبلی کے ہوتے ہوئے بھی اپنے اختیارات صحیح استعمال نہیں کیے نہ انہوں نے ترغیب اور ترحیب سے کام لیا اور نیم دلانہ انداز میں آکر اسمبلی میں اشارات کرتے تھے حالانکہ وہ سب کچھ کر سکتے تھے، اور اگر نہیں کیا قومی اسمبلی نے تو قوم پھر منتظر تھی کہ صدر صاحب فوری طور پر کوئی عظیم انقلابی اقدام اب کریں گے لیکن اس کے جواب میں جو اقدام کیا گیا میں اپنی تحریک استحقاق کے دوران اس پر تفصیل سے روشنی ڈالونگا کہ وہ بالکل سراسر ایک سراب ہے اس میں شریعت کی طرف گویا ایک انچ بھی پیش رفت نہیں ہے اور اس میں شریعت کے راستوں کو روکنے کی کوشش کی گئی ہے۔ شریعت بل کے ذریعے ہم عملی انقلاب لانا چاہتے تھے، ہم عدلیہ کو قرآن وسنت کا پابند بنانا چاہتے ہیں۔ اس آرڈیننس میں کون سی ہے کہ عدلیہ قرآن وسنت کی پابند ہوگی۔ کوئی ایک شخص قسمت کا مارا ہوا اگر چاہیے گا کہ عدالت میں جائے اور رٹ کرے تو اس کے پاس ہزاروں لاکھوں روپے کہاں ہوں گے کہ کسی مقدمے میں وکیل کرے، پھر اس عدالت میں پیشیاں ہونگی، پھر اس عدالت کی سوچ پر ہے کہ وہ اس اپیل کو اہمیت دے، تب اس کیس کو لے اگر اہمیت نہ دے تو وہیں کیس ختم اور اگر اہمیت دے بھی دے ہائیکورٹ یہ نہیں کر سکتی کہ ماتحت عدالت میں فیصلے کو رکوا دے۔ فیصلہ وہی مروجہ قوانین کے مطابق ہوگا۔ اب جب فیصلہ مروجہ قوانین کے مطابق رٹ داخل کرنے والے کے خلاف ہوگیا پھر وہ ہائیکورٹ میں جائے

[Maulana Samiul Haq]

گا اور سالہا سال وہ کیس لڑتا رہے گا۔ اس کے بعد بھی قانون تبدیل نہیں ہوگا، دوسری اسمبلی آئے گی تو قانون تبدیل ہوگا۔ کوئی ایک قانون بھی اس آرڈیننس کی رو سے شرعی نہیں بن سکتا۔ "نہ نو من تیل ہوگا نہ رادھا ناچے گی" اس کے لیئے تو صدیاں درکار ہیں۔ یہی مؤقف جناب وزیر قانون صاحب اور جناب اقبال احمد خان صاحب ان سارے حضرات نے ہمارے ساتھ مذاکرات میں مسلسل پیش کیا تھا اس گورنمنٹ کے دوران کہ شریعت بل میں یہ دفعہ اس طرح رہے گی اس مؤقف کو ہم نے کلاً مسترد کر دیا تھا۔ ہم نے کہا کہ اس سے شریعت کی طرف کوئی پیش رفت نہیں ہو سکتی، نہ عدالت اسلامی قوانین کی پابند ہو سکتی ہے لیکن اسی مؤقف کو جو جونیجو صاحب نہیں منوا سکے ہم سے اس کو صدر ضیاء الحق نے ایک آرڈیننس کے ذریعے سے پورا کر دیا جس سے کوئی تبدیلی گویا میدان میں نہ آسکی۔

عوام چاہتے ہیں کہ ہمیں عدل و انصاف ملے، ہمیں امن و امان ملے اور ظلم کا مداوا ہو سکے اور وہ سامراجی نظام ہے جو انگریزوں نے ہم پر مسلط کیا رکھا ہے۔ ہم قومی اسمبلیوں کی شکل میں آتے ہیں۔ مارشل لاء کی شکل میں آتے ہیں۔ عبوری گورنمنٹ کی شکل میں آتے ہیں اس میں ایک خاص تبدیلی کے لیئے روا دار نہیں ہوتے۔ قومی اسمبلی کا فریضہ تھا کہ آتے ہی ان سامراجی، ظالمانہ و جاگیردارانہ قوانین کو تبدیل کر دیتی لیکن قومی اسمبلیوں کو اپنے مفادات سے دلچسپی ہو جاتی ہے اور یہاں پھر جمہوریت کی گاڑی نہیں چلتی۔ جرنیلوں کے ساتھ ساتھ میں سمجھتا ہوں سارے سیاستدان اور جمہوریت کے نام سے جو اس میں شریک ہوتے ہیں سب مجرم ہیں، سب جمہوریت کے قاتل ہیں اگر انہوں نے پہلے دن سے عوام کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھا

ہوتا، عوام کی مصیبتوں کا احساس کیا ہوتا اور اس نظام کو تبدیل کرنے کی پیش بندی کی ہوتی تو بار بار یہ مرحلے نہ آتے بہر حال ہم سمجھتے ہیں کہ صدر صاحب نے اشک شوئی کے لیئے ایک ایسی چیز رکھدی اس میں شریعت بل کی ایک دفعہ بھی مؤثر انداز میں شامل نہیں کی گئی اور پھر ستم ظریفی یہ ہے کہ ایک ملک کے سربراہ نے۔۔۔۔

Mr. Wasim Sajjad: Sir, the honourable Member may be asked to confine himself to admissibility of the privilege motion.

Mr. Chairman: I think, you are right.

شریعت بل پر ابھی بحث نہیں ہو رہی، سوال یہاں پر تین تحاریک کا ہے اور آپ یہ ثابت کرنے کی کوشش کریں کہ ایوان کا استحقاق کیسے مجروح ہوا ہے، اس کی طرف آپ آئیں۔

مولانا سمیع الحق: میں سمجھتا ہوں کہ اس اقدام سے ملک بھر میں ایک غیر یقینی کیفیت پیدا ہوئی۔ بے چینی پیدا ہوئی اور حقائق اب تک پردے میں ہیں شبہات پھیل رہے ہیں۔ فوج اور سول کے درمیان بھی ایک خلیج پیدا ہو رہی ہے اور اس پارلیمنٹ کو بالکل ایک ادھورا اور ناقص ادارہ بنا دیا گیا ہے۔ یہ لولا لنگڑا ہو گیا ہے اگر یہ اپنی اصلی حالت میں ہوتا تو آپ اتنے اتنے چھوٹے چھوٹے مسئلے میں تین دن سے بحث کر رہے ہیں کہ بحران پیدا ہو گیا ہے، اس کا مطلب ہے کہ استحقاق مجروح ہوا ہے، قائد ایوان کے بارے میں ہمارے سامنے راستہ صاف نہیں ہے اور کئی مسائل کے بارے میں آپ نے کئی رولنگز میں کہا کہ یہ غیر معمولی حالات ہیں، اسمیں ہمیں قوانین سے بھی پوری رہنمائی نہیں مل سکتی، ضوابط سے بھی نہیں مل سکتی

[Maulana Samiul Haq]

ہے، یہ ساری چیزیں ایسی ہیں کہ میں سمجھتا ہوں کہ اس سے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے اور اس مسئلے کو استحقاق کمیٹی کے حوالے کرنا چاہیئے۔

جناب چیئرمین: شکریہ! Anyone else جناب لالیکا صاحب۔

جناب عالم علی لالیکا: جناب چیئرمین! میں بے حد مشکور ہوں کہ آپ نے مجھ جیسے سیاسی طفلِ مکتب کو اظہار خیال کرنے کے لیئے وقت سے نوازا ہے۔ پچھلے دو تین روز سے اور آج بالخصوص ایک تحریک اس ایوان میں زیر بحث ہے جو صدر پاکستان کے ۲۹ مئی کے فرمان سے متعلق ہے جس کے ذریعے سے انہوں نے قومی و صوبائی اسمبلیوں کو معزول کیا ہے جس پر فاضل ممبران ایوان بالا کی طرف سے بصیرت افروز تقاریر ہوئیں ہیں اور بحث جاری ہے۔

بدیں سلسلہ ناطقہ سر بہ گریباں انگشت حیرت بہ دنداں

میں حیران ہوں کہ جو لوگ معزول ہوئے ہیں۔ ملک کے وزیر اعظم، ممبران قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلیوں کے وزراء ان لوگوں نے تو اس صورت کو آئینی تسلیم کر لیا ہے وہ لوگ تو کہتے ہیں کہ صدر پاکستان کا یہ اقدام قانون اور آئین کے عین مطابق ہے۔ میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ ہمیں کیا مصیبت پڑی ہے۔ ہمارا ہاؤس ایک independent ہاؤس ہے، میں اس کے قانونی جواز میں جانا نہیں چاہوں گا کیونکہ قانون پر مجھے دسترس حاصل نہیں ہے۔ میری علمیت اور قابلیت سیاسی میدان میں بھی بہت کم ہے لیکن اس چیز نے مجھے بہت پریشان کیا ہوا ہے کہ وزرائے اعلیٰ، وزیر اعظم بزبان خود اقرار کر چکے ہیں کہ صدر صاحب کا یہ اقدام آئین کے عین مطابق ہے، پھر اس میں ہمیں اتنی

پریشانی، اتنا اضطراب ظاہر کرنا کہ ہمارا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ مجھے یہ استحقاق بنتا نظر آتا نہیں ہے۔ صدر پاکستان نے یہ اقدام کیوں کیا۔ corruption بدکاری، بدعنوانی، میں ماننے کو تیار ہوں، کہ ہمہ وقت اس ملک میں موجود رہی ہے اور مارشل لاء کے دور میں بھی جب قوانین بڑے سخت ہوا کرتے تھے۔ تب بھی رشوت، بدکاری، یہ چیزیں چلتی رہی ہیں اس کا مداوا ہو نہیں سکا، یہ ساری چیزیں ہماری قوم کے معاشرے کے رگ و ریشہ میں سرایت کر چکی ہیں لیکن میں اس تفصیل میں جانا نہیں چاہتا۔ وزیر اعظم صاحب کو ایم، این، اے کی غلط کاریوں کو لوازنے کی کیوں ضرورت پڑی۔ وزراء اعلیٰ کو، صوبائی اسمبلی کے ممبران کو، لوریاں دینے کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی اور اس شرارت کی ابتداء کہاں سے ہوئی اور کس نے کی۔ کیوں وزیر اعظم صاحب کو یہ ضرورت محسوس ہوئی کہ قومی اسمبلی کے ممبروں کی غلطیوں کی پردہ پوشی کریں۔ کیوں صوبائی اسمبلی کے وزیر اعلیٰ کو یہ ضرورت محسوس ہوئی کہ وہ اپنے ممبران کو اپنی گود میں بٹھا کر لوریاں دیں، اس کی ابتداء کہاں سے ہوئی، انجام کہاں ہوا۔ اس تفصیل میں جانا نہیں چاہوں گا۔ بہر کیف میں اتنا ضرور عرض کروں گا کہ صدر مملکت نے یہ فیصلہ آئین کے عین مطابق کیا ہے اور اس کے بعد انہوں نے انتخاب کا وعدہ فرما دیا ہے اور وہ انتخاب کروائیں گے۔ ہم توقع کرتے ہیں کہ انتخابات کی تاریخ کا اعلان بہت جلد فرمائیں گے۔ اب یہ ملک اسلام کے نام پر معرض وجود میں آیا تھا۔ اسلام ہی کے نام پر لوگوں نے جانی و مالی قربانیاں دی تھیں، ہجرت کی تھی، نقل مکانی کی تھی اور اسی مسلک پر، اسی چیز پر عمل پیرا نہ ہونے کی وجہ سے یہ ملک دولخت ہو گیا۔ اب صدر مملکت نے شریعت آرڈیننس نافذ کر دیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ

[Mr. Alam Ali Laleka]

وقت ضائع کرنے کی بجائے ہمیں اصل مسئلے کی طرف آنا چاہیئے۔ صدر مملکت بارہا یقین دہانی کروا چکے ہیں کہ وہ عقل کل نہیں ہیں، انہوں نے اسلام کی جانب ایک مثبت پیش رفت کی ہے۔ یہ ہاؤس کروڑوں روپے کی لاگت سے چلتا ہے، اس پر ملک کا زرکثیر خرچ ہوتا ہے، بجائے اس کے کہ ہم فروعات اور ایسی غلط چیزوں پر بحث کرتے رہیں جس طرح قومی اسمبلی نے ساڑھے تین سال تک غیر ضروری مباحث پر وقت ضائع کیا۔ نواں ترمیمی بل سینیٹ نے پاس کر کے قومی اسمبلی کو بھجوایا لیکن وہاں وہ معلق پڑا رہا، وجہ اس کی یہ تھی کہ ہم ممبران قومی اسمبلی غیر ضروری مباحث میں پڑے رہے اور ضروری امور پر اظہار خیال نہ کر سکے۔ آئیے آج وقت ہے ہم نفاذ شریعت کے متعلق شریعت آرڈیننس پر بحث کریں اور ان فروعی مسئلوں کو نہ چھیڑیں، اس سے ایک تو ضیاع مایہ اور دوم شماتت ہمسایہ ہے، اس سے کیا حاصل ہوگا۔ وزراء کرام سولہ یا سترہ سابقہ حکومت میں شامل تھے اگر وہ اس کو تضحیک نہیں سمجھتے، اگر انہوں نے اس کو اپنے لیئے برا نہیں سمجھا ہے، اگر انہوں نے اس کو دشنام نہیں سمجھا ہے تو ہمیں جن کو انہوں نے برا بھلا نہیں کہا ہے، ہم کیسے حق بجانب ہیں، ہم کیسے یہ کہتے ہیں کہ ہمارا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ یہ لوگ ہم سب سے زیادہ معزز ہیں، سب سے زیادہ غیور ہیں۔ ہم جتنے ہی یہ سمجھ اور ادراک کے مالک ہیں۔ یہ ٹھیک ہے جنرل صاحب......

جناب جاوید جبار: جناب والا! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی فرمایئے۔

Mr. Javed Jabbar : Mr. Chairman, I do not think the honourable Member has a right to give the Ministers a status or a level higher than other Members of the House.

"یہ سب سے زیادہ معزز" کے الفاظ، بڑے احترام سے کہتا ہوں کہ یہ مناسب نہیں ہیں۔ محض وزیر ہونے کی بنا پر کوئی شخص زیادہ معزز نہیں ہو سکتا۔

جناب عالم علی لالیکا: میں معذرت چاہوں گا۔ میرے عرض کرنے کا مدعا یہ تھا کہ "مجھ سے زیادہ" میں سب سے زیادہ معزز کے الفاظ واپس لیتا ہوں۔

جناب چیئرمین: صحیح ہے، آپ اپنی تقریر جاری رکھیں۔

جناب عالم علی لالیکا: میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ یہ سب سے زیادہ معزز ہیں، باشعور ہیں، مجھ سے زیادہ حساس ہیں۔ اگر یہ لوگ......

سید عباس شاہ: جناب والا! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: پیر عباس شاہ صاحب۔

Syed Abbas Shah : The Minister is now standing as Member of the Senate. So, he cannot say this. "صحہ مجھ سے زیادہ"

He is not saying this as Laleka. He is saying this as a Member of this House and the Members are all of equal status, Sir.

Mr. Chairman : I think, we are being for some reason too sensitive today. Why don't you allow the poor man to continue with whatever he wants to say. He is referring only to himself that everybody else is superior to him in intellect.

Syed Abbas Shah : He may refer to himself as such outside the Assembly, not inside the Assembly.

جناب عالم علی لالیکا: ممبر ہونے کی حیثیت سے یہ انفرادیت مجھ سے چھن نہیں جائے گی۔

جناب چیئرمین: آپ اپنی تقریر جاری رکھیں۔

جناب عالم علی لالیکا: اب عین وقت ہے کہ ہم شریعت آرڈیننس میں ترمیم و تنسیخ کی تجاویز پیش کریں، اس پر ہم بحث کریں، مولانا سمیع الحق کے نقطۂ نظر کو سامنے رکھیں...

جناب چیئرمین : وہاں پر جب بات آئے گی تو شریعت آرڈیننس پر بات الگ ہوگی۔ اب آپ صرف اس کی ایڈمیسبلٹی پر بات کریں۔

جناب عالم علی لالیکا : میں تو جناب یہی عرض کرنا چاہ رہا ہوں کہ استحقاق مجروح نہیں ہوا ہے۔ یہ ایوان ، یہ ہاؤس ایک independent ایوان ہے۔ صوبائی اسمبلی نے ہمیں منتخب کر کے یہاں بھیجا ہے۔ اگر صوبائی اسمبلی معرض وجود میں ہوتی تو ہمیں یہ کچھ فائدہ نہیں دے سکتی تھی، اگر وہ اس وقت نہیں ہے تو اس سے ہمیں کچھ نقصان نہیں ہوا ہے۔ ہم اس ایوان میں صدر کے کردار پر بحث کر رہے ہیں۔ صدر پاکستان نے۔۔۔

اخونزادہ بہرور سعید : پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین : اخونزادہ صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑے ہیں۔

اخونزادہ بہرور سعید : میں مقرر صاحب سے یہ درخواست کروں گا کہ وہ اپنی تقریر اس topic تک محدود رکھیں کہ آیا یہ موشن admissible ہے یا نہیں۔ شریعت آرڈیننس پر اظہار خیال کرنے کے لئے ابھی کافی موقع ہے، اس میں الجھنے کی کوشش نہ کریں۔

جناب چیئرمین : اسی کی یاد دھانی میں نے کرائی ہے ، میرے خیال میں بہتر یہ ہے کہ آپ حضرات ذرا صبر و تحمل سے کام لیں ، یہ جو نکات اٹھا رہے ہیں ان کو نوٹ کر لیں، آپ سب کو موقع ملے گا ، اگر آپ اس کی تردید کرنا چاہتے ہیں تو تردید کریں اور اگر اس کی توثیق کرنا چاہتے ہیں تو اس کی توثیق کریں۔

جناب عالم علی لالیکا : جناب والا ! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ ان وجوہات کی بنا پر یہ موشن ایڈمیسبلٹی کے ضوابط پر پورا نہیں اترتی ہے۔ اس سے نہ ہی ہمارے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے نہ ہی ہمارا استحقاق

ان دونوں ایوانوں کے ساتھ وابستہ ہے۔ نہ ہی ان اداروں کے معزول ہونے سے ہم میں کوئی کمی آئی ہے۔ نہ ہی ہمارے اختیارات میں کوئی کمی آئی ہے، نہ ہی بنیادی حقوق معطل ہوئے ہیں، نہ ہی ہنگامی حالات نافذ ہوئے ہیں جس سے کہ ہماری کارکردگی، خود مختار کارکردگی متاثر ہوئی ہو، اس لیے میں اپنے فاضل ممبران کی خدمت میں بھی عرض کروں گا کہ ان فروعی معاملات میں الجھنے کی بجائے مثبت طور پر اسلام جس کے لیے یہ ملک قائم ہوا ہے اور جو آرڈیننس نافذ ہوا ہے، پر بحث کرنی چاہیئے۔ اور ہمیں صدر مملکت کو اپنی مثبت تجاویز سے آگاہ کرنا چاہیئے۔۔۔

DISCUSSION ON THE PRIVILEGE MOTION; RE : APP

Mr. Chairman : Thank you.

For the information of the House may I state that according to the agenda the discussion or today's sitting will have to end, to give time for discussion on the adjournment motion which we admitted yesterday and I propose that we end this discussion together with whatever else we want to take up and that would include adjournment motions also by 12-45 p.m. latest. Because that would give time for discussion on the adjournment motion of an hour and a half or possibly even two hours. That is on the adjournment motion that we had. Now earlier than that there is a call attention notice by Prof. Khurshid I think that would require 15—20 minutes. So, this means that another half an hour we have to spare for adjournment motions. So, working backward I think this discussion will have to end as far on the privilege motion today round about 12.00 and then we can continue, if necessary, on the following day.

Mr. Wasim Sajjad : Sir, I would just like to request you that I have received a request from Dr. Mahbubul Haq regarding this call attention notice by Prof. Khurshid Ahmed. He has requested that this may kindly be deferred.

Mr. Chairman : Right. We can postpone it then, if the honourable Member so agrees, to some other day but I only wanted to inform the House of the time constraint.

Prof. Khurshid Ahmed : We already have one postponement. This will be the second time now. But I have no objection.

Mr. Wasim Sajjad : You see today he has been held up because of some urgent work but he will definitely, I think, be here on the next sitting.

Mr. Chairman : Right. So, there is constraint of time. I don't want to place any restriction on the length of individual's speeches but please bear this in mind. Mr. Hasan A. Shaikh.

Mr. Hasan A. Shaikh : I am grateful Mr. Chairman, that you have said that you are not going to place any restriction on the time of the speeches. I will try to utilise as much time as available to me and finish it today. If it is not possible for me then I will seek your indulgence that I may be allowed to continue.

Now, Sir, these privilege motions are being considered under Rule 60 of the Rules of Procedure—

Rule—60. "A member may with the consent of the Chairman,"

and you have Sir, consented,

> "....raise a question involving a breach of privilege of either of a member or of the Senate................"

I don't need to read it further. My submission is that this involves a breach of privilege of a Member as well as of the Senate. The Senate has become ineffective. The Constitution does not envisage Pakistan to continue with only one House and Pakistan can not exist with only one House. It is a two chambers under the Constitution and these two chambers must function together. Unless one functions along with the other, it will become ineffective. What happened Sir, to the Shariah Bill that is before us. I am not going into the merits of Shariah Bill or otherwise. If we pass it, it is still not becoming the law. It will have to go before the National Assembly. Therefore, the question arises whether this is breach of privilege of the Senate as well as of Members; because then it is a breach of privilege of each Member of this House that he has become ineffective. Moreover, I do not agree with those who say that we should not bother about the Provincial Assemblies. We are a product of Provincial Assemblies and if there is any vacancy again it will have to be filled in by the Provincial Assembly. So, my submission is that this breach of privilege has been unfortunately carried out on the 29th of May without any justification. It was an arbitrary act which was not necessary at all. The Objectives Resolution which has been given a lot of importance by the people who were associated with the dissolution of the National Assembly, they were not perhaps advised that the Objectives Resolution begins with :—

> "Whereas sovereignty over the entire Universe belongs to Almighty Allah alone, and the authority to be exercised by the people of Pakistan"

not by the individual in Pakistan,

> "by the people of Pakistan within the limits prescribed by Him is a sacred trust;
>
> And whereas it is the will of the people of Pakistan to establish an order—
>
> Wherein the State shall exercise its powers and authority through the chosen representatives of the people;...."

So, to dismiss the chosen representatives of the people there must be a justification that will not be questioned by anybody. An individual? howsoever high he may be, under the Objectives Resolution cannot deal with the chosen representatives of the people without giving a valid justification for whatever he has done.

I submit, Sir, the Members of the National Assembly rightly or wrongly did stand in the way of the passage of the Ninth Constitutional Amendment Bill but they may have their own reasons. Then, the President has got power to send messages to the National Assembly. He should have sent a message to the National Assembly that I want the National Assembly to consider the Ninth Constitutional Amendment Bill. His Presidential Address is not the same thing as the Message to the National Assembly because the Constitution contains two elements—one is Presidential Address and the other is the Message. So, even if he has said in the Presidential Address that it is lying dormant in the National Assembly that is not the Message and that cannot be acted upon as a Message of the President. He has not sent a Message of the President. If the Prime Minister has committed any thing wrong he should have given a sort of notice or asked him as to why such and such thing has not been done.

Now, the biggest single allegation is that of corruption. As stated by one of the honourable Members yesterday that three Ministers of Interior who presided over the anti-corruption bodies of Pakistan, who dealt with anti-corruption in Pakistan are now Ministers in the present set up. Therefore, to say that corruption is the main cause is not correct and when did corruption not exist? In my speech, in reply to the President's Address, I had enumerated that with every single Martial Law the rate of corruption had increased. I had given instances how the rate of corruption increased in Pakistan with every single Martial Law. With the police the rate was much lower. When the Martial Law came and the officers connected with Martial Law had to be satisfied, the rate increased. Now, who is responsible for it ? Did the President think that the Prime Minister could have done some thing which he failed to do during the Martial Law which he controlled and if so, he should have told him ? The President has been presiding over the destinies of this country with full omnipotent, omniscient powers. There was nothing to stand in his way. He could do whatever he liked.

Then, he talked of plots that have been distributed. I have got no plot from the last Prime Minister. He has not allotted any plot to me and I say that there are many such people who have not got any plots from the Prime Minister but I dare say that if the Members of the National Assembly have got plots, more Generals, more Brigadiers, more Colonels and more Majors have got plots in this city of Islamabad. And who is responsible for it ? The Prime Minister did not give them plots. Who is complaining about plots ? It is those army officers who are complaining because they got their demands when they were here. Now, they have been transferred, new people have come, they want also plots and the plots are not available because they are not in plenty. I say, Sir, the Prime Minister has not taken any plot in this Islamabad as far as I know. I do not know but I think he has not got any plot but I know that some of the Chief Martial Law Administrators have got big plots in Islamabad. Did he complain about it ?

Well, if the Members demanded plots and he felt that they were justified and he felt that they had no plots therefore, they should get a plot, he might have given, he might have allotted but all the Members of the National Assembly have not got plots. It is wrong to say that all the Members have got plots. I know, Sir, even

[Mr. Hasan A. Shaikh]

previously there were Ministers in this country. Those Ministers got plots and they sold those plots. I cannot name them but the transaction was seen by me. They got plots and they sold them and they were rich enough to buy hundreds of such plots and they are still being thought of as likely Prime Ministers. Now, if these things happen in this country, it is not the fault of the *Ex*-Prime Minister. Of course, there may be people who want plots, who want to build houses and they are entitled to have more houses than one in Pakistan but I have not got a plot, Sir, anywhere, neither in Karachi nor here. I have not got a house of my own either in Karachi or here. I am still living in a rented house. But that is not the same thing with every one. People who have got funds, who have got finances, they may think of buying houses, they may think of buying plots and if they are justified and the Prime Minister allotted them what was wrong in it ?

I do say that there should be self-discipline on the Members of the National Assembly, but unfortunately that is lacking. How could there be self-discipline in Pakistan when a Minister who ceases to be a Minister yesterday becomes a Minister today. If the Ministers of yesterday were bad, they were given a bad name, they had to be thrown out yet they have been accepted as Ministers by the same authority: what do you want to say about the conduct of these people of this country ? Either the Authority should not have taken them as Ministers or they should not have accepted ministership but both have fallen into the abyss of ignominy that will live in the history of this country for ever.

One should realize , Sir, that one sparrow would not change the season. Prime Minister Mohammad Khan Junejo has not taken a plot. There is no allegation against the Prime Minister that he was corrupt. I do not know but there are people who say that somebody has taken Rs. 4 crores from the Agricultural Bank. This is what Maulana Sahib said to day. I do not know this at all. I have not taken any loan from any bank. No Bank has given me any loan. I try to live within my means but to every body I cannot dictate. Similarly that does not make the President of Pakistan an authority to dictate moral values to the people and use his powers, if any, to dismiss and dissolve popularly elected chosen representatives of this country, he is doing it in contravention of the Objectives Resolution which says :

> "Wherein the State shall exercise its powers and authority through the chosen representatives of the people; wherein the principles of democracy, freedom, equality, tolerance and social justice as enunciated by Islam shall be fully observed:"

Now, Sir, is its democracy that a democratic House should be disbanded or a democratic House should be dissolved ? It may well be, if he had the power. My submission to you is that he had no power absolutely to dissolve the National Assembly. The order dissolving the National Assembly is not a speaking order. He does not say how many Members of the National Assembly were liable to dissolution and if so, he should have sent a Message to the National Assembly through the Prime Minister. What is he ? The President acts on the advice of the Prime Minister and of the Cabinet. I am so sorry to say that a word being used now-a-days is the 'Caretaker Government' that is not the correct word. It is a 'Caretaker Cabinet', if any. And a Caretaker Cabinet means Prime Minister *plus* Ministers.

I will invite your attention to Article 48(5). I do not concede that President had the power in his discretion to dissolve the Assembly but even this reads like this :-

> "Where the President dissolves the National Assembly, he shall, in his discretion—

The first thing he will do; is :—

> (*a*) appoint a date, not later than ninety days from the date of the dissolution, for the holding of a general election to the Assembly.

He has not appointed that date and therefore, he was not competent to appoint a Care-taker Cabinet.

Here it (the Constitution) says, 'appoint a date'. To this day he has not appointed a date and what the *Ex*-Prime Minister is waiting for, is for him to appoint a date. Once he appoints a date then the *Ex*-Prime Minister would place before the nation his side of the case. That is what he has said. At least twice I have read it in the newspapers. Therefore, I don't think Maulana Sahib was right when he said that the Prime Minister did not say anything. He had said already to appoint a date for the election and within ninety days.

Article 224(2) makes it quite clear. If there is any ambiguity, I suppose there is no ambiguity, this is my plea that there is no ambiguity in 48(5), any how Article 224 makes it quite clear :

Article 224(2) :

> "When the National Assembly or a Provincial Assembly is dissolved, a general election to the Assembly shall be held within a period of ninety days after the dissolution,...."

That makes it quite clear that general election must be held within ninety days and this is a special provision and therefore it will prevail.

My submission is there is no option to the President as things stand today. He has to declare date of election. In fact he had to declare the date of election under Article 48(5)(a) before he appointed a Care-taker Cabinet. This Care-taker Cabinet is, therefore, unconstitutional, without authority. It can not function because the question of Care-taker arises only when there is something to care for. What is this Cabinet to care for—holding the election, then, appoint a date. Appoint a date and then take action for the purpose of holding election. Then the Constitution provides also:

> "When the National Assembly is dissolved the President may ask the Prime Minister to continue until the next incumbent in office is elected."

Now, this enabling power of the President is intended to resolve difficulties as have arisen today. The Constitution does not envisage continuance of a Cabinet in this country without a Prime Minister. He has not even cared to appoint Mr. Khattak as the Prime Minister of this country. If Mr. Khattak is a Senior Minister where is the provision for appointment of a Senior Minister? There is no provision for appointment of a Senior Minister. What we understand is a Prime Minister, a Minister, Minister of the State but no Senior Minister. This nomenclature has been designed only to hoodwink the poeple. Only to tell the people that I have somebody called 'Prime Minister'. The only thing is that he

[Mr. Hasan A. Shaikh]

sits in the Prime Minister seat, probably occupies Prime Minister's Chamber, probably occupies Prime Minister's House, I don't know. I have not met him, he is a very good friend of mine but I have not cared to ask him. I never mentioned it to him. But that does not make him a Prime Minister. That does not fulfil the demands of the Constitution, that does not fulfil the demands or the requirements of the Constitution. And what has happened to us Sir? We have been humiliated all over the world. The chosen representatives two hundred and odd were dismissed by one individual. Can Reagon do that ? Can Indian President do that ? Wherever there is a democracy there are certain unwritten laws and those laws have to be adhered to. They have to be respected. I don't know it may happen. We might be faced with Martial Law, not before very long that is also possible. Although Martial Law is not envisaged in this Constitution at all. We have tolerated Martial Law thrice before but this Constitution does not envisage a Martial Law. Where did these Lt. Generals fight the war? Against the people of Pakistan to become Lt. Generals, to be full Generals, to be Field Martials not against foreign countries. I don't know. It is rather unfortunate but a man like me feels very very sorry. We took part in the movement for Pakistan not for these purposes, not for making somebody the Lt. General or full General or the President of Pakistan, we did it for democracy and one of the fundamentals which Quaid-i-Azam placed before this country was that in this country there will be democracy. You see Sir, the objectives Resolution wherein the principles of democracy—freedom and equality, tolerance, social justice as enunciated by Islam shall be fully observed. Where is democracy? Is it a democracy that two hundred and odd Members of National Assembly should be dismissed by a single man.

Now, therefore, we the people of Pakistan faithful to the declaration made by the Founder of Pakistan—Quaid-i-Azam Muhammad Ali Jinnah, "Pakistan would be a democratic State based on Islamic principles of social justice". Now, are we true to this declaration of Quaid-i-Azam ? Was the President true to the declaration of Quaid-i-Azam that Pakistan will be governed as a democratic state ? Where is the democracy? And democracy cannot exist without our two Houses according to the Constitution of this country. And it goes further—"dedicated to the preservation of democracy achieved by unremitting struggle of the people against the oppression and tyranny. On the contrary, people are suffering from oppression and tyranny. We are not true to the preservation of democracy in this country and this is because we have loaned people with big ambitions. If they want to have a king in this country probably it is a different altogether. They will have to scratch this Constitution and put in a new Constitution. I don't know what they will do.

Now, the first thing we are to do is to go and place ourselves at the feet of a King of Saudi Arabia. That is what we do. That is unthinkable. The Quaid-i-Azam never suggested anything but democracy that can function in this country.

You know, Sir, Cabinet of the Quaid-i-Azam had given him unlimited powers to change any resolution or any decision taken by the Cabinet in his capacity as the Quaid-i-Azam. He did not exercise that power at all; he left it to the Cabinet to decide everything. The power is not meant to be exercised if it is against the people and this power that has been exercised is against the people. If there is any justification in exercise of this power in respect of the Members of the National Assembly then what is the justification for dissolving the Provincial Assemblies? Provincial Assemblies had done nothing. There is no allegation against the Provincial Assemblies. I suppose, they wanted to get rid of one of the Chief Ministers

who was not probably of their liking and that is why they dissolved all the Provincial Assemblies. I think, the two conceptions that we have to accept presently are that we are being governed by dictatorship supported by some people who until yesterday supported. Mr. Junejo and today they are supporting for their own selfish ends the new dictator and they will be prepared for us perhaps to announce him as a king. I may not accept it; Mr. Javed Jabbar may not accept it but they will probably be prepared to accept him as a king. But what we should really do is if Objectives Resolution is our objectives resolution then democracy must be maintained at all costs. We must preserve democracy; our endeavours should be to preserve democracy, that can only be done if chosen representatives of the people are allowed to continue as the democracy is always a rule of trial and error; not that error as we did will be acceptable to Maulana Samiul Haq. No, we know, we are human beings. We are not as learned as he is, to be making no mistake at all. He commits no mistake but I do. I accept that in giving my opinion in the House, in a democratic House, I may commit mistake.

(interruption)

Mr. Chairman : No interruption, please.

Mr. Hassan A. Shaikh : No, I don't mean to Maulana Samiul Haq, I am very sorry if he has taken it amiss in any manner whatsoever directly or indirectly.

Mr. Chairman · No, no. continue.

Mr. Hasan A. Shaikh : Sir, my submission is that democracy is a rule of trial and error. It is good but that is the way, if all the ten crores of people cannot come to give their verdict; they choose their representatives and those representatives give their decisions and after 5 years they will go back to their people and if their decisions are correct, people will return them the power otherwise they will not be returning to the power. So, that is the only way how decisions are taken in a democratic country. If the President thinks that 'no' they must join him; they must try to fathom his mind and do what he think is right is not proper. Because he has not sent the Messages; there was a democratic way and he could have sent Messages to do this and that and then he could have said that that had not been done. Including something in the Presidential Address is not the substitute for the Messages which are to be pinpointed. Among so many topics, Presidential Address had one topic about corruption, one about Islamization or about so many other things but he had to send a Message, a particular Message which he has not done. In fact, he has failed. If you permit me to say he has failed to do his duty under the Constitution, and he must be held responsible for all the ills of this country even to this date. He is responsible; we are not responsible because we did not fathom his mind. We are lucky that he has allowed us to continue, not because this provision in the Constitution would stand in his way if he had decided to disband the Senate. What is Constitution for him? He has once got rid of the Constitution 1973....

Mr. Chairman : I think, confine yourself to the action that he has taken.

جناب عالم علی لالیکا: میرے فاضل بزرگ نے وزراء کے نکالے جانے اور دوبارہ لینے کے متعلق فرمایا ہے اس سلسلے میں، میں عرض کرنا چاہونگا کہ سابقہ حکومت میں بھی وزراء کو نکالا گیا تھا اور دوبارہ لیا گیا تھا۔

جناب چیئرمین : لالیکا صاحب یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے، وزراء
صاحبان ماشاءاللہ موجود ہیں، بقید حیات ہیں، ان کو موقع ملے گا اور
وہ اپنا دفاع خود کر سکتے ہیں، شکریہ!

Mr. Hasan A. Shaikh : I told you earlier, Sir, that the President had enabling power and that power is in Article 94, which says :

> "The President may ask the Prime Minister to continue to hold office until his successor enters upon the office of Prime Minister".

As you know Sir, it is rule of interpretation that may also could be read as 'shall' and in this case, it is mandatory if the President felt that the National Assembly must go, the Prime Minister would continue and even in cases where there was a vote of no-confidence against the Prime Minister and that had succeeded even then he could have asked the Prime Minister to continue until the next Prime Minister comes to office. That may be not by fresh election but by sort of an election of a Leader in the Assembly. Therefore, this enabling power was the only power available to the President in this case. He has not used that power. He has failed to exercise that power which he should have exercised to avoid rebuke to the people of Pakistan in the world. In the world we have been looked upon as uncivilized people who do not know how to run a government. No, Sir, there are many occasions when the British Prime Minister was thought to be not possible to be elected at all and so many allegations were made against her. But when she came to power, everybody kept quiet, and to the extent to which our Government had gone it was quite clear that in 1990, if not earlier, there would have been fresh elections. I say in 1990, if not earlier, there is also possibility that the elections should have been held earlier. But the action taken by the President has struck at the roots of the democracy and has probably carried us back for another 10 years. I do not envisage an early election and the allegation was made by Maulana Samiul Haq that Prime Minister has not given his version of events or his version of his case to this day. He has made it quite clear I mean the *Ex*-Prime Minister. He has made it quite clear as soon as the President gives out the date of election he will tell the whole world as to what has happened, what has led to his dismissal. But President is avoiding to give a date. Why ? It was his duty to have given the date first and then appointed a Caretaker Cabinet. Now, the word 'Cabinet' envisages—Article 91 Sir :

> (1) "There shall be a Cabinet of Ministers, with the Prime Minister at its head, to aid and advise the President in the exercise of his functions.
>
> (2) The President shall in his discretion appoint from amongst the members of the National Assembly a Prime Minister...."

That has happened. He has already appointed and the Prime Minister has got the vote of confidence, in fact he has got vote of confidence twice from the National Assembly, not even once but twice. Now, my submission is that the word "Caretaker Cabinet" means Caretaker Cabinet with Prime Minister at its head and other Ministers. It cannot be without Prime Minister, a Cabinet without Prime Minister is no Cabinet at all and the word used in the Constitution is 'Cabinet'. The

word we are popularly using now-a-days or at least people who want to make things explicit want to use is 'present Government', not Government. It is 'Cabinet'. It is not Caretaker Government, it is a Caretaker Cabinet. This is the only thing envisaged in the Constitution if we are to live up to the Constitution.

Mr. Chairman : I think you can explain it further. As far as I recall Article 91 which is the normal Article applying to the formation of Government that makes a mention of Cabinet with the Prime Minister at its head. Under Article 58(2) it does talk of a Caretaker Cabinet and a Caretaker Cabinet has not been defined anywhere in the Constitution. So, probably this is one of the points which require elaboration.

Mr. Hasan A. Shaikh : My submission would be Sir, 'Caretaker Cabinet', that word has been used in 48(5). You see Sir, the word 'Cabinet' has been defined.

Mr. Chairman : The Cabinet qualified by the word 'Caretaker' which Mr. Tariq Chaudhry is calling 'undertaker'.

Mr. Hasan A. Shaikh : Sir, 'Cabinet', is defined. Now, the only question is that Caretaker Cabinet could be different from the Cabinet as defined in the Constitution.

Mr. Chairman : That is right.

Mr. Hasan A. Shaikh : There is no other interpretation given to the Cabinet in the Constitution. So, therefore, Article 91 will have to be pressed into service to decide as to what is a Caretaker Cabinet. It will be the same thing. Now, 'Caretaker' you see Sir, what does the Constitution envisage? There may be a time when Prime Minister loses confidence of the majority of the National Assembly then he is sacked and a Caretaker Cabinet is appointed. But there is no such thing that Caretaker Cabinet has to be. When the President dissolves a National Assembly he shall in his discretion first appoint a date, and he has failed in that. He has not exercised the power that he had in his discretion.

Mr. Chairman : You had made that point already, I think.

Mr. Hasan A. Shaikh : Yes. My submission is that so far as Caretaker Cabinet is concerned you cannot go beyond that interpretation of the word 'Cabinet'. The interpretation of 'Cabinet' as given by the Constitution has to be accepted. So, therefore, Article 91 has to be pressed into service in order to read what a Caretaker Cabinet is. There shall be a Cabinet of Ministers with Prime Minister at its head to aid and advise the President in the exercise of his functions. Now, the present Caretaker Cabinet has to be read along with Article 91. Otherwise in Article 91 the word should have been something else, not 'Cabinet'. If the word was something else and not the 'Cabinet' then what is being suggested is that Caretaker Cabinet is not something different from the Cabinet. That interpretation could have been possible, but I don't think Sir, that interpretation is possible. And the same words are used in the Provincial case also. There also the word 'Caretaker Cabinet' is there. Not only in the Central or Federal Government but even in the Provinces that word is there.

Sir, if Article 94 envisages continuity, that gives certain powers—

Article 94—"The President may ask the Prime Minister to continue to hold office until his successor enters upon the office of Prime Minister."

[Mr. Hasan A. Shaikh]

Therefore, if you read Article 94, Article 48(5), Article 91, then you will probably come to the conclusion or at least I will be able to advance this argument that this Constitution does not envisage a situation in which Pakistan can be without a Prime Minister. Even if the Prime Minister is dead, immediately a Prime Minister would have to be appointed. The king is dead. Long live the king. That is what they say in England. And I think here also the Prime Minister is a continuous process, Prime Minister must continue. And what a ridiculous thing for Pakistan.....

Mr. Chairman : I think, the point is made, it is no use stressing it further. I think it would save time.

Mr. Hasan A. Shaikh : No, I will only say this Sir, that the Prime Minister goes to China, enters upon some discussion, takes certain decisions, the Prime Minister goes to Manila, takes some decisions, comes to Pakistan and before he enters the Prime Minister's House, the order of dissolution is passed and he is dismissed. What would the whole world must have said about us ? This is Pakistan, an uncivilised country ? I feel ashamed to use that word because it means I am living in an uncivilised country but yes, I have been reduced to that position. I took part in the Pakistan Movement. I addressed the Muslim League Council in Bombay at Qaisarbagh on the question of direct action. I represented Bombay then, in 1945. Today, I find that in the Pakistan that I envisaged, the Quaid-i-Azam envisaged, the Mather-i-Millat envisaged, there every now and then the question arises as to whose sword is higher and how it can be used. This is unfortunate. We are not in a position to show our faces to the whole world. I went to United States Sir, to plead for restoration of Pakistan's aid and the Senators who met us, they told us, "we are very happy that from a democratic country Senators and the Members of the National Assembly have come to plead their case. Right or wrong we will decide but we did not want to discuss with your officers, with your Ambassador as to what we should do. We want to discuss with you." We were so candid, so frank, we told them. I said, "your assistance to Israel, your support to Israel right or wrong has created problems for us." They did not say anything against it. All they did was ultimately they restored the aid but that is because they believed in democracy, we believed in democracy and we spoke against them. We said so many things against the United States but they or some of them accepted that and then ultimately they told us that they wanted we people, *i.e.* the Parliament Members to come there to talk with them. Can you send parliamentary Members now ? With what face can we send parliamentary Members when we have dismissed majority of the Members ? Except the Senate, all the Members have been dismissed. So, at least for the purpose of prestige of this country, for the purpose of Quaid-i-Azam who envisaged the establishment of Pakistan as a democratic set up and whose name you have enshrined in your Objectives Resolution and his demand for democracy as enshrined in the Objectives Resolution, at least for that sake you should have respected democracy. Now, if you had to dismiss the National Assembly you should have sent a Message to the National Assembly and given them an opportunity. The smallest thing that you can do is to give an opportunity of being heard *i.e.* give them a Message, tell them that this is some thing that you have done and then you can think of some action. Whether you still have been justified or not, that is a different thing. But it is most arbitrary, most unjustifiable and in fact it is some thing which cannot even be accepted by the ordinary folks in this country as well as in the world where they understand

the name 'democracy'. I do not know if there are some people who will support this action but I am one of those who oppose this action whole-heartedly from the bottom of their heart.

Mr. Wasim Sajjad : Point of order, Sir. We should be very clear. The question is not supporting or opposing an action. The question is whether the privilege motion is admissible or not?

Mr. Chairman : Yes, the question is whether the three privilege motions are admissible or not?

Mr. Hasan A. Shaikh : My learned friend may not rush up. He has justified his presence there because you had once upon a time been sitting there in those (back) benches, then came here, then got stuck to it and are remaining there. So, I congratulate you that you have talent to continue whatever may be the season. You have talent to continue. I congratulate you.

جناب چیئرمین : تلک الایام نداولہا بین الناس

Maulana Samiul Haq would translate it for you. Any way, please try to finish.

مولانا سمیع الحق : یہاں عالم صرف انگریزی جاننے والوں کو سمجھتے ہیں۔

جناب وسیم سجاد : میں پھر درخواست کروں گا کہ وہ صرف ایڈمسیبلٹی پر بات کریں تاکہ میں اس کا جواب دے سکوں۔ ذاتی بات تو ہوتی رہتی ہے وہ گالیاں بھی دے سکتے ہیں، میں اس کا جواب نہیں دے سکتا۔ وہ ایڈمسیبلٹی پر بات کریں تاکہ میں جواب دے سکوں۔

Mr. Hasan A. Shaikh : I, Sir, most humbly apologise to my friend if he thinks I have done any thing like 'گالی' or suggested any thing like 'گالی' because I do not mean to insult him. He is a good friend of mine. He has been smiling at me every time he meets me. I do not want to say any thing against him.

Any way, Sir, the three motions that have been tabled before you are according to the Constitution, according to the Rules of Procedure and involve breach of privilege of Members as well as this House. This House has been rendered ineffective by an action which is unjustifiable, arbitrary and wholly wrong.

Thank you, Sir.

Mr. Chairman : Who else would like to take the floor.

Mr. Shad Muhammad Khan : Mr. Chairman, Sir.

Mr. Chairman : Yes please.

جناب شاد محمد خان : جناب والا ! اپوزیشن والے جو سابقہ حکومت کو بدنام کرنے میں پیش پیش تھے ، جسے وہ کمزور حکومت جانتے ہوئے بدنام کر رہے تھے ، آج وہ اس کی سرپرستی میں سامنے آئے ہوئے ہیں ، مجھے بڑی خوشی ہے ۔ اس کے ساتھ ساتھ جناب والا ! اگر حقائق پر نظر ڈالی جائے تو آٹھویں امنڈمنٹ میں جو غلطی ہم سے ہوئی ، جسے اب ہم غلطی کہہ رہے ہیں ، سوچنے سمجھنے کے بعد جو بات ہم نے اجاگر کی ، اس پر عمل کیا اور پھر اختیارات دیئے ۔ اس پر آج پشیمان نظر آتے ہیں ۔ جہاں تک پہلی مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کا تعلق ہے جب یہ ہوئی ، اس میں یہ واضح طور پر کہا گیا کہ جمہوری طریقے پر یہ بات غلط ہے ، لیکن آئینی اختیار صدر مملکت کو حاصل ہے کہ وہ آئینی اختیارات استعمال کرتے ہوئے ، یہ ایکشن لے سکتے تھے ۔ اس کے بعد یہ فیصلہ بھی وہاں ہوا کہ جو شخص بھی اس نگران حکومت میں شامل ہونا چاہتا ہے وہ ہو سکتا ہے ۔

جناب محمد طارق چوہدری : پوائنٹ آف آرڈر ۔

جناب چیئرمین : جی فرمائیے ۔

جناب محمد طارق چوہدری : جناب ! میرے فاضل دوست نے لفظ "پشیمانی" کا استعمال کیا ہے ، کیا یہ تہہ دل سے واقعتاً پشیمان ہیں ۔۔؟

جناب چیئرمین : میرے خیال میں یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے ۔

جناب شاد محمد خان : جناب والا ! اس کے بعد اس بات کی بھی اجازت دی گئی کہ اپنی صوابدید پر جو شخص اس نگران حکومت میں شامل ہو سکتا ہے ، اسے اجازت ہے ۔ لیکن وہ بحیثیت مسلم لیگی کے شامل نہیں ہو سکتا یہ فیصلہ بھی وہاں کیا گیا کہ اب اس وطن کو بچانے کی فکر ہونی چاہیئے ۔ اس

بات کو Controversial بنانے میں کوئی فائدہ نہیں ہے۔ کوئی افہام وتفہیم کی راہ نکالنی چاہیئے تاکہ یہ پاکستان کی خالق جماعت ٹکڑے ٹکڑے ہونے سے بچ جائے اور ہم ایک ایسی ڈگر پر چلیں جس سے ہمارا مطلب بھی پورا ہو اور یہ ملک بھی انتشار سے بچ جائے، تباہی اور بربادی سے دوچار نہ ہو لہٰذا میں اکابرین سے یہ درخواست کروں گا کہ زوردار تقاریر کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ کوئی ایسی راہ نکالیں جس سے کہ افہام وتفہیم سے یہ وطن بچ جائے، انتشار پیدا نہ ہو اور الیکشن بروقت ہو جائیں۔ اس میں ہم سب کی بھلائی ہوگی، ہمیں اب سر جوڑ کر بیٹھنا چاہیئے۔ اعتراضات اٹھا کر اخبارات کی زینت بننے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ لہٰذا ہم نے آٹھویں ترمیم میں جو اختیار صدر کو دیا ہے اس کے مطابق الیکشن ہوا ہے، اس کی تائید بھی ہم کرتے ہیں اور اس کی تردید بھی ہم کرتے ہیں لہٰذا جناب والا! سر جوڑ کر ہمیں اس اس وطن کی فکر کرنی چاہیئے۔ شکریہ!

جناب چیئرمین: آپ نے یہ ارشاد نہیں فرمایا کہ یہ تین تحاریک استحقاق آپ کے خیال میں ایڈمسیبل ہیں یا ایڈمسیبل نہیں ہیں۔

جناب شاد محمد خان: ایڈمسیبل ہونا، یا نہ ہونا، دوسری بات ہے، اس کے بارے میں آپ ہی رولنگ دیں گے۔ یہ آپ سوچیں۔

Mr. Chairman : Who else would like to speak ?

نواب زادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی: جناب والا! میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔

Mr. Chairman : Yes please.

(Pause)

Mr. Chairman : Just one minute. Half an hour usually we devote to consideration of adjournment motions. If you want to take up the adjournment motions today then, of course, this would be the time to stop. We take up adjournment motions and then leave the rest of the time for the discussion of the motion that we had admitted.

نواب زادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی : ٹھیک ہے، اسے پرسوں پر رکھتے ہیں۔

جناب وسیم سجاد : میرے خیال میں جناب اگر اس کو آج ختم کر لیا جائے .....

Mr. Chairman : I do not know how many people are going to speak.

جناب وسیم سجاد : جناب والا! ابھی نام لے لیں so that we know..

جناب چیئرمین : (اس موقع پر جناب اخونزادہ بہرور سعید اور خواجہ محمود احمد منٹو کھڑے ہوئے) آپ بولیں گے .....

نوابزادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی : ٹائم دے دیجیئے کوئی حرج نہیں۔

جناب وسیم سجاد : جناب چیئرمین! صرف دو صاحبان بولنا چاہتے ہے۔

نواب زادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی : دو نہیں، ساری مسلم لیگ بیٹھی ہوئی ہے۔

ایک معزز رکن : میں بھی بولنا چاہتا ہوں۔

جناب وسیم سجاد : جناب تین ہو گئے ہیں۔

Mr. Javed Jabbar : Sir, movers have a right to reply also.

Mr. Chairman : Movers have a right to reply. I think I will have to request you (Justice Minister) to wind up the debate. I had, in fact, yesterday asked the Attorney-General also because so many constitutional issues have been raised.

Prof. Khurshid Ahmed : The Attorney-General is not here.

Mr. Chairman : He told me that he would be in Karachi but if the debate is not going to finish today then he would make himself available on Thursday.

Yes Nawabzada Jahangir Shah Jogezai.

نوابزادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی : آعوذ باللہ من الشیطن الرّجیم ہ بسم اللہ الرّحمن الرّحیم ہ شکریہ ! جناب چیئرمین صاحب ، سوال صرف ممبروں کے استحقاق کا نہیں ہے بلکہ یہ استحقاق اس قوم کا ہے اور اس ملک کا ہے ۔ کیا ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ اس ملک کو توڑنا ہے یا اس ملک کو جوڑنا ہے ۔ اس کو مضبوط کرنا ہے ۔ اس کو متحد کرنا ہے ، آپ چالیس سالہ تاریخ پر ذرا نظر ڈالیئے ـــــ پاکستان بنا ۔ اس میں ایسٹ پاکستان ہم سے ہزار میل دور تھا لیکن ہمارے دلوں کے درمیاں فاصلے نہیں تھے اس لیئے ہم اس فاصلے کو فاصلے نہیں سمجھتے تھے ۔ سلہٹ میں ووٹ پڑنے ہیں ، ریفرنڈم ہوتا ہے ، جس کے نتیجے میں وہ پاکستان کے ساتھ ، ہزار میل دور ہونے کے باوجود ناتا جوڑتے ہیں لیکن پھر وہ وقت آتا ہے جب یہ حصہ ہم سے دور ہو جاتا ہے ، اپنے دشمن سے ہی مدد مانگتا ہے ، ہندوستان سامنے آتا ہے ۔ ہمارے ایک لاکھ آدمی قیدی بنتے ہیں ۔ اس پر ہمارے ملک میں چپکے چپکے آنسو تو بہائے گئے مگر کھل کر اظہار نہیں کیا ۔ جس نظام کے تحت ہم نے پاکستان بنایا ، جس طرح تنکا تنکا اکٹھا کر کے پاکستان بنایا ۔ اسے منتشر کر دیا گیا ۔ آج وہ شخص جس نے اسے منتشر کیا ہے وہ کٹہرے میں آجائے ، پبلک کٹہرے میں کھڑا ہو جائے ، ہمیں ثبوت دے ، اور وجہ بیان کرے کہ اس نے اس طرح کی کیوں غلطیاں کی تھیں جس کے تحت ملک کے ٹکڑے ہو گئے ۔ شاید ہم اس بات کے عادی ہو چکے ہیں کہ ملک ٹکڑے ہو جائے لیکن کرسی نہ جائے اور ہمارے درمیان میں ایک ایسا طبقہ پیدا ہو چکا ہے جو ایسا ہے کہ جب کوئی جنج جاتی ہے وہ ہر جنج کے ساتھ ڈھول

[Nawabzada Jehangir Shah Jogezai]

بجاتا ہے، جب وہ جنگ ختم ہو جاتی ہے تو پھر کسی اور جنگ کی ورک لگاتا ہے اور اسی طرح سے اپنا وقت گزارتا ہے۔ ملک کو متحد کرنے کا ایک واحد ذریعہ سیاسی پارٹی ہوتی ہے اور سیاسی پارٹی کی ذمہ داری یہ ہوتی ہے کہ وہ لوگوں میں شعور پیدا کرے اور اس میں ایسا کردار اور اس قسم کی جرائت اور ہمت پیدا کرے کہ وہ گولی کا سامنا بھی کر سکے۔ لیکن اپنی قوم کی بدنامی اور سرنگوں کو کبھی قبول نہ کرے لیکن ہم اس کے عادی ہو چکے ہیں۔ ہم پر آج اگر ہندوستان چڑھائی کر کے آجائے تو ہم ہار اٹھا کر اس کے استقبال کو جائیں گے اگر کوئی کیمونسٹ ملک آجائے تو اس کے لئے بھی میں کہتا ہوں کہ ہمیں ایسا نہیں کرنا چاہیئے ہمیں تجزیہ کرنا چاہیئے، تاریخ کو دیکھنا چاہیئے اور ایک ایک آدمی کا محاسبہ کرنا چاہیئے کہ اس نے اس ملک کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے اور اس جرم کی پاداش میں ہم اس کو کیا سزا دے سکتے ہیں۔ لیکن ہم بجائے اس کو سزا دینے کے سینے سے لگا رہے ہیں اس کی تعریف کرتے ہیں۔ ہم کو کیا ہو گیا، ہماری غیرت کہاں گئی؟ ہماری محبت وطن کہاں چلی گئی؟ ان کو ہمارے دلوں سے نکالنے کا کون ذمہ دار ہے، کوئی رسم و رواج بھی نہیں رہا نہ آخرت کا نہ دنیا کا، یہ کیا ہوا، میں نے اس ایوان میں یہ کہا تھا کہ صدر صاحب کی باقی باتوں کو چھوڑو۔ لیکن اس کی چند باتیں ایسی ہیں جن کی میں قدر کرتا ہوں مگر ملک کی قیمت پر نہیں۔ میں ملک اور اسلام کے لئے خدا کی قسم اول گولی کھانے کو تیار ہوں، کوئی ساتھ دے یا نہ دے۔ یہ بھی سب گواہ ہیں جب مسلم لیگ کا پہلا اجلاس کوئٹہ میں ہوا۔ میں نے جونیجو صاحب کو کہا کہ اصولاً ہم آزاد آئے ہیں، ہم کو آزاد رہنا چاہیئے۔ آپ اسلامی نظام کو قائم کریں، آپ کا حکم تمام لوگوں کے اوپر واجب

ہوگا۔ یہ سید عباس شاہ گواہ ہے۔ آپ اسلامی نظام نہیں لا رہے۔ میں نے اس کاغذ پر لکھ دیا ہے کہ میں آپ کے ساتھ سیاسی طور ہوں لیکن اگر کوئی چیز شریعت کے خلاف ہوئی تو آپ کے ساتھ نہیں ہوں گا۔ ہم کبھی ایسے حالات پیدا نہیں کرنا چاہتے کہ بہانہ بنا کر یہاں پھر مارشل لاء لگا دیا جائے پھر کوئی arbitrary action ہو۔

ہمارا استحقاق کیسے مجروح نہیں ہوا۔ قوم کا استحقاق کیسے مجروح نہیں ہوا۔؟ ہماری ایک ٹانگ اور ہاتھ کاٹ کر کہتے ہو کہ تمہیں کچھ نہیں ہوا۔ یہ کیسے ممکن ہے، ہم کیسے آگے جا سکتے ہیں۔ اس سے زیادہ استحقاق اور کیا ہو سکتا ہے بلکہ یہ تو censure ہے۔ چلو ہم یہ کہتے ہیں کہ صدر صاحب بڑے ایماندار ہیں، اس نے بڑی خدمت کی ہے۔ میں اس خدمت کا جو 77ء کے حالات میں کی گئی ذکر نہیں کرتا۔ لیکن اب حالات ویسے نہیں تھے۔ پھر یہ کہا گیا کہ کسی نے آواز نہیں اٹھائی۔ میں نے خود وزیر اعظم سے کہا تھا کہ دیکھو آپ نے مجھ کو ٹکٹ دیا ہے اصولاً آپ کے حکم کے مطابق میں استعفیٰ دے سکتا ہوں لیکن چونکہ مسلم لیگ کی پالیسی پاکستان بننے سے آج تک ایک ہی ہے جس کا ذکر تاریخ میں ہے۔ یہ اس ماں کی طرح ہے کہ ایک بچے پر دو عورتیں لڑ رہی تھی کہ ایک کہہ رہی تھی کہ میرا بچہ ہے جبکہ دوسری کہہ رہی تھی کہ میرا ہے۔ کیس بادشاہ کے پاس چلا گیا۔ دونوں نے اپنے اپنے دلائل دیئے۔ آخر کار بادشاہ عقلمند تھا اس نے کہا کہ تم نہیں مانتی ہو تو میں بچے کے دو ٹکڑے کرتا ہوں۔ آدھا آدھا دونوں لے لو۔ جو حقیقی ماں تھی اس نے رو کر کہا کہ ٹکڑے نہ کرو اسی کو دے دو۔ تو اس پر بادشاہ نے سمجھ لیا کہ بس اصل ماں یہی ہے۔ اسی طرح ہماری بے شک پالیسی

[Nawabzada Jehangir Shah Jogezai]

یہی ہے اور ہم کبھی انتشار پیدا نہیں کرتے۔ اگر آپ گلی کوچوں میں نکل آنے کو طاقت کہتے ہیں تو یہ کوئی بات ہی نہیں ہے اور نہ اس سے کوئی فائدہ ہو سکتا ہے۔

یہ ہمارا ملک ہے جس کو ہم نے بنایا ہے۔ میں وہ شخص ہوں کہ سرکاری ملازمت میں ہوتے ہوئے اپنے والد کو عبدالصمد خان کے مقابلے میں لایا۔ میں وہ شخص ہوں کہ مجھے ہارڈ ٹریننگ کے لئے بلایا گیا لیکن میں نے علی الاعلان ریفرنڈم میں حصّہ لیا۔ میرے پاس وہ کاغذات ابھی تک موجود ہیں کہ جن پر میری explanation call ہوئی۔ اب میں کیوں خوشامد کروں، مجھے کس چیز کی ضرورت ہے۔ جب کہ میرے سامنے خدا اور اس کا رسول ہے، قوم ہے اور اس ملک کے قیام کی ہم نے اس لئے تائید کی کہ یہاں پر اسلامی قانون ہوگا، اسلامی نظام ہوگا اور یہ فلاحی مملکت ہو گی۔ یہاں پر شخصی حکومت نہیں ہو گی، اگر میرے والد کی بھی شخصی حکومت ہوتی تو میں اسے نہ مانتا۔ کل کا اخبار میں نے دیکھا تو کیبنٹ میں ایک منسٹر صاحب نے صدر کو کہا ہے کہ آپ مسلم لیگ کے صدر بن جائیں۔ کیا یہ مسلم لیگ بیوہ ہے کہ ہر ایک اسی سے نکاح کرتا پھرے۔ جو بھی آتا ہے، جو ملک کا صدر بنتا ہے وہ اس کا صدر بنے، یہ کیا معاملہ ہے؟ ہمارے بلوچستان میں ایک دستور ہے جہاں پانچ قبائل ہیں۔ جوگیزئی ہے، مری، بگٹی، کھیتران، بلوچ ہیں۔ باقی سردار ہیں۔ ہم جب دستار بندی کرتے ہیں تو دو یا تین سو سال پرانی ایک تلوار، ایک خنجر پیش کرتے ہیں اور چغہ پہناتے ہیں، پھر لوگ پٹکے پہناتے ہیں۔ اب مسلم لیگ بھی ایک وہ پٹکا بن گئی، جو بھی آئے اس کے سر پر باندھو۔ بابا اگر آپ مسلم لیگ کو مانتے ہیں

تو اس میں طاقت اور اختیار پیدا کرو ، اور اس کو اس قابل بناؤ کہ وہ لوگوں میں شعور پیدا کر سکے اور ان کا کردار مضبوط بنا سکے۔ مسلم لیگ کو صرف ناچنے کے لیئے نہ بناؤ۔ ہم نے اس وقت جو بھی کام کیا ہے وہ اس ملک کو توڑنے کے لیئے کیا ہے۔

بلوچستان میں ہم اور بلوچ ایک ملک میں رہتے تھے، ہمارا شاہی جرگہ تھا۔ ہمارے درمیان میں قانون کا رواج تھا۔ ہم ایک دوسرے کی عزت کرتے تھے، ان کو لڑوانے کے لیئے خان آف قلات نے جو فیصلہ کیا کہ ۵۰ فیصد بلوچ کے حقوق ہیں، ۴۰ فیصد پٹھان ، ۱۰ فیصد جو دوسرے ہیں چاہے نوکری ہو فنڈز یا وظیفہ ہو۔ واقعتاً انہوں نے ڈویژن بنانے شروع کیئے۔ مکران، سبّی وغیرہ ڈویژن بنائے گئے۔ اب تقسیم حقوق شروع ہوگئی۔ پٹھانوں کو چوتھا حصّہ مل گیا۔ ۴۰ فیصد کے بجائے اب پٹھانوں کو بلوچوں کے ساتھ لڑانے کی بات چل نکلی ہے، یہ regionalism آپ نے پیدا کرکے ظلم کیا ہے۔ تقسیم کے وقت میں نے خان قلات کے بھائی کو سرعام گالیاں دیں جس کی ساری دنیا گواہ ہے کہ آؤ پٹھان اور ہم ملکر کنفیڈریشن بنالیں۔ کیوں ہم کو اس کے لیئے مجبور کر رہے ہو۔ ہم ہندوستان میں نہیں جائیں گے۔ بہرحال میری جو نظر ہے ان طاقتوں پر ہے جو اس ملک میں انتشار لانا چاہتی ہیں وہ تین چار تنظیمیں ہیں، K.G.B. ہے ، C.I.A. ہے RAW ہے اور ہیں اور اب ان کا طریقۂ واردات کیا ہے ؟ ۱۹۵۷ء میں بلکانن جب کابل میں چار یا پانچ دن رہے ہیں، آپ لوگوں کو علم ہے فیصلہ یہ ہوا تھا کہ دریائے سندھ سے اس طرف انڈیا ، اِس طرف افغانستان اب حالات کو خراب کرنے کے لیئے یہ کہا کہ پاکستان میں مختلف قومیتوں کو جنم دیا جائے۔ اس طرح سے لوگوں میں انتشار پیدا کیا

[Nawabzada Jehangir Shah Jogezai]

جائے۔ پھر کمیونسٹ طریقے کی واردات فزیکل پالیسی پر اس طرح اثر انداز ہوتی ہے کہ نیشنلائیزیشن کی جائے اور اتنے ٹیکسز لگا دو کہ جس سے لوگوں میں گرانی بڑھ جائے اور لوگ غیر مطمئن ہو جائیں۔ وہ یہ کوشش کرتے ہیں۔ اسرائیل کے ساتھ پاکستان میں نئے پیغمبر کا جو گروہ ہے اس کی ایک زبردست لابی ہے۔ وہ یہ کوشش کرتے ہیں کہ اس ملک میں اسلام نہ آئے۔ وہ اسلام کے نام پر ایسے لوگوں کو ہاتھ میں لیتا ہے۔ وہ یہ کہتا ہے کہ اسلام کی فلاحی مملکت اسی طرح ہے جیسے جرمنی میں ہے، سکنڈے نیویا میں ہے۔ کے، جی، بی کا یہ خیال ہوتا ہے کہ یہاں پٹھان، بلوچ، پنجابی وغیرہ ہوں اور امریکہ جیسے بڑے ملکوں کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ جتنے قرضے دیئے ہیں یہ بڑھ جائیں۔ مجھے یاد ہے ۱۹۴۹ء میں، میں اے، پی، اے تھا۔ نواب زادہ لیاقت علی خان نے گلگت کی ایک بڑی گراؤنڈ میں تقریر کی۔ تقریر کے آخر میں انہوں نے کہا There can be no devaluation. میرے ساتھ ایک غیر ملکی بیٹھا ہوا تھا وہ ایک دم کہتا ہے۔ How it is possible ہمارے ہاں چار پانچ چیزیں ہیں۔ سن ہے، چائے ہے، کاٹن ہے، اون اور کھالیں ہیں۔ ان میں competition نہیں ہے تو devaluation کس بات کے لیے ہو۔

کسی نے آج تک یہ نہیں پوچھا کہ کشمیر کی جنگ کیوں کرائی گئی۔ ۶۵ء تک ہم آگے جا رہے تھے۔ لیکن ایک دم بریک لگ گئی۔ بھٹو کی حکومت آئی تو اس نے نیشنلائیزیشن کر دی۔ بتائیے اس نیشنلائیزیشن سے ہمیں کیا فائدہ ہوا۔ پھر مارشل لاء آگیا۔ اس لیے کہ وہ بھٹو کو لے جانے میں خوش تھے لیکن مارشل لاء نے بھی کچھ نہیں کیا۔ ایک کارخانے پر آپ کروڑہا روپیہ ادا کرتے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ کوئی ملک بغیر کسی انڈسٹری اور ٹیکنالوجی

کے طاقت نہیں پکڑ سکتا۔ آپ کے رولز یہ ہیں کہ کوئی کارخانہ نہ لگنے دیں۔ وہ کارخانہ یا تو رشوت سے چلتا ہے یا سفارش سے چلتا ہے۔ اس لیے آپ نے اپنے آپ کو ترقی نہ دینے کی قسم کھائی ہوئی ہے۔ ۱۹۴۲ء میں ہم نے Special Training کی تھی جس وقت سٹالن گراڈ پر حملہ ہوا تھا۔ ہمیں پتہ ہے کہ espionage کہاں سے اور کیسے کرتے ہیں۔ کس طرح وہ نفوذ کرتے ہیں اور ایڈمنسٹریشن میں کیسے نفوذ کرتے ہیں، ایجوکیشن میں کیسے نفوذ کرتے ہیں اور مالیات میں کیسے نفوذ کرتے ہیں۔ یہ تمام چیزیں ہمیں اس کے ایکشن سے معلوم ہوتی ہیں، وہ پاؤں اٹھاتا ہے تو ہمیں پتہ لگ جاتا ہے۔

جناب عالی! باتیں لمبی ہیں۔ تاریخ ہمارے سامنے ہے۔ غلطیاں ہمارے سامنے ہیں۔ ہم کو چاہیئے کہ ہم اپنی تاریخ کا جائزہ لیں۔ تجزیہ کریں، لوگوں کو بتائیں، لوگوں کو سمجھائیں کہ کارخانے کیوں لئے گئے تھے اور ان کے ساتھ کیا گیا ہے، ہم خاموش ہیں۔ دوسرا آدمی کہتا ہے کہ جی یہ مزدور ہیں۔ مزدوروں کو خوش کرنے کے اور بھی طریقے ہو سکتے ہیں جس سے مزدور بھی خوش ہو سکتا ہے اور پروڈکشن بھی ہو سکتی ہے۔ اس پر غور کریں۔ اب بیوروکریٹک ذہن کو دیکھیں۔ ہر چیز کا ایک مزاج ہوتا ہے ایک inclination ہوتی ہے۔ آپ کبھی تصور کر سکتے ہیں کہ ایک جنرل ایک اچھا سیاستدان بن سکتا ہے۔ دنیا میں ایسا کہاں ہوا ہے؟ ایک ایسا سیاستدان جو گلی، گاؤں اور شہروں میں نامانوس ہو یہاں سے صرف وہ ٹی وی پر آکر کیسے لیڈر بن سکتا ہے۔ وہ لوگوں کو کیا سوچ دے سکتا ہے۔ سوچ تو اس وقت بنتی ہے جب وہ بچپن سے کام شروع کرے۔

<u>جناب چیئرمین</u> : نواب زادہ صاحب ان کی طرف آئیں جو تحریک ہے۔

نواب زادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی: میں اسی طرف آرہا ہوں۔ میں کہتا ہوں ان سب باتوں کے باوجود بھی استحقاق اس کو کہتے ہیں کہ ہمارے ملک کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ جو پارلیمنٹ بنی تھی اسے چلنا تھا۔ جیسا کہ ہمارے لوگوں نے کہا ہے کہ صدر صاحب یہ کام کر سکتے ہیں۔ مجھے خود پریشانی ہے، آپ کو بھی خود پتہ ہے۔ اب انہوں نے اپنے اختیارات استعمال کئے ہیں۔ چلو کر لیئے۔ اب دوسرا مرحلہ یہ ہے کہ وہ الیکشن کرا دیں۔ الیکشن میں ہم عوام کے سامنے جائیں گے۔ اگر ہمارا قصور ہوا تو وہ ہمیں ووٹ نہیں دیں گے، صدر صاحب نے جو کچھ کیا ہے، ٹھیک کیا ہے اب ہم صرف یہ چاہتے ہیں کہ کم از کم الیکشن کے بارے میں جو غلط فہمیاں لوگوں میں پیدا ہو رہی ہیں ان کو تو دور کیا جائے۔ اس کے علاوہ عام طور پر لوگ یہ کہتے ہیں کہ صدر صاحب نے اپنے آپ کو جاری رکھنے کے لیئے یہ فیصلہ کیا ہے۔ بری بات ہے۔ بہت بری بات ہے کہ لوگوں کے ذہن میں یہ بات آجائے۔ میرا خود اپنا ذہن کہتا تھا کہ جنرل صاحب کو اگر پانچ سال اور دے دیں۔ بلکہ میں یہ عرض کروں گا کہ جنرل صاحب ہوں گے تو مزید مارشل لاء نہیں آئے گا۔ جنرل صاحب کو یقین دلاتے کہ انہیں دس سال اور رکھا جائے گا۔ اس طرح مارشل لاء تو نہیں آئے گا۔ آپ رہیں۔ ہمارے سر آنکھوں پر بیٹھیں لیکن جمہوریت کی گاڑی تو چلنے دیں۔ اس لیئے جنہوں نے یہ تحریک پیش کی ہے میں سمجھتا ہوں کہ وہ حق پر ہیں۔ میں ان کی تائید کرتا ہوں ساتھ ہی میں یہ کہتا ہوں کہ قوم کی مجموعی حالت دیکھ کر ہمیں ایسا کام نہیں کرنا چاہیئے۔ میں نے صدر صاحب کو خود کہا تھا کہ کبھی انسان اپنے کام کے لیے آتا ہے، کبھی سیاست کے لیئے آتا ہے، یہ حکومت کی بات ہے۔ لیکن ہم تو ملک کے لیئے آئے ہیں ہمیں

کوئی بدنامی نہیں لینی چاہیئے ۔ دوسرے صدر صاحب اپنا وعدہ پورا کریں ۔ الیکشن کرادیں ۔ جو بھی آتا ہے آجائے ۔ پیپلز پارٹی آتی ہے ۔ آجائے ۔ جس نے اچھا کام کیا ہے وہ آجائے ۔ اس طرح ملک تقسیم سے بچ جائے گا ۔ ساری خرابیاں ٹھیک ہو جائیں گی ۔ میں یہ نہیں کہتا کہ جونیجو صاحب ہی آئیں ۔ صدر صاحب کی میں عزت کرتا ہوں ۔ لیکن جو کارروائی ہوئی ہے وہ غلط ہوئی ہے ۔ میں اس کی تائید نہیں کرتا ۔

جناب چیئرمین : شکریہ ! جناب منٹو صاحب ۔

خواجہ محمود احمد منٹو : جناب چیئرمین صاحب ۔ اس ملک کی انتہائی درجے کی بدقسمتی ڈکٹیٹر شپ کا آجانا ہے یعنی جمہوریت کو چھوڑ کر آمریت کی طرف آجانا ہے ۔ جس دن سے یہ منحوس آمریت یہاں اس ملک میں آئی ہے اس ملک کا کوئی ٹھکانہ نہیں رہا ۔ یہی بات آپ کو گواہ کرکے میں کہتا ہوں کہ ان دنوں جب شوریٰ کی مجلس قائم ہوئی تھی میں نے اور ہمارے بہت سارے دوستوں نے یہ کہا تھا کہ آمریت جمہوریت کا کوئی بدل نہیں ہو سکتی ۔ لیکن اس بات کی کوئی شنوائی نہیں ہوئی ۔ ہمارے بعض دوست اپنی اپنی پارٹیاں لیئے بیٹھے ہیں اور وہ چاہتے تھے کہ کسی طریقے سے مسلم لیگ کو بدنام کر دیا جائے ، مسلم لیگ کو اس ملک سے بے دخل کر دیا جائے ۔ باقی جو آتا ہے آجائے ۔ وہ جانتے تھے کہ وہ نہیں آسکتے ۔ جانتے تھے کہ وہ صاحب اقتدار نہیں ہو سکتے تھے لیکن وہ یہ ضرور چاہتے تھے کہ مسلم لیگ کو کھرچ کھرچ کر لوگوں کے دل سے نکال دیا جائے ۔ اب ہم نے قائداعظم سے ایک بات سیکھی ہے ۔ ہم نے ایک بات اسلام سے سیکھی ہے ۔ میں اپنے خیال کے مطابق کہہ رہا ہوں یہ جو ہمارے علماء حضرات ہیں ، جو چاہیں اس کے متعلق کہیں ۔ لیکن اسلام کا طرز حکومت جمہوریت

[Khawaja Mehmood Ahmed Minto]

ہے اور کوئی طرز حکومت اسلام میں نہیں ہے اور یہی بات قائداعظم نے کہی تھی۔ ہم نے اس ملک میں قائداعظم کو اپنا لیڈر تسلیم کیا ہے، ہم اس کو بانی پاکستان کہتے ہیں اور مرتے دم تک یہی کہتے رہیں گے اور جو شخص ان کے کہنے کے مطابق بانی پاکستان کے کہنے کے خلاف جاتا ہے۔ نہ ہم اس کو مسلم لیگی سمجھ سکتے ہیں نہ ہم اس کو پاکستانی سمجھتے ہیں۔

۱۹۵۴ء یا ۱۹۵۶ء سے اس ملک کی بدقسمتی شروع ہو گئی جب پہلی دفعہ اس ملک میں جمہوریت کو ختم کیا گیا اور آمریت لائی گئی، اب بات یہ ہے کہ جمہوریت کے خلاف کچھ کہنا یا کوئی کارروائی کرنا غلط ہے جبکہ آپ چاہتے کہ جمہوریت کا نام بھی لیں۔ ہمارے موجودہ صدر محترم اب آمریت کی طرف نہیں جاتے، اپنے آپ کو آمر نہیں سمجھتے۔ وہ یہ کبھی نہیں کہتے، دعویٰ کرتے کہ میں آمر نہیں ہوں practical man ہوں، اور کہتے ہیں کہ میں جمہوریت کا فروغ چاہتا ہوں۔ ہم پوچھتے ہیں کہ جس جمہوریت کا فروغ اس ملک میں چاہتے ہو اس جمہوریت کی تعریف تو کرو اور اگر آپ یہ کہیں کہ یہ تمام ادارے یعنی نیشنل اسمبلی اور یہ تمام جو نیچے کی اسمبلیاں ہیں یہ سب کے سب کرپٹ ہیں اور بدمعاش ہیں اور انہوں نے بہت بہت خرابیاں پیدا کی ہیں اور ناقابل بیان حد تک خرابیاں پیدا کر دی ہیں تو آپ کیا کہہ رہے ہیں یہی کہ جمہوریت فیل ہو گئی، دوسرے الفاظ میں یہ کہہ رہے ہیں آپ کہ جمہوریت اس ملک میں ناکام ہو گئی ہے، اور جمہوریت آپ لانا چاہتے ہیں یا تو واشگاف الفاظ میں جناب صدر اور ان کے جو مشیر کار ہیں ان کے دوست ہیں، ان کے وزراء ہیں، ان کے نامزد کیے ہوئے لوگ ہیں، یہ کہیں کہ جمہوریت اس ملک میں فیل ہو گئی ہے، جمہوری اقدار چھوڑ دو، اب ایک اور طرز حکومت

ہم چاہتے ہیں، وہ لائیں ، اگر لوگ اس کو قبول کرتے ہیں تو کریں، اگر اس کو لوگ قبول نہیں کرتے ہیں تو ڈنڈے کے زور سے قبول کروالو لیکن واشگاف الفاظ میں اس کا اظہار ہو جانا چاہیئے ، آج تک جو ہم سمجھے ہیں وہ یہ کہ اس ملک میں صدر محترم ...... میں ان کی نیت پر بالکل شک نہیں کرتا ہوں، میں سمجھتا ہوں وہ اس معاملے میں دیانتدار ہیں اور اس معاملے میں انہوں نے کئی اچھی باتیں کی ہیں اور انہوں نے یہ کہا ہے کہ جمہوریت ٹھیک ہے۔ اگر واقعی انہوں نے یہ کہا ہے اور جیسا کہ میں یقین رکھتا ہوں کہ انہوں نے صحیح کہا ہے تو اس جمہوریت کو لانے کی کوشش کریں، یہ نہ کریں کہ جمہوریت کے ماننے والوں اور جمہوری طریقے سے آکر اسمبلیوں میں بیٹھنے والوں کے منہ پر سیاہی مل دی جائے اور تمام دنیا کو بتا دیا جائے کہ اس پاکستان کے اندر جمہوریت نہیں چلی اور نہ چل سکتی ہے اور یہ سب لوگ بے ایمان ہیں اور اگر یہ سب لوگ بے ایمان ہیں تو ہم کہاں لکیر کھینچیں گے اور جو لوگ بے ایمان ہیں یہ موجودہ وزراء حضرات مجھے معاف فرمائیں، یہ انہی لوگوں میں سے ہیں اور ان کے متعلق ابھی تک یہ نہیں کہا گیا کہ یہ بڑے دیانتدار ہیں، انہوں نے کوئی گڑبڑ نہیں کی اور اگر آج یہ سینٹ بیٹھی ہوئی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ محض اس لیئے ہے کہ کسی صاحب نے بڑا اچھا مشورہ صدر محترم کو دیا کہ بجائے اس کے کہ outright مارشل لاء لگا دیا جائے ، آپ یہ کہیں کہ ہم اس آئین کے تحت کام کر رہے ہیں اور اگر آپ آئین کے تحت کام کر رہے ہیں تو آپ مارشل لاء نہیں لائیں گے اور جب تک مارشل لاء نہیں لگائیں گے سینیٹ dissolve نہیں ہوسکتی اور یہ بات مشورے کے طور پر ان کو نہ بتائی جاتی تو شاید آج سینٹ بھی نہ ہوتی، سینٹ بھی اسی طریقے سے ختم ہوگئی ہوتی

[Khawaja Mehmood Ahmed Minto]

جس طریقے سے دوسری اسمبلیاں ختم ہوئی ہیں یہ ایک ایسی بات ہے کہ ان کی سمجھ میں آئی کہ نہیں آئین کو چلانا چاہیئے اور بڑی مبارک بات ہے کہ انہوں نے سمجھا کہ آئین کو alive رکھیں ، ہم کہتے کہ اللہ کرے کہ ایسے اچھے مشورے ان کو اور ملیں اور عقل سلیم ان کو اور ملے کہ آئین کو بحال رکھنا ہے۔ آئین کو بحال رکھنے کے لیئے انہوں نے نیم دلی سے کام لیا ہے ، یہ جو اسمبلیاں برخاست کی ہیں جو منسٹرز برخاست کیئے ہیں وہ آئین کے ماتحت کیئے ہیں ، جمہوریت کا جو آئین میں نچوڑ ہے اس کو ملیا میٹ کرنے کی کوشش کی ہے اور اگر یہ کی ہے تو ظاہر ہے کہ یہ معاملہ ایک پریویلج کا ہے ، پریویلج میرا نہیں ہے ، پریویلج جناب چیئرمین ! آپ کا نہیں یہ پریویلج پوری قوم کا ہے اور پوری سینیٹ کا ہے ، یہ پریویلج کا سوال ہے لیکن اب سوچنا یہ ہے کہ وہ بھی کہتے ہیں کہ ہم جمہوریت چاہتے ہیں ۔ Let us put the gentleman and his Musheers on trial. میں آپ کو اپنے خیال کے مطابق کہہ رہا ہوں کہ پریویلج موشن ہم یہاں سے پاس کر دیتے ہیں ، کہتے ہیں کہ ہو گیا پریویلج کا برتیج ، یہ بہت غلط ایکشن کیا ہے لیکن

What is the sum total of that? How are you going to change this Government, this form of Government that is being imposed on us ? Will it not continue? Are we not pushing him to adopt the extreme measure of bringing the Martial Law ?

اب ہم یہ کہیں کہ اسی چیز کا جس کے ماتحت جناب صدر صاحب نے یہ کام کیا ہے اس کی پہلی شرط ، جیسا کہ جو قانونی پوزیشن ہے میرے دوست جاوید جبار نے اور میرے دوست حسن شیخ صاحب نے نہایت واضح طور پر بیان کی ہے اور جو سیاسی طور پر باتیں کرنی تھیں وہ پروفیسر خورشید احمد صاحب نے لی ہیں ، میں ان کو دہرا کر وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا کہ سارا معاملہ دوبارہ پھر آپ کو ریفر کروں کہ آئین میں کیا لکھا ہوا ہے جسے

آپ خود بھی فرما چکے ہیں کہ Point has been made quite clear. ان کے ہوتے ہوئے میں یہ کہتا ہوں کہ آئیے اس پاکستان کے بنانے والے نے جس نے پاکستان کے لئے اپنی جان دے دی وہ شخص جانتا تھا کہ میرے پھیپھڑوں میں دیمک لگی ہوئی ہے اور لحظہ بہ لحظہ ، قدم بہ قدم، ایک ایک سیکنڈ میں مر رہا ہوں اپنی جان کی قربانی دے کر بھی یہ ملک ہم کو دلوایا ، اور اس نے کہا تھا کہ یہ جو ملک ہے یہ جمہوریت کے بل بوتے پر چلے گا اور اس میں حکومت جمہوری ہونی چاہیئے ، آج آپ یہ کیوں خیال کرتے ہیں کہ خدانخواستہ صدر صاحب نے یہ بات بددیانتی سے کہی ہے کہ جمہوری طرز حکومت ہونی چاہیئے، میں کہتا ہوں کہ نہیں انہوں نے بالکل ٹھیک کہا ہے اور وہ اس معاملے میں دیانتدار ہیں لیکن ہم اس دیانتداری کا اس عزم کا ذرا عملی مظاہرہ بھی دیکھنا چاہتے ہیں اور عملی مظاہرہ اس کا یہ ہے آئین کی جس دفعہ کے تحت انہوں نے یہ کیا ہے اس میں واضح ہے کہ ایسا عمل کرنے سے ...... اب ان وزیر صاحبان کی کیا حیثیت ہوگی کیا یہ کیبنٹ ہیں، کیبنٹ نہیں ہیں کیا کوئی وزیر اعظم ہے ، کوئی وزیر اعظم نہیں ہے ، اس سے ہمیں کوئی فائدہ نہیں پہنچتا ہم تو چاہتے ہیں کہ جلد از جلد جتنا ممکن ہو سکے جیسے آئین میں لکھا ہوا ہے نیا الیکشن کر دیا جائے۔ آج ہم کو سب سے زیادہ زور اسی بات پر دینا چاہیئے ہم جانتے ہیں کہ صدر صاحب نے بہت ہی دیانتداری سے بہت ہی حوصلے سے اور صحیح سمجھ کر اس بات کو کہا ہے کہ نیا الیکشن ہو جانا چاہیئے ۔ اب نئے الیکشن میں آپ ایسے لوگوں کو لانے

[Khawaja Mehmood Ahmed Minto]

کی کوشش کریں جو بجائے اس کے کہ ایک دوسرے کے ساتھ تنازعہ برپا رکھیں، صحیح جمہوری طرز فکر رکھتے ہوں، اگر ان لوگوں کو آپ لاتے ہیں تو جمہوریت کا بول بالا اس ملک میں ہو جائے گا، آمریت کو کاٹ دے گا۔

شاید آج چند لوگ میری یہ بات پسند نہیں کریں گے اگر میں کہہ دیتا ہوں کہ ہمارے موجودہ صدر صاحب اگر آئینی صدر بننے کے امیدوار ہوتے اور میرا کوئی ووٹ ہوتا تو میں ان کے حق میں دیتا، آج بھی وہ اگر آئینی صدر بن جائیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ۵ سال تو کیا ۱۰ سال کے لیئے بھی لوگ ان کو قبول کر لیں گے جو ان کے لئے بہت بہتر ہو گا۔ خیر میں تو ایک حقیر سا شخص ہوں میں ان کو یہ بات کیسے کہہ سکتا ہوں، بہرحال یہ ہم سمجھتے ہیں اور ہم میں سے جو میجارٹی کے لوگ میرے ہم خیال ہیں وہ بھی یہ سمجھتے ہیں کہ اگر ایسا ہو جائے تو اس سے بہتر بات نہیں ہو سکتی سو میں یہ بات کہوں گا کہ اس پریویلج موشن کو انتہا تک پہنچانے سے کچھ حاصل نہ ہو گا۔ آپ مجھے بتائیں کہ اس سے ہمیں آخر حاصل کیا ہوگا۔ ہم نے جو یہاں آواز اٹھائی ہے۔ جاوید جبار صاحب نے نہایت فاضلانہ طریقے پر پروفیسر خورشید صاحب اور باقی دوستوں نے وضاحت کی۔ کسی نے ڈر کر یا بد دیانتی سے کسی کے خلاف بات نہیں کی۔ خدا وہ وقت نہ لائے کہ ہم اپنے لیڈروں کے خلاف کوئی بری بات کہیں ہم ان کو اپنا لیڈر مانتے ہیں، اس وقت وہ ہمارے ملک کے صدر ہیں ہم ان کی نیت پر شک نہیں کرتے، ہم تو یہ کہتے ہیں کہ

حضور آپ نے یہ فعل کیا ہے، آپ نے یہ کام کیا ہے اب فوراً الیکشن کروا دیجئے تاکہ قوم فیصلہ کر دے کہ آیا آمریت کو رہنا ہے یا جمہوریت کو رہنا ہے۔

جناب چیئرمین : بہت بہت شکریہ۔ آپ بولنا چاہینگے، کچھ اندازہ ہے کتنا وقت لینگے۔

اخونزادہ بہرہ ورسعید : میں کوشش کروں گا کہ زیادہ وقت نہ لوں۔

Mr. Javed Jabbar : Mr. Chairman, sorry, what about your earlier reference to the discussion on the adjournment motion. Why do not you request him (Akhundzada Bahrawar Saeed) to speak at the next sitting. He will get adequate time by that way.

Mr. Chairman : Well, this is what I am asking him as to how much time he is going to take.

Mr. Javed Jabbar : But he is entitled to whatever time he wants.

Mr. Chairman : Because we still have fifteen minutes. Can you (Akhundzada Behrawar Saeed) finish in fifteen minutes.

Akhunzada Behrawar Saeed : No, Sir, I cannot finish in 15 minutes.

Mr. Chairman : Then, we will take up adjournment motions, and this discussion on the privilege motion would continue then on the next sitting day.

(*interruption*)

Mr. Chairman : Would you (Mr. Wasim Sajjad) like to lay down the Shariah Ordinance. This is one of the items on the agenda.

(*interruption*)

Mr. Ahmedmian Soomro : Point of order, Sir. I wanted to request you that there was a privilege motion of mine and for 14th July I have applied for leave, so that may be taken up after the 14th.

Mr. Chairman : We still have time. If you want to take this up now, I have no objection.

Mr. Ahmedmian Soomro : Sir, it will take only two minutes.

Mr. Chairman : Right. You just read it out.

PRIVILEGE MOTION; RE: REFUSAL TO SANCTION TELEPHONE CONNECTIONS AGAINST THE RECOMMENDATION OF THE MEMBERS OF THE PARLIAMENT

Mr. Ahmedmian Soomro : Sir, I ask for leave of the House to make a motion that :

"This House do adjourn to discuss a breach of privilege of the Members of the Senate occasioned by the issue of orders by the Telephone department of Pakistan not to give any telephone connections against the quota sanctioned for all parliamentarians, which order would apply to the Members of this Senate also. Although the Senate still very much exists and only, the National Assembly has been dissolved. This order has affected the prestige and credibility of the Members of Senate as they had granted telephone connections which have been annulled".

Sir, briefly, if you permit me, I would submit that the Government had fixed a quota and given the privilege to the Members of the Senate and MNAs to recommend two telephones per month anywhere in Pakistan on which the orders were issued by the Director-General to the respective General Managers and the parties concerned, and telephone connections were given on that. With the dissolution of the National Assembly on 29th May, 1988, some papers wrote that this quota has been cancelled and without any govenrnment directive at that time the Director-General (Telephones) issued orders wihholding and annulling all those orders which they had already issued for grant of telephone connections—even in the case of telephone connections granted from the quota for the month of January. Sir, this is a direct insult to the Members of the Senate. We make recommendation for telephone, the orders are issued, then the National Assembly is dissolved and the Senator's orders are also withheld. So, I would ask the Minister for Communications that he may very kindly protect the dignity and prestige of the Senate and not to have the orders in this manner dis-respected. The orders in question may be withdrawn and the quota of the Senate Members at least be restored. Because on the one hand they are advertising that they are going to give one lac new connections in this year and here are only two connections per Member which come to about 1800 to 2000 a year are being annulled and this is causing great disrespect to the Members. I would, therefore, request the honourable Minister for Communications to assure this House that he would withdraw these orders and restore the quota as it was and particularly those where orders have already been issued. Thank you, Sir.

Mr. Chairman : You have not touched on the technical aspect of the question and that is that it may be a concession, it may be something which was given and promised to the Senators but does it constitute a privilege ?

Mr. Ahmadmian Soomro : It is not being opposed, Sir. If it is opposed then I would speak on it.

(*interruptions*)

Mr. Javed Jabbar : If I may state my views on this. Mr. Chairman, in my humble view a benefit bestowed on a Member of parliament by virtue of being a Member of parliament—a benefit that has been publicly publicised becomes a privilege because the public perceives their representatives as possessing that privilege and even though we are not directly elected, we are hounded, asked,

persuaded and harrassed by so many innocent citizens who think that we are the only recourse to getting that telephone connection, and if at all Government chooses to review this facility they must first take us into confidence and get our consent before withdrawing what has become a privilege. So, Mr. Chairman, my humble view is that it is a privilege and it is not a concession.

Mr. Chairman : Your latter suggestion purely from the administrative point of view that the members of the parliament should have been consulted before withdrawing this facility, I agree to that, but still I will be hard put to concede that it is a privilege in the sense that we understand privileges in this House and on which there have been a number of rulings—a privilege bestowed or conferred by the Constitution or by law or which can be derived from any usage, practice in parliaments elsewhere—so it does not come within that definition.

Mr. Hasan A. Shaikh : Not elsewhere but in the parliament of this country.

Prof. Khurshid Ahmed : Mr. Chairman, may I make a submission.

Mr. Chairman : Yes Please.

پروفیسر خورشید احمد : آپ نے جس مسئلے کی طرف متوجہ کیا ہے میں سمجھتا ہوں بحیثیت چیئرمین ضروری تھا کہ آپ اس پر اس پہلو سے غور کرتے لیکن ایک دوسرا انداز بھی اس پر غور کرنے کا ہے کہ پریویلجز صرف قانون یا دستور یا precedents سے پیدا نہیں ہوتے ہیں بلکہ ایک پریویلج contractual بھی ہوتا ہے - اس ایوان کے ارکان سے متعلقہ وزیر نے ایک وعدہ کیا اور اس contractual arrangement کے تحت ایک چیز وجود میں آئی اب اس contractual arrangement کو جب تک کہ contractually ختم نہ کیا جائے وہ contractual privilege ہے اور جس انداز میں اسے ختم کیا گیا ہے وہ derogatory ہے - arbitrarily ماضی میں جو چیزیں ہو چکی ہیں اس کو بھی negate کر دیا گیا تو میں یہ عرض کروں گا کہ آپ اس context میں غور کریں کہ یہ گویا کہ ایک contractual privilege تھا چاہے آپ اس کو originally concession کہہ دیں لیکن جب وہ چیز agree ہو گئی حکومت اور تمام ایوان کے ارکان کے درمیان اس ہاؤس میں solemn pledge دیا گیا کہ یہ کیا

[Prof. Khurshid Ahmed]

جائے گا اور اس پر عمل بھی ہو رہا ہے اب اس کے بعد اس کو arbitrarily جس مخصوص انداز میں withdraw کیا گیا ہے یہ فی الحقیقت contractual privilege کا violation ہے۔

مولانا سمیع الحق : جناب چیئرمین ! میں بھی یہ عرض کرنا چاہتا تھا کہ اگر حق نہیں بھی تھا، آپ نے ایک چیز کسی کو دے دی، سب لوگوں کے ذہن میں بھی یہی ہے، ہم نے ان کے نام سفارشات کے خط لکھ دیئے، ان کے نام خطوط بھی چلے گئے ہیں، آپ کا ٹیلی فون منظور ہو چکا ہے، محکموں کی طرف سے باقاعدہ ایک لیٹر ان کے پاس گیا ہے، اب اس حق کو بلا کسی جواز کے، بلا کسی دلیل کے یا کچھ بتائے بغیر واپس چھیننے سے لازماً سارے ارکان کا ایک استخفاف سا ہو رہا ہے آپ اس معاملے کو نظر انداز نہ فرمائیں اور اس تحریک استحقاق کو منظور فرمالیں۔

جناب چیئرمین : اس کا جواب تو مولانا جو وزیر متعلقہ ہیں وہ دے سکتے ہیں۔ میری گزارش صرف آپ سے اتنی ہے، اس ہاؤس میں ہم نے کچھ روایات قائم کرنے کی کوشش کی ہے، اگر یہ اسلامی مساوات ہے اگر یہ جمہوریت ہے اور اسلامی جمہوریت ہے اور اس میں ہر ایک برابر ہے ; یہ ہم نے کئی دفعہ کہا ہے۔ ممبر آف دی سینیٹ اور ممبر آف دی پارلیمنٹ کا ایک عام آدمی سے زیادہ کوئی حق نہیں بنتا اس وقت تک جب تک قانون اس کو وہ حق نہ دلائے تو ایسی کوئی چیز نہیں ہوئی ہم سب اسی ملک کے شہری ہیں اور اگر آج میں سینیٹر ہوں یا نیشنل اسمبلی کا ممبر ہوں یا پراونشل اسمبلی کا ممبر ہوں تو ایک عام آدمی کے مقابلے میں میرا حق زیادہ نہیں بنتا جب تک وہ حق مجھے قانون نہیں دیتا۔ میرے خیال میں ایک خصوصیت یہ بھی ہونی چاہیئے کہ ایک دوسرے کو سنا کریں اور ذرا صبر کریں۔ یہاں پر وزیر متعلقہ سے ٹیلی فون کے متعلق ہی کہا گیا تھا

آپ کا آئندہ طریقہ کار کیا ہو گا - اور جواب دیا گیا جس پر سب نے appreciate کیا کہ ایک chronological آرڈر میں ٹیلی فون کے کنکشن دیئے جائینگے - تو میں یہ grudge نہیں کرتا کہ آپ کو یا مجھے کوئی حق ملا ہے، ہم سب اس حق سے خوش ہیں لیکن میرے کہنے کا مطلب صرف یہ ہے کہ یہ privilege اس contractual sense میں نہیں ہو سکتا - ذاتی pride جو ہماری ہے وہ ضرور hurt ہوتی ہے لیکن یہی معاملہ جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے آرمڈ لائسنس کے سلسلے میں جناب سومرو صاحب نے اٹھایا تھا - اس وقت بھی میں نے یہی عرض کیا تھا کہ یہ concession ہے اور ایک طریقہ کار، کام کی آسانی کے لئے حکومت نے آپ صاحبان کو دیا ہے لیکن یہ پریویلج جس sense میں پارلیمنٹ کے پریویلجز ہوتے ہیں، اس میں تسلیم نہیں ہوتی - آپ ضرور قانون بنائیں، اور قانون میں یہ بھی لے آئیں کہ ہر ایک دو نہیں، بارہ ٹیلیفون کنکشنز سال میں یا دن میں دے سکتا ہے - پھر آپکا پریویلج بن جائے گا - لیکن ایک طریقہ کار اگر کسی نے اپنی سہولت کے لئے یا کسی کو خوش کرنے کے لیئے introduce کیا ہے تو میرے خیال میں یہ جمہوری روایات اور اسلامی مساوات کے خلاف ہو گا کہ ہم اپنے لئے دوسروں سے کوئی زیادہ حق مانگیں۔

مولانا سمیع الحق : جناب چیئرمین! آپ نے فرمایا تھا کہ مجھے دوبارہ موقع ملے گا - میں اس لئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جمہوری روایات کے خلاف اس لیئے نہیں کہ ساری دنیا میں منتخب ایوانوں کے جو نمائندگان ہوتے ہیں ان کی کچھ نہ کچھ مراعات ہوتی ہیں، ان کو کچھ اختیارات دئے جاتے ہیں - یہ بالکل عام شہریوں کے برابر نہیں ہوتے ہیں، ملک وقوم کے مفاد میں اور ان لوگوں کے جنہوں نے ان کو منتخب کیا، ان حلقوں کی وجہ سے

[Maulana Samiul Haq]

ان کو کچھ نہ کچھ حقوق حاصل ہوتے ہیں ۔ یہ حقوق ان کی اپنی ذات کے لئے نہیں ہیں ۔ آخر کچھ مجبوریاں ہوتی ہیں ۔ میرے خیال میں یہ جمہوری روایات نہیں ہیں کہ سب بالکل برابر ہوں ۔ یہاں تو عام شہری آسانی سے دوائی لے سکتا ہے ۔ میں جناب آپ کی توجہ ایک اور مسئلہ کی طرف دلانا چاہتا ہوں ۔ یہاں ایک عام چپڑاسی پولی کلینک میں جاکر دوائی لے سکتا ہے ۔ لیکن جب ایک ممبر دوائی لینے کے لیئے ہسپتال میں جاتا ہے ، اور وہ تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے تو اسے وہاں کہا جاتا ہے کہ آپ سول سرجن کے پاس جاکر ۔۔۔۔

جناب چیئرمین : اس کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں ۔

مولانا سمیع الحق : یہ بہت ضروری ہے ۔ یہاں تو سارے ممبران کو ڈاج کیا جا رہا ہے ۔

Mr. Chairman : We are now encroaching into the time fixed for adjournment motion.

مولانا سمیع الحق : اب سومرو صاحب یہاں بیمار ہیں اور وہ علاج کے لیئے کراچی جائینگے اپنے سول ، سرجن کے پاس ۔۔۔ ۔ حالانکہ ایک ڈاکٹر کی پرچی موجود ہے ۔

جناب چیئرمین : آپ تشریف رکھیں ۔

مولانا سمیع الحق : یہ ایک مستقل صورت بن گئی ہے ۔

جناب چیئرمین : اس پر آپ ایک علیحدہ موشن لے آئیں ۔ اس پر غور کر لیں گے ۔ جناب وزیر صاحب ،

Mr. Hasan A. Shaikh : May I have one minute or so not more than that ? Sir, the privilege is available although on the basis of usage and practice. Practice has been going on for a long time and this is not our privilege that we want telephones for ourselves. We recommend to people of our constituency and there are rules of priorities owing by them. They can include Senators in that priority.

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak : Sir. as this question was raised in the National Assembly and I had replied. First of all, let me say that this is no privilege conferred on the Members. It is a courtesy extended to them that their recommendations would be given due consideration and respect which is due to a Member of the National Assembly. Sir, we followed this procedure during the little period that when we were out of office. I think somebody from the Communications Ministry or other issued some orders under the pressure of objection raised whether it was Islamic or fair. That he had applied for a telephone connection for the last six years but he had not been given a telephone connection whereas his neighbour who was influential who had got friends, who had got important friends and his telephone had been installed within twenty four hours. Is this fair ? Do you call yourselves Islamic all the time? Thus, they decided as you have expressed that we are all equal before law and we should follow the same procedure that he who comes first should be served first and he who comes later should be served later. Sir, when I took office Mr. Ahmad Mian Soomro brought this point to my notice that they had recommended and some demand notices had also been issued and some of their recommendations were pending. So, in deference to his wishes and other honourable Members who have already recommended previous to that order, I immediately issued and order. He told me this yesterday and I issued this order on the same day. It has been reported to me that the recommendations previously made by Senators, M.N.As. concerning telephone connections are not being accepted by the T & T Department. It is in cases where demand notices have already been issued on the recommendations of the Senators or *Ex*-M.N.As. These must be honoured and telephone connections may be provided to their recommendees accordingly. This is immediate order issued on the 11th. Then, I gave this copy to the honourable Member and he suggested an amendment and that amendment is :

> "In cases where orders have been issued by the D.G.T.&.T., Islamabad to the respective General Managers to give Telephone connections on the recommendations of Senators and M.N.As. must be implemented and telephone connections be provided to the recommendees accordingly."

So, I have accepted this recommendations also. Now, all I beg the honourable Members, is not two connections they can issue six only to deserving people. For instance Sir, there is the category we have given; there is a commercial organization, there is a legal organization, there are sick people, there are hospitals, there are educational institutions. Certainly to such people any recommendations made by the honourable Member would be given due consideration at the utmost priority. But if it is going to be given just to an ordinary person who has got no qualifications for priority then I request them that they would exercise their discretion, their judgement and fair play because there are more than six hundred thousand people today waiting for telephone connections, some six years old, some seven years old, some five years old. So, I would request them that they may exercise their recommendations only in cases where they really feel that the man deserves and that recommendation would be given the consideration which is due to the status of the honourable Members. Thank you.

Mr. Chairman : If the honourable Member is satisfied with what the Minister has stated then I hope that he would not press his motion.

Mr. Ahmadmian Soomro : Sir, I think, the honourable Minister for having accepted that amendment given by me but the question is that in the Telephone Department they have already priorities. So, in that the honourable Minister may also include on top priority a recommendation of a Senator.

Mr. Chairman : This becomes an administrative arrangement between you and the Department and the Minister.

Mr. Ahmadmian Soomro : Sir, I am, on behalf of Senator requesting the Minister that since they do have priorities what will happen if they even say give one telephone to a Member of the Senate. I think, afterall we have come from our constituencies, we are pestered by the people. We feel some of them if he has applied say for four years or three years or two years he should get it. So, what would be wrong, I mean where they are going to give one lac connections in a year if they give another hundred fifty or two hundred connections at the instance of Senators. Afterall they expect cooperation from us. Let them also respect us. Let them also at least realize that we have some constituents whom we have to serve. I do not think it would make any difference, if the honourable Minister would be gracious at least allowing one telephone per month to a Senator.

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر : جناب چیئرمین! اس سے پہلے کہ منسٹر صاحب کچھ ارشاد فرمائیں، میری عرض یہ ہے کہ اسلامی مساوات کا سارا زور کیا اسی ٹیلیفون پر ہی آگیا ہے --- میرا خیال یہ ہے کہ حکومت کو یہ چاہیئے کہ ذرا اس میں دریا دلی دکھائیں اور ایک وعدہ جو ہم سے کیا ہوا ہے، اس سے پھر جانا کوئی شرافت نظر نہیں آتی۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہم اس issue کو ضرور لیں۔

(ڈیسک بجائے گئے)

یہ ایک معمولی سا مسئلہ ہے جس کو اتنا بڑا مسئلہ بنا دیا ہے، اور اسلام کے سارے تقاضے جو ہیں وہ اسی بحث میں ختم کئے جا رہے ہیں۔ خدا کا واسطہ ہے کہ اسلام کو ہر چیز میں نہ لے کر آئیے۔ سب سے پہلے اسلام میں یہ ہے کہ جھنڈے اتار دیجیئے۔ پہلے جھنڈے اتر جائیں پھر آپ قطار کی بات کیجیئے، جو پہلے آتا ہے، اسے دیجیئے۔ ہم عوامی نمائندگان ہیں، ہمارا حق زیادہ ہے۔ ہمیں ہمارا حق دیجیئے۔ اس میں کوئی بھیک مانگنے والی بات نہیں ہے۔ ٹیلیفون کے حصول کے لئے ہزاروں priorities لکھی ہوئی ہیں

ان میں سینیٹرز کا نام سب سے اوپر ہونا چاہیئے ۔ یہ ایوان بالا ہے ، سب سے اوپر سینیٹرز کا نام ہونا چاہیئے ۔

(ڈیسک بجائے گئے)

(مداخلت)

جناب چیئرمین : جناب وزیر صاحب ،

مولانا سمیع الحق : مساوات یہ ہے کہ ان میں سے کوئی وزیر نہ ہو کیوں کہ یہ سینٹ کے ممبر نہیں ہیں ۔ کوئی جھنڈا نہ لگائے

جناب محمد اسلم خان خٹک : جناب والا ! آنریبل جرنیل صاحب نے اس کو بڑا جذباتی معاملہ بنا دیا ہے لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں نے تو ایک نہیں ۔ بلکہ آنریبل سینیٹر سے میں نے یہ گزارش کی ہے کہ ایک کی جگہ وہ دو ، چار ٹیلیفونوں کی سفارش کریں لیکن صرف گزارش یہ ہے کہ حق دار کو دیں ۔ بیچ میں ناانصافی نہ ہو ۔ ان کے نقطہ نظر سے کسی کو ٹیلیفون دینا انصاف نظر آتا ہے تو ہم اسے قبول کریں گے لیکن میں یہ سب ان پر چھوڑتا ہوں ۔ میرے پاس بھی لوگ آتے ہیں لاالہ الا اللہ اگر میں ایک آدمی کو priority دیتا ہوں unless there is justification ایک آدمی چھ سال سے کھڑا ہے اور ایک آدمی چونکہ اثر و رسوخ والا ہے اگر میں اس کو ٹیلیفون دے دوں تو یہ میرے گلے پڑے گا ۔ میں معزز ممبران سے کہتا ہوں کہ جتنے ٹیلیفون وہ recommend کریں ۔

They will be given the greatest respect but my request is—only give it to deserving cases.

Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir : We can assure the Minister that it will be given to the deserving.

Mr. Chairman : I think, this is between you to settle yourself.

Mr. Mohammad Aslam Khan Khattak : Don't use your privilege just because you want to favour somebody and then others are left behind.

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر : یہ میرے خیال میں بالکل یقینی بات ہے کہ ہم بھی جن اشخاص کو دے رہے ہیں وہ بھی چھ ، چھ سال والے ہمارے پاس آتے ہیں۔ اور ہم ان کی applications کی dates بھی دکھا سکتے ہیں۔ یہ کوئی بات نہیں کہ صرف Treasury Benches نے فیصلہ کرنا ہے کہ وہ چھ سال والا ہے یا پانچ سال والا ہے۔ یہ ہماری صوابدید پر چھوڑا جائے کہ ہم سال والے کو دے رہے ہیں یا چھ سال والے کو دے رہے ہیں۔ یہ ہمارا حق بنتا ہے اور اس ہاؤس کا یہ پریویلج بحال ہونا چاہیئے۔

جناب چیئرمین : میرے خیال میں اس پر بہت وقت ہو گیا ہے۔

This is a matter between you and the Minister as I said before. You settle it between yourself. As far as I am concerned, I am concerned only with the admissibility of the motion and what I was looking for I have got hold of that and I will read that out to you.

(*interruption*)

Mr. Chairman : I think, when the Chairman is speaking he is not interrupted. This is the first principle.

Now, with regard in the context of privilege this was said earlier on, I think, whether it was 1985 or 1986 that the fundamental principle is that all citizens including the Members of the Parliament are to be treated equally and unless so specified in the Constitution or any valid law or such parliamentary traditions which by their constant usage and adherence with them have assumed the force of law, a Member of parliament cannot claim any privilege higher than that enjoyed by an ordinary citizen. I am sticking to that rule and I am sticking to that ruling, and from my point of view the privilege motion is out of order. The rest is the arrangement between you and the Minister if he has agreed, thank him for that. Well, that finishes as far this motion is concerned.

Mr. Ahmadmian Soomro : We are not disrespected.

Mr. Chairman : That is a different matter.

Mr. Ahmadmian Soomro : Afterall they want our co-operation, what is the wrong if they give us one telephone connection per month.

Mr. Chairman : Well, this is between you and the Minister. I am not concerned with giving telephone connection. Please being a law. Please bring something on the basis of which . . . .

Mr. Javed Jabbar : Sir, the ruling that you have quoted from...."close all those VIP lounges."

Mr. Chairman : Well, if somebody says that he has not had an entry into VIP lounge and his privilege has been hurt....

Mr. Javed Jabbar : But Mr. Chairman, there should not be any VIP lounge in Pakistan. Why is there a VIP lounge.

Mr. Chairman : Move for that. Bring a law to that effect: that would be quite correct.

Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir : Mr. Chairman, I just like to bring to your notice that we will continue to agitate in this House as long as this privilege is not restored. You may keep ruling it out but we will continue to agitate on this issue because the Government must give us assurance that this privilege can be restored.

Mr. Chairman : As far as I am concerned you can go to the Government out. I have nothing to do with that. I don't rule any brief for the Government or for any Minister. I am holding a brief for the Constitutional rights of this House, and I will try to protect them to the best of my understanding and ability.

(*Interruption*).

Mr. Chairman : I am not concerned with what happens between you and the Minister. That is not my headache, sorry.

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak : Sir, if the honourable Members want one or two then....

(*interruption*)

Mr. Chairman : Actually again, please I am not bothered about one or two; this is a matter entirely up to you to satisfy your clients; you satisfy the Members of this House.

(*interruption*)

Mr. Mohammad Aslam Khan Khattak : If they want two, then I will accept it. But then there should not be more than that because honourable Members being four, five, six and we accept those as they are justified.

Honourable Members : 'Two', Sir.

Mr. Mohammad Aslam Khan Khattak : Alright. If you want two, I accept.

Mr. Chairman : Well, I suggested to him if he is not withdrawing, I am ruling it out.

Mr. Hasan A. Shaikh : He withdraws it, Sir.

Mr. Chairman : At any rate, I have given the ruling and whatever I wanted to say I have said this already; I cannot go back on that because that I think, is the correct position.

Mr. Ahmadmian Soomro : Sir, we attempt to protect the respect of the Members.

Mr. Chairman : Right. Respect is one thing and parliamentary privilege is quite a different thing. I think we have ruled on that several times and everytime if we reopen these issues there would be no finality to anything, and it would not be possible to establish a new tradition.

Right, we take up the adjournment motion which was admitted the other day.

مولانا سمیع الحق : جناب چیئرمین صاحب ! تحاریک کا وقت ختم ہو گیا ہے یا نہیں ؟

جناب چیئرمین : جی ہاں ختم ہو چکا ہے ۔ اب وقت دوسری موشن کا آگیا ہے ۔

مولانا سمیع الحق : تحریک استحقاق کے لئے کتنا وقت ہوتا ہے جی ؟

جناب چیئرمین : کوئی وقت نہیں ہوتا ۔

مولانا سمیع الحق : میرا تو تیسرا دن ہے جی ۔ یہ کوئی بات ہے کہ کوئی وقت نہیں ہوتا ۔ تو پھر مجھے باری دیجیئے وہ تحریک استحقاق تیسرے دن سے لٹکی آرہی ہے ۔ میں ۔۔۔۔

جناب چیئرمین : قاعدہ یہ ہے کہ ایک ایڈجرنمنٹ موشن آپ نے under the rules ایڈمٹ کی ہے جس کے لئے ہم نے وقت مقرر کیا ہے اس پر تقریباً دو گھنٹے بحث ہو سکتی ہے ۔ اب ایک بج رہا ہے تو اس پہ اور کوئی کام نہیں ہو سکتا ماسوائے جس کام کے لئے آپ ایک مخصوص وقت مقرر کر لیتے ہیں، باقی سب کاموں کو پھر مؤخر کرنا پڑتا ہے، اس کام کو پھر اس مخصوص وقت پر لینا پڑتا ہے ۔ تشریف رکھیں جناب پیر عباس شاہ صاحب ۔ Do you want to start on this ?

ADJ MOTION; RE: SHOOTING DOWN AN IRANIAN AEROPLANE BY AMERICAN ARMED FORCES IN GULF REGION

Syed Abbas Shah : Thank you, Mr. Chairman.

I rise on this sad occasion and I speak on this sad incident which has occurred because of the tension in the Gulf, on the war between two Muslim brother countries where a defenceless commercial airline in which approximately 300 passengers were travelling including women, children and infants was shot down on an international commercial corridor. Sir, this is really a very unfortunate sad incident. It amounts to a cold blooded murder of those peolple which have no fault as I said but they were innocent people. This requires condemnation. Our Minister stated that Government of Pakistan has issued certain statements but Sir, they are definitely not enough because those people who claim to be the champions of freedom, those people who consider themselves that they protect the right of oppressed have committed a crime and it is really shameful that they don't regret it even today.

I refer again to the incident of a Korean Airline which was shot down by the Russians in 1983. At that time the Americans were leading all the cry, all the condemnations,, whereas this situation was quite different because the Korean Airline straight from the natural course probably went to the sensitive area of Russian Corridor and it was also established that the Korean Airline was given warning but here, no warning was given to this Airline which was travelling on its international route and it is now an established fact that as it was claimed it had been a mistake by the computer but all experts' views which have come in the newspaper have proved this thing that this Airline could not be mistaken in any way. It is a fact that when there is any aggression from the communist side the capitalistic block, the Zionist block always take a very active role in condemning that thing. The policy of Pakistan Government for the last 40 years have been that where there has been any aggression in any country we have taken a strong view to condemn although with our limited resources, with our limited conditions. We have also taken stand as in Afghanistan, we have condemned the aggressors and we have proved to the world, Pakistan has proved to the world that a small country like Pakistan can take stand against a country which is called a super power and by the grace of God it has been proved that if you fight for your right you can stop the super powers because there are many countries in the world, many people in the world which support the right course of a country but unfortunately in the Gulf, Americans have come in and they have been invited by a country which is not a democratic country, where there is no democracy. They have been called by a King to protect their ships. Sir, we Pakistani must condemn this action. We must not allow this area to become an area of tension because this will finally escalate, this will bring unstability to this region. This incident gives us an opportunity that we should go to the world forum. We should call on the Muslim brothers that we must stop the big powers entering this area, disturbing the peace of this region because we have no resources to fight against the nuclear powers, we have no resources to stop the powerful systems of aggression. The only thing is that in the world forum if the nation gets together as it has been proved in Afghanistan, we can stop the super powers.

We must salute today to the Iranian Government that in situation like this, under such pressure they have shown great restraint; when their innocent people have been killed they have gone to the world forum. They have taken the normal

[Syed Abbas Shah] ·

course of presenting the case in the United Nations. We must support them, we must help them on all the forums and this is an occasion that we must ask both the brotherly countries that this useless war which is killing the Muslims and destroying all the Muslim countries and their economy that should be stopped. Pakistan as we see it always played a very important role in the affairs of the Muslim countries and we ask our Government that again they should use their influence, they should use their position to ask the super power, may be we have some friendly relations with that super power, that they should try to restrain themselves, they should vacate this area. We should also use our influence in asking the two brotherly Muslim countries to stop this useless war. Thank you very much, Sir.

Mr. Chairman : Thank you very much. Mr. Javed Jabbar was the other move of this motion.

Mr. Javed Jabbar : Thank you Mr. Chairman. Mr. Chairman, I believe that this incident which has led to the admission of this adjournment motion through your kind courtesy and the consent of the House is an unfortunate example of a conflict between technology and foreign policy. It is a classic example of where very highly sophisticated technology which is often very expensive and bought with very scarce resources is used both by the developed countries and developing countries which are engaged in conflict ostensibly to implement certain foreign policy objectives but which end up actually becoming military policy rather than foreign policy and we refer to an incident where the initiation of the tragedy takes place from the side of a country that lays claim to be the most technologically advanced society on the earth today. It is a country that has produced satellites that are able to photograph not only bridges and roads in any country, it has produced satellite photography technology that is able to pin point literally a handkerchief in a little corner of the earth and yet it seems to be a society that is unable to identify an aircraft as to whether this aircraft is an item from outer space. Is it carrying children or is it carrying arms ? And one is struck by this paradox that—is this claim to sophisticated technology a valid claim or is it an inadequate achievement in technology that when an object is just a few minutes away a society and a country and a system that can pin-point objects on planets far away from this earth cannot identify the reality of a vehicle moving through the air a few miles away from the source of destruction. But apart from this paradox Mr. Chairman, I think it is also a horrendous new twist to a very ugly geo-political situation. It is only the latest development of a geo-political situation. It cannot be just an accident. If it is an accident it is an accident, as I said earlier, between technology and foreign policy but really to my mind it is simply the latest and most unpleasant development of a geo-political crisis and the reaction of Pakistan obviously on a humanitarian level has been very appropriate that we have sent a message of concern, we have also condemned the incident which is also very appropriate but I think the truly befitting response by the Government should be a review of its foreign policy *vis-a-vis* the Gulf region and a review of the foreign policy without overlooking the fact that very creditably when the Iran-Iraq war started, our Head of State immediately volunteered to serve on a peace mission which is a very creditable thing but over the years partly as a result of our involvement in Afghanistan and our reliance on the patronage of our friend across the Atlantic, I think, we have lost the edge that we possibly had in the Gulf. That we have in a sense been neutralised. It is a very difficult foreign policy situation facing us in the Gulf—two fellow Muslim countries are involved and fortunately we have been able more or less to strike a balanced path between the two of them so far but we cannot indefinitely continue

to pat ourselves on the back purely on the ground of non-involvement in a conflict. That is neither an Islamic characteristic nor is it a positive secular characteristic. I mean no Muslim should be proud to claim that at least his policy has succeeded because he has not become a partisan on either side of the conflict.

True, moral principles whether Islamic or non-Islamic demand that we take a position and we take a position not against the interests obviously of our neighbouring countries but take a position on the basis of the geography and on the basis of the national interests of Pakistan and I believe that this can only be assisted by our supporting a proper and accurate investigation of this incident—just using this incident as an example of our ability to distance ourselves from the United States without cutting our linkages of friendship with one of the greatest countries of the world. It is interesting to see how this country—the USA, itself in the last four days has issued varying statements about the nature of the incident. There has been one claim made on one day. The initial reaction was that of a partial self-justification. This was followed about 24 hours later by an expression of sympathy, then on the third day messages of condolence were addressed to the six countries from where the deceased came and on the fourth day we found that between the spokesmen of the State Department and the Chairman of the Joint Chiefs of Staff of the United States there was a difference of opinion about the positioning of the aircraft. One person said that the aircraft was within the air corridor, another person said it was outside the air corridor. Even on the height of the aircraft, again—one harks back to the level of sophistication and technology claimed by the USA—there seems to be no agreement. It is well established that civilian airliners take a few minutes to achieve the normal height of twenty to twenty five thousand feet and according to my information this aircraft was shot down when it was at nine thousand feet, and the US Navy says that this was so because aggressive or attaching aircrafts normally go at that altitude but the fact is that this aircraft had just taken off a few minutes earlier from that airport and it was going to achieve that altitude.

What is very disturbing is that has the failure of our foreign policy and the failure of the technology of our friend and ally has been so great that this oversight or mis-calculation takes place in one of the busiest air corridors of this region—an air corridor which is used virtually every 10,12 minutes by aircraft from all over the world and most principally from Pakistan. Pakistani aircrafts may not exactly be flying from Bunder Abbas to Dubai but they are flying in that region and, therefore, a direct national interest of the safety and security of the people of Pakistan and of the property and the interests of Pakistan is involved.

This also brings to mind Mr. Chairman, the question that do we have a kind of a powder keg lying in this Gulf and this powder keg being composed of this so-called sophisticated electronic technology which actually in operation becomes simply a crude time bomb waiting to explode ? One recalls that it was a few months ago when another United States vessel was faced with a situation of tension with another Iranian target, an American General reported the fact that the Commander on the spot did not want to take a decision to attack the on-coming target without obtaining clearance from Washington. He transmitted a code signal to his regional commander, the regional commander in turn felt that he could not take this decision. He referred it again by code to the Pentegon; the Pentegon itself felt that a clearance by the office of the National Security Council of the USA was necessary and again that code signal

[Mr. Javed Jabbar]

was transmitted to the National Security Council which again felt that unless clearance was given by the President of the United States the attack could not be undertaken. This entire circuit of communication with an answer in the affirmative being given by the President of the United States was communicated back to the man on the spot within a time of four minutes, *i.e.* within four minutes sophisticated technology was able to communicate a key decision over ten thousand miles. Now, therefore, it bends the mind as to how a commander with the benefit of a large US naval vessel was unable to reflect upon a major decision when he knew that on radar he could not identify the true identity of this aircraft.

Therefore, Mr. Chairman when Pakistan looks at this incident, I think, we must insist with our friend and ally—the United States of America, —we should tell them that you have out of your concern to protect international navigation in international waters brought a whole lot of very sophisticated technology right at our doorstep so we are within our rights to have access to the inquiry report; and it is a creditable aspect of American life that unlike our country their inquiries are often released for public discussion and we hope that all the facts in this case will be made available and not held back from public circulation. One hopes because there is another interesting development in America that has been taking place in the last few years and a book has just been published by a specialist on the subject of 'Information Communication' where it has been established that in the past four years there has actually been under President Reagan a systematic reduction in the flow of information from the US Government to the public contrary to the impression that we may have, that the US system is still a very open system. Instance by instance, department by department with examples quoted case by case, this book has proved that the flow of information is now being drastically controlled. So, we hope that in the interest of those innocent Pakistanis, of those innocent human beings who perished because of a basic and almost unforgivable blunder, in the interest of the future of the people of Pakistan and in the interest of peace of this region, Pakistan will stand up and insist and not be cowed down simply because of the size of the United States of America or because of our reliance on them for their goodwill and support. We must speak to them as equals and insist that we have access to all the facts of this inquiry and equally by doing that I think we will open the way to hopefully a review of our policy towards the Gulf region and assert a greater degree of independence and distance.

Mr. Chairman, it is worth noting that this incident took place at a crucial time when for the first time in many months there was a sign that within Iran a majority change was taking place, that they had become conscious of certain strategic changes that were necessary in their pursuit of their national objectives and in fact they wanted to possibly de-escalate; I have no right to speak on behalf of the Iranian Government or the people of Iran but in view of their extraordinary sacrifices and the cost that they have had to bear : a new arrangement had just been introduced in Tehran. Now, one is constrained to ask what does this incident mean to that kind of review are there—unfortunately that terrible term—" hidden hands "—at work which do not want a de-escalation of the conflict between Iran and Iraq and a return to most stable conditions in the Gulf. I mean if you look at it this kind of blunder can happen everyday with the number of civilian aircrafts that go by, with the number of oil tankers that are attacked. The charitable view to take is of course, pure human error and I hope that at the end of the enquiry that truly is the answer as a result of the many questions that we have posed.

But fundamentally Mr. Chairman, I would like to conclude my submission on this most unfortunate incident that it relates to Pakistan's willingness or Pakistan's unwillingness to have a clear cut attitude to the presence of non-local powers in the region. In the case of the presence of Soviet troops in Afghanistan or land we took a very morally upright stand from the first day. In the case of the Gulf—granted the situation is not so clear cut, here is a Gulf region which is an international body of water but the peculiar geography of the Gulf is not equivalent to parts of the Indian Ocean where one body of water simply flows on to another body of water uninterrupted or un-encircled by land. The Gulf region is a peculiar region because it is encircled on three sides by land that is Asian and Middle Eastern and West Asian and only at one point does the Gulf allow access to any outside non-Asian power. So, the nature of the Gulf region despite the presence of the oil flow factor, despite the presence of resources that are needed by Europe and America or South America cannot be equated to the normal flow of international navigational freedom : Therefore, I hope that in the aftermath of this incident the Government of Pakistan will conduct an incisive review of its policy *vis-a-vis* the Gulf and hopefully in its forthcoming meeting with the Ambassadors, the Foreign Office will be able to regret to the Senate on its findings. Thank you.

Mr. Chairman : Thank you very much. Mr. Tariq Chaudhry.

جناب محمد طارق چوہدری : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم شکریہ جناب چیئرمین! ۲۹۸ مسلمانوں کا قتل جن میں ۸ پاکستانی بھی ہیں یہ ہمارا صرف انسانی ہمدردی کا مسئلہ نہیں ہے۔ پاکستان کے لیئے، پاکستانیوں کے لیئے، اپنی محبت کا، اپنے تعلق کا چودہ سو سال سے ڈویلپ ہونے والی محبتوں کا قصہ ہے، خالی ہم اس کو ایران یا ایرانیوں کا مسئلہ کہہ کر نظر انداز نہیں کرسکتے۔ مسلمان آپس میں بھائی ہیں اور ہمیں اپنے بھائی کے لیئے پوری شدت کے ساتھ آواز اٹھانا چاہیئے۔ اگر یہ تباہ ہونے والا طیارہ اسرائیل کے یہودیوں کا ہوتا اور اس میں مرنے والے ۲۹۸ افراد یہودی ہوتے تو کیا عالمی منظر پر اسی طرح خاموشی ہوتی جس طرح آج ہے۔ آج سے تین چار برس پہلے ایک کورین طیارہ جو روسی سرحدوں کی خلاف ورزی کرتے ہوئے گزر رہا تھا، جب روسیوں نے اس طیارے کو مار گرایا تو پوری دنیا چیخ اٹھی اور امریکہ نے اقوام متحدہ تک اور پتہ نہیں کہاں کہاں سے اس کے لیے مذمت کی وہ راہیں ہموار کیں کہ آج تک اس کی

[Mr. Muhammad Tariq Chaudhry]

یاد پوری دنیا کے دلوں میں باقی ہے لیکن یہ مسافر بردار طیارہ جو اپنی سرحدوں اپنی حدود اور عالمی راستے پر گامزن تھا۔ امریکہ کو گلف پر کیا حق حاصل ہے امریکہ کو ہمارے علاقوں پر کیا ملکیت ہے، وہ یہاں آکر اپنی چودھراہٹ، اپنی بدمعاشی جتائے۔ ہم پاکستانی امریکہ کے قرض دار تو ہیں لیکن اس کے خریدے ہوئے نہیں ہیں اور ہمیں اعتراض اس بات پر ہے، ہماری حکومت کی طرف سے جو شدت سے آواز اٹھنی چاہئے تھی وہ نہیں اُٹھی۔ معذرت خواہانہ بیانات، ڈھکے اور چھپے چھپے سے یہ پیغامات پاکستان کی نمائندگی نہیں کرتے۔ ہم تہہ دل کے ساتھ اور پوری شدت کے ساتھ ایران کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں اور امریکہ کی مذمت کرتے ہیں اور ایرانی بھائیوں کو یہ یقین دلاتے ہیں کہ اگر امریکہ کے ساتھ اس کا تصادم ہو گیا تو جس طرح ہم نے اپنے افغان بھائیوں کا ساتھ دیا تھا اسی طرح ہم اپنے ایرانی بھائیوں کا ساتھ امریکی جارحیت کے خلاف دیں گے۔

یہ خالی ہمدردی کا قصہ نہیں ہے۔ پاکستان کے تحفظ کا مسئلہ بھی ہے کیونکہ پاکستان کی مشرقی سرحدوں پر ایک مستقل دشمن مستقل بیٹھا ہے ازل سے ابد تک اور ہماری شمال مغربی سرحدیں روسی جارحیت کے سبب مشکوک اور محدود ہو کر رہ گئی ہیں۔ ایسی صورت میں صرف ہماری مغربی سرحدیں ایرانیوں کے سبب، ان کے بھائی چارے کے سبب نہ صرف محفوظ ہیں بلکہ ماضی میں ایران ہماری پشت پر اس طرح کھڑا رہا۔ اس کے احسانات اور اس کی مدد جو ہمارے ہاں بروقت پہنچتی رہی ہم قیامت تک اس احسان کا بدلہ نہیں چکا سکتے۔ ۱۹۶۵ء اور ۷۱ء کی

جنگیں ہمیں پوری طرح یاد ہیں۔ ایران کی حمایت، مدد اور تعاون بھی ہمارے پیش نظر ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ کفر مسلمانوں سے کے مقابلے میں ایک ملت ہے اور ہم نے اپنے ہوش میں ایسے دو واقعات دیکھے ہیں، جب پورا کفر ملت واحدہ ہو کر سامنے آیا ہے۔ ان میں ایک پاکستان کا ایٹمی پروگرام ہے۔ اس ایٹمی پروگرام کے خلاف پوری دنیا کی جو ملت ہے، پوری دنیا کے جو کافر ہیں وہ پوری طرح ہم آواز ہیں اور دوسرا ایران کا اسلامی انقلاب ہے کہ جب سے یہ انقلاب برپا ہوا ہے۔ کمیونسٹ ملک ہو یا غیر کمیونسٹ ملک ہو۔ جمہوریت پسند ملک ہوں، امریکہ ہو یا یورپ ہو جو بھی ہیں اس کے بارے میں ان کے رویئے انتہائی جارحانہ ہیں، انتہائی طور پر غلط ہیں اور ایران کے اسلامی انقلاب کو ختم کرنے کے لیے کعبہ سے پاسبان بھی ان کو مل گئے اور ایران اپنے انقلاب کے بعد آج تک اپنی survival کی جنگ لڑ رہا ہے اور اس جنگ کو امریکہ اس کی سرحدوں پر پہنچ کر تیز تر کر رہا ہے۔ جب تک ایران پر شہنشاہ ایران برسر اقتدار تھے تو انہوں نے ایران کو اس طرح چلایا جس طرح امریکہ کے کسی شعبے کے وہ ڈائریکٹر ہوں۔ ایران امریکہ کی ایک طفیلی ریاست بن کر رہ گیا تھا لیکن اسلامی انقلاب کے بعد اس کا اسلامی تشخص اجاگر ہوا اور وہ اسلامی تشخص ان کی نظروں میں اس طرح چبھتا ہے کہ کسی بھی صورت میں، کسی بھی بہانے سے وہ ایران کے اوپر جارحیت کرنے کے لیے پوری طرح تیار ہیں اور ایران کے اوپر اگر جارحیت ہو گئی تو پاکستان بہت بری طرح متاثر ہو گا۔ جس طرح روسیوں کے افغانستان میں آجانے کے سبب ۳۰ لاکھ افغانیوں کا بوجھ ہم آج تک اپنے کندھوں پر لادے ہوئے ہیں۔ ہماری معیشت

[Mr. Muhammad Tariq Chaudhry]

اور ہمارا دفاع انتہائی خطرات سے دوچار ہے اور اگر امریکہ جیسی دوسری سپر طاقت براہ راست ایران کے ساتھ ٹکرائے گی تو ہمیں کم از کم ایک کروڑ انسانوں کا بوجھ اٹھانا پڑے گا۔ یہ ہمارے لئے براہ راست ہمارے تحفظ کا مسئلہ ہے۔ براہ راست پاکستان کے دفاع کا مسئلہ ہے اس لیئے ہم خالی بیانات پر اکتفا نہیں کر سکتے ہیں۔ میں حکومت پاکستان سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ یہ ڈیمانڈ کرے کہ اقوام متحدہ کی سرکردگی میں، اس کی سرپرستی میں ایک کمیشن قائم کیا جائے جو اس ساری کارروائی کی تحقیق و تفتیش کرے اور اس کی روشنی میں پاکستان خود یہ initiative لے اور امریکہ کے خلاف ایسی جارحانہ، ایسی ظالمانہ کارروائی کے خلاف قرارداد مذمت اقوام متحدہ میں پیش کرے۔ وآخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العالمین۔

جناب چیئرمین: جناب پروفیسر خورشید صاحب،

پروفیسر خورشید احمد: بسم اللہ الرحمن الرحیم، جناب چیئرمین! آپ کی اجازت سے اس تحریک التواء پر میں بھی اپنے خیالات کا مختصراً اظہار کرنا چاہتا ہوں۔ سب سے پہلے تو میں آپ کو ہدیۂ تبریک پیش کرنا چاہتا ہوں کہ اس مسئلہ کی اہمیت کے پیش نظر آپ نے اپنے initiative کے اوپر ہمیں صحیح وقت پر اپنے خیالات کے اظہار کا موقع دیا، ورنہ اس سے پہلے بڑی اہم تحاریک التوا اس ایوان کے سامنے آئی ہیں لیکن وقت نے ان کا ساتھ نہ دیا۔ آج غالباً سیکورٹی کونسل بھی اس مسئلے پر بحث کر رہی ہے اور پاکستان کے ایوان بالا میں ہم اپنے خیالات اور جذبات کے اظہار کی کوشش کر رہے ہیں۔

جناب والا! یہ کوئی معمولی واقعہ نہیں ہوا ہے اگر صرف کسی بھی وجہ سے اتنی جانیں ضائع ہو جاتیں، جو ضائع ہوئیں اور اتفاقی ہوائی حادثے ہوتے رہے ہیں، انسانی جانیں ضائع ہوتی رہی ہیں، ریلیں ٹکراتی رہی ہیں، بسیں گرتی رہی ہیں، یہ بھی بڑے واقعات تھے، ان پر بھی اگر ہم خون کے آنسو روتے تو کم نہ تھا۔ لیکن جو کچھ ہوا ہے یہ کوئی اتفاقی حادثہ نہیں ہے۔ میں اپنے عزیز بھائی جاوید جبار کی بڑی قدر کرتا ہوں۔ مجھے اس سے انکار بھی نہیں کہ technological failure بھی کسی نہ کسی درجہ میں ایک اس کا پہلو رہا ہے لیکن ہمیں technological failure کو ضرورت سے زیادہ اہمیت نہیں دینی چاہیئے۔ یہ بنیادی طور پر ایک سیاسی مسئلہ ہے۔ یہاں ایک سپر پاور نے قوت کے نشے میں ایک چھوٹے ملک کو punish کرنے کے لیئے، جس کے بارے میں اس نے ایک مستقل رویہ اختیار کیا ہوا تھا، جس میں صاف نظر آرہا تھا کہ امریکہ اس علاقے میں کوئی نہ کوئی ایسا اقدام کرنا چاہتا تھا، یہ اقدام کیا۔ اس پس منظر میں ہم یہ دیکھتے ہیں کہ State Terrorism اور ہائی جیکنگ کے واقعات ہوئے ہیں۔ پرائیویٹ افراد نے terrorist کے راستہ کو اختیار کیا ہے جو ناپسندیدہ ہے لیکن امریکہ نے پے درپے State terrorism کی مثالیں قائم کی ہیں۔ یہی اس نے Egypt کے ساتھ کیا، آپ کو یاد ہوگا کہ کچھ عرصہ پہلے Egypt کے ایک جہاز کو، امریکہ کی فورسز نے ریاست کی قوت کو استعمال کرکے، آفیشل فورسز کو استعمال کرکے، اسی نوعیت کا اقدام کیا تھا۔ اس کے بعد پھر لیبیا کے ساتھ اس نے یہی اقدام کیا۔ اور اب ایران میں اس نے یہی کیا ہے۔ اور یہ ہمت اس کو اس لیئے ہوئی کہ حقیقت یہ ہے کہ مسلمان ملکوں نے اور باقی

[Prof. Khurshid Ahmed]

تمام ملکوں نے دنیا نے قرار واقعی condemnation نہیں کی۔ طارق چوہدری صاحب نے بالکل صحیح کہا ہے کہ ۲۹۸ نہیں، اگر دو یہودی بھی کسی مقام پر نشانہ بنتے تو ساری دنیا ہل جاتی۔ اگر ماسکو میں صرف ۱۰ افراد اس بات پر مظاہرہ کرتے ہیں کہ ہمیں یہاں سے migrate کرنے کا حق نہیں دیا جارہا ہے تو پورا ورلڈ پریس واویلا کرتا ہے لیکن یہاں ہم دیکھتے ہیں کہ ایک ایسا جہاز جس کے بارے میں یہ established ہے کہ وہ ایک سویلین جہاز تھا، ایک ایسی پرواز جو ریگولر پرواز ہے اور جو انٹرنیشنل چینل میں اپنا سفر کر رہی ہے، اس کے بارے میں امریکہ کی رپوٹیں تو contradictory آ ہی رہی ہیں لیکن برٹش انٹیلیجنس نے جو رپورٹ دی ہے اس سے تو یہ بات بالکل ثابت ہو جاتی ہے کہ confusion کا کوئی امکان، کوئی گنجائش موجود نہیں تھی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ امریکی بحریہ کوئی نہ کوئی اقدام کرنے کے لیے تلی ہوئی تھی اور جس political judgement کی ضرورت تھی اس کے متعلق عرض ہے کہ یہ مسئلہ technological failure کا نہیں ہے بلکہ فارن پالیسی کا مسئلہ ہے۔ چار منٹ کے اندر گلف سے وائٹ ہاؤس تک جو فیصلے ہو گئے، ان کو پیش نظر رکھ کر دیکھا جائے کہ اگر فی الحقیقت دنیا کے مستقبل کا فیصلہ اسی قسم کے فیصلوں پر ہونا ہے تو ذرا آپ آج کی نیوکلیئر پاور کے بارے میں سوچیئے، ان کے پاس یہ قوت موجود ہے کہ پوری دنیا پچاس بار تباہ کی جا سکتی ہے۔ جو اس وقت Nuclear arsonals ہیں، یہ اس کی صلاحیت ہے۔۔۔ اور یہ کس طرح سے فارن پالیسی کے معاملات کو طے کر رہے ہیں؟ اور پھر highest authority سے بھی sanction لے لی جاتی ہے۔۔۔ یا پھر ان کے پاس بنیادی facts نہیں تھے یا وہ چیزوں

کو اپنے تصورات، اپنی خواہشات، اور اپنے عزائم کے شیشوں سے دیکھ رہے تھے۔ تو یہ ہے وہ صورتحال جس پر ہم غور کر رہے ہیں۔

جناب والا! امریکہ کے اس اقدام کو سخت سے سخت الفاظ میں condemn کرنے کی، نہ صرف اس ملک میں بلکہ پوری دنیا میں، ضرورت ہے۔ اگر اس مسئلہ پر عالمی رائے عامہ نہیں اٹھتی ہے تو ہمارے پاس یہ قوت نہیں ہے کہ ہم امریکہ کا ہاتھ روک سکیں لیکن عالمی رائے عامہ بہت بڑی قوت ہے، اسے استعمال کیا جائے۔ امریکہ نے جو کچھ اس علاقے میں کیا ہے وہ انسانیت کے خلاف ایک بہت بڑا جرم ہے۔ وہ بین الاقوامی امن کے خلاف ایک بہت بڑا جرم ہے، وہ ہمارے ایک برادر ملک ایران کے خلاف ایک بہت بڑا جرم ہے۔ وہ ایک عالمی امن کے لیے ایک دھمکی ہے اس لئے اس کی condemnation اسی انداز میں پوری دنیا میں ہونی چاہیئے۔

دوسری بات جناب والا! میں اس ضمن میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ گلف میں امریکی فوجوں کی موجودگی" یہ مسئلہ اس واقعہ کے بعد دوبارہ ایک نہایت ہی اہم اور مرکزی نوعیت کے مسئلہ کے طور پر ہمارے سامنے آیا ہے۔ امریکہ یہاں اس دعوے کے ساتھ آیا تھا کہ وہ کویت کی دعوت کے اوپر چینل کو کھلا رکھنے کے لئے آ رہا ہے لیکن جو role وہ وہاں ادا کر رہا ہے، جو اس نے قوت وہاں build کی ہے، اس کی فوجیں جس انداز میں وہاں کام کر رہی ہیں، میری نگاہ میں وہ اس پورے علاقے کے لیئے، ایک خطرہ بن گئی ہے۔ پاکستان اور اس علاقہ کے تمام ممالک کو چاہیئے کہ وہ اس بات کو اٹھائیں کہ گلف سے امریکی فوجیں واپس جائیں، صرف امریکی فوجیں ہی نہیں بلکہ جو بھی بیرونی جہاز ہیں وہ واپس

[Prof. Khurshid Ahmed]

جائیں۔ اٹلی نے اپنے کافی جہاز واپس بلا لیئے ہیں، فرانس بلا چکا ہے، لیکن امریکہ، روس اور برطانیہ، ان تینوں کے جہاز ابھی تک موجود ہیں۔ اس لیئے دوسرا مسئلہ اس کے ساتھ یہ اُٹھنا چاہیئے کہ اس علاقے کو امن کا علاقہ بنایا جائے۔ یہاں foreign ships کی موجودگی پورے علاقہ کے لیئے خطرہ ہے، انہیں وہاں سے withdraw کیا جائے۔ لیکن جناب والا! ایک تیسرا پہلو یہ بھی ہے اور یہ ہے "عراق ایران کی لڑائی" اس لئے کہ اس آگ کو بجھائے بغیر، اس جنگ کو ختم کئے بغیر، اس علاقے میں امن قائم نہیں ہو سکتا اور یہ جنگ بڑی عجیب و غریب جنگ ہے۔ جتنا اور جس جس پہلو سے آپ اس پر غور کریں اس سے زیادہ بے مقصد، اس سے زیادہ تباہ کن کوئی دوسری جنگ آپ کو نظر نہیں آئے گی۔ کوئی عالمی جنگ بھی اتنے لمبے عرصے تک نہیں چلی جس طرح سے یہ شروع ہوئی وہ ایک juxtapuzzle ہے۔ ہم یہ دیکھتے ہیں کہ ایک طرف شط العرب کے معاملے میں ایک معاہدہ ہوتا ہے، الجیریا اس کے اندر ایک مثبت رول ادا کرتا ہے Unilaterally اس معاہدے کو ختم کر دیا جاتا ہے۔ لیکن اس سے بھی زیادہ ایک چیز یہ ہے کہ جس وقت عراق ایران پر فوج کشی کرتا ہے اور اس معاملے میں انٹرنیشنل ریکارڈ بالکل clear ہے United Nations کی بحثیں بہت واضح ہیں کہ یہ جنگ عراق نے شروع کی لیکن قابل غور بات یہ ہے کہ عراق جس وقت یہ جنگ شروع کرتا ہے اور اپنے اہم جہاز، اپنے fighter planes حفاظت میں لے جانے کے لیئے move کرتا ہے عراق سے اردن، تو لندن اکانومسٹ لکھتا ہے کہ امریکہ کا سفیر اس وقت کے اسرائیلی وزیر اعظم

بیگن سے ملتا ہے اور اسے convince کرتا ہے کہ عراق سے جو جہاز اردن میں آرہے ہیں اس سے اسرائیل کو کوئی خطرہ نہیں، یہ کوئی military movement نہیں اس لیئے تم اس movement کو ہونے دو۔ میں کوئی secret documents پیش نہیں کر رہا ہوں یہ وہ چیزیں ہیں جو published record میں موجود ہیں۔ Chetabhouns کے papers میں، اکانومسٹ میں، United Nations کی debates میں یہ سب سامنے آچکی ہیں۔ اس طرح یہ جنگ شروع ہوتی ہے اور پھر اس کا فائدہ کس کو پہنچ رہا ہے؟ اُن سپر پاورز کو جو اس آگ میں برابر تیل ڈال رہی ہیں، اس وقت تک ڈیڑھ ملین سے زیادہ انسانی جانیں ضائع ہو چکی ہیں۔ اخراجات کے بارے میں جو کم سے کم estimate ہے وہ بیس سے پچیس بلین ڈالر صرف جنگی اسلحہ کے اوپر خرچ ہو رہا ہے جو property losses کے ہوتے ہیں ان کا estimate 380 بلین ڈالر ہے، انسانی جان کی تو کوئی قیمت نہیں۔

جناب والا اس طرح ہم اپنے وسائل کو ضائع کر رہے ہیں اور اس کا فائدہ دونوں سپر پاورز اُٹھا رہی ہیں۔ مغربی اقوام اُٹھا رہی ہیں۔ اسلحہ کے تاجر اُٹھا رہے۔ اسرائیل کی relative position فوجی اور اقتصادی لحاظ سے اس علاقے میں مضبوط تر ہوتی جا رہی ہے۔ اور مسلمانوں کی relative position کمزور سے کمزور تر ہوتی جا رہی ہے۔ اس جنگ کا شروع کرنا بھی ایک aggression تھا اور اس جنگ کا جاری رہنا بھی ایک aggression ہے۔ اور نہ اس سے ایران کے مقاصد حاصل ہو رہے ہیں اور نہ عراق کے مقاصد حاصل ہو رہے ہیں، نہ عربوں کے اور نہ مسلمانوں کے حاصل ہو رہے ہیں۔ جناب والا! تیسرا پہلو جس کی طرف یہ واقعہ ہماری توجہ مبذول کراتا ہے وہ یہ ہے کہ مسلمانوں کو اُٹھنا

[Prof. Khurshid Ahmed]

چاہیئے۔ اُمتِ مسلمہ کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ کوئی نہ کوئی رُول اس معاملے میں اختیار کرے اور مجھے اس بات سے اتفاق ہے کہ جب بھی ایران میں کوئی ایسی صورت پیدا ہوتی ہے کہ کوئی گفتگو یا negotiations کسی معاہدے، کسی نئے arrangement کی طرف progress کے لیئے ہو سکے تو کوئی نہ کوئی نیا ایسا واقعہ ہو جاتا ہے جو جلتی پر تیل کا کام کرتا ہے اور پھر بغض بڑھتا ہے۔غصہ، منافرت rationality کی جگہ لے لیتے ہیں اور جنگ ایک نئے دور میں داخل ہو جاتی ہے۔ یہ اس سے پہلے کئی بار ہو چکا ہے، آج بھی یہ ہوا ہے۔ اس لیئے ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم زیادہ گہرائی میں جا کر ان معاملات پر غور کریں foreign policy initiatives لیں۔ پاکستان نے اس معاملے میں یہ بڑا اہم کردار ادا کیا ہے کہ اس نے عراق، ایران جنگ میں اپنی neutrality کو maintain کیا۔ میری نگاہ میں یہ ایک achievement ہے لیکن اتنا کافی نہیں۔ہمیں اس سے آگے بڑھنا چاہیئے اور اس بات کی کوشش کرنی چاہیئے کہ کوئی نہ کوئی کوشش اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیئے ہو کہ یہ meaninglessness جنگ ختم ہو۔ مسلمان، مسلمان کا خون بہانا ختم کریں اور مسلمانوں کے وسائل مسلمانوں کی خدمت پر صرف ہو سکیں۔ میں ان الفاظ کے ساتھ اس تحریک کی تائید کرتا ہوں اور حکومت پاکستان سے اس بات کی توقع رکھتا ہوں کہ وہ محض معمولی سا بیان دینے پر اکتفاء نہیں کرے گی۔ بلکہ ایک positive policy initiative لے کر اس معاملے میں ایک طرف امریکہ کا مؤثر condemnation کرے گی، اس علاقے سے امریکی اور دوسرے فوجوں اور جہازوں کی واپسی کا مطالبہ کرے گی اور اس

بات کی کوشش کرے گی کہ عراق ایران جنگ کو ختم کیا جا سکے - اور اس طرح اس علاقے میں امن قائم ہو سکے شکریہ!

جناب چیئرمین : بہت بہت شکریہ -

Anyone else. Somebody on behalf of the Government. Mr. Wasim Sajjad.

Mr. Wasim Sajjad: Sir, on behalf of the Government I fully appreciate and understand the feelings of pain and anguish which have been expressed by the honourable Senators. As I stated earlier, the President on receipt of information of this tragedy immediately addressed a message to the Iranian President and expressed deep sense of grief and sympathy at the tragic loss of life. The President termed the incident regrettable and reprehensible and has called upon the U.S. Government to initiate a full scale inquiry into the matter. Similarly Sir, the Foreign Minister also sent a message to his counter-part and called for a full investigation and punishment for those responsible. Sir, it is also very unfortunate and we receive this news with great pain and anguish that amongst the 290 innocent victims there were six Pakistani citizens including Pakistan's Naval and Airforce Attache based in Tehran, his wife and two daughters. The U.S. Government also has since tendered its deep regrets to the Iranian Government over the unfortunate incident and has given the assurance that every effort would be made to uncover the facts surrounding the incident. We believe Sir, that an inquiry has already been instituted.

As far as the Iran-Iraq War is concerned Sir, the Pakistan Government has always stated that this is a matter which is a war between two Islamic countries and this should come to an end and we have made our efforts in this direction and we will continue to pursue that direction. With these remarks Sir, I would like to close this discussion and I would say that we fully share the sense of grief anguish, pain and sorrow expressed by the honourable Members. Thank you, Sir.

Mr. Chairman: Thank you very much. This brings us to close the discussion on the adjournment motions moved by Pir Abbas Shah, Mr. Javed Jabbar and Mr. Tariq Chaudhry.

The House is now adjourned to meet again on Thursday, the 14th at 10.00 a.m. Thank you.

[The House adjourned to meet again at ten of the clock in the morning on Thursday, the 14th July, 1988].

PCPPK–Litho/2106/88-89/Senate–10-5-92–300 Books.